

والله يهذي من ينشاء الى ضراط مسقيم

کتاب استقامت

جو ار تصنیفات اشہر العلماء افضل النما
زبدۃ المحققین والمدققین جناب حضرت
مولانا و مرشدنا مولوی کرامتعلی صاحب
جو پوری سے ہی

فرمایاں سے جناب مولوی عبدالجلیل
صاحب کے احقر العباد بصیر الدین نے
کار برداری سے ممشای احمد علی حاس کے

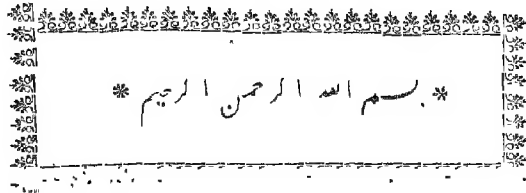
ایئے

مطبع رحمانی

مین سنہ ۱۲۸۷ ہجری مین رور طبع سے مزین کیا

گیرہ مضمون بیان کرتا ہے کہ اُس کے سمجھنے سے سب کوئی اپنے دین اور
 ریت اور مذہب پر پکا ہو جائیگا اور غیر مذہب کے فساد سے
 نشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیگا اور اپنے فرزندوں اور مریدوں کو
 مس رسالہ پر عمل کرینگی وصیت کرتا ہے اور اس رسالہ کا
 سارا مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انعام بین
 ستقامت حاصل ہونیکے واسطے ہے اور یہی اصل منصود
 ہل اسلام کے حارس علوم کا ہے مثل فقہ اور عقائد اور تصوف
 و تفسیر اور حدیث اور تجوید اور فرائض اور معانی
 و لغت اور صرف نحو و غمرہ کے اور نحو و آسان عور کرے سے
 یہ مضمون کھل جاتا ہے اگر کوئی میران اور متبعہ اور کا فہ اور
 لرح ملا اور صراح بین عور کرے تو بلاستہد اول سے آخر تک
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا مضمون بھرا ہے
 وراں علوم مذکور بین جو فہ سے ایک عالم معانی تک ہے اتباع کا
 مضمون کھلا کھلا ہے کچھ غور کرنیکی حاجت نہیں مگر چونکہ دین
 سلام کی صفت کرنے سے خود بخود کفر کی برائی اور بھجو ہو
 جاتی ہے اس سے کام اور مذاق لوگ جیسا کہ فقہ و غیرہ
 علوم دینی سے دل سے ناراض ہیں ویسا اس رسالہ کے مضمون
 سے دل سے ناراض ہو گئے اور مومن لوگ باغ باع خوش

* ہوا اہادی *



بعد حمد اور صلوٰۃ کے فقیر کراستعلیٰ جو نبوری از راہ خیر خواہی
ہندوستان اور بنگالے کے سارے مسلمانوں کے عموماً اور
خصوصاً مسلمانین ہاکنان محاذ یتیمانی تولا و شہائی مندی و
چاند گاون وغیرہ محاون کے منعملات شہر اسلام آباد عرف
چانگام کے بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے اور دطای دلی
محفوظ رہنے فتنہ و فساد و فریب اور مکر بد مذہبون سے اور
ہادی ملاؤن اور آفتون سے بچے رہنے کے دین اور شریعت
اور مذہب کی حقیت اور اُس پر مضبوط رہنے کیواسطے
شریعت محمدی کی کتابوں سے چٹکے اس سالہ استقامت
میں ایک مقدمہ اور اکیس مضامین اور ایک خاتمہ میں ایسے

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے منقول ہو بلکہ ہر ایک دعوتِ حیدر اور دعوتِ حیدر کی جیسا کہ اہل حدیث و حماصت کے جمہور علما کے نزدیک ثابت ہی اُسکو ہم اہل مفسام یقین اسم اللہ تعالیٰ اور احیاء علوم الدین اور قول ابی ررہ اور حدیث الدیہ اور ارارۃ الجمعین خلاۃ الخلفاء اور کتاب النافع علی انکار المدع والاعوادث سے لکھنے ہیں وہ یہ بھی کہ جو کچھ بعد ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک یا نہ لایا گیا ہو وہ دعوت ہی اعلیٰ کی راہ سے اُس میں سے جو موافق ہی اُنکی سنہ کے قاعدہ و یکے اور قیاس کے گاہی سنت پر ہو وہ دعوتِ حیدر ہی اُسکی صورت پہنچے ہی کہ وہ بنا نکلا ہوا کام تک کام ہو اور فائدہ دینے والا ہو مومنوں کو ماسہ سارہ بسا سکے اور کعبہ شریف کے گرد مگرد چار و مضامین ایک اور قرآن سمیع یقین عشر لکھے اور نقطہ دہے اور سوروں کا نام لکھے اور آیتوں کا شمار لکھے کے اس واسطے کہ اسے مسلمانوں کے واسطے کوئی ضرر اور صرح نہ پہنچا ہوا بلکہ ان کاموں یقین مسلمانوں کو واسطے فائدہ عام ہی * اور حب وہ بنا نکلا کام سنت کے مخالف ہو جیسا کہ

ہنگے اور موئن محاصر اور منان لوگ جدا ہو جائیں گے * مہم نہ
 پہلے قاعدے اور پانچ نصیحتوں کے، ماں من پہلے چھ قاعدے
 سولہ قاعدہ وگو ہم شریعت کی کتابوں کے مضمون بموجب
 لکھتے ہیں تاکہ اگر کوئی شخص ان قواعد کے خلاف دوا دے
 ہو لوگ اس دوا کا اعتبار نہ کریں کہ ہوں کہ وہ فتوا
 شریعت سے ہیں بلکہ اور مے قواعد حسن کتاب سے ہیں
 لکھا ہی اُس کے مقام من اُس کتاب کا ذکر کریں گے پہلے قاعدہ
 یہ کہ کسی کام کا بدعت ہو یا نہ ہو اور در سب مادر سب ہونا
 ایسی عمل سے کہنا اور عبرت محبت کو خراں حدیث سے
 نہ نکال کے اُس امر کے بدعت ہونے اور درست
 مادر سب ہونے کا فتوا دیا صراحت ہی بلکہ اس بات کو فقہ بین
 تلاش کرتے ہیں کہ قول اللہ مد بین صحاح رات البوارل سے
 لکھا ہی * دوسرا قاعدہ یہ کہ جو کام کہیں سے یعنی تفسیر
 حدیث فقہ اصول فقہ عہدہ مصوف کہیں سے منقول ہو اُس کے
 کردہ ہو نیکی دلیل وہی اُس کا عبرت منقول ہو یا ہی دوسری
 دلیل طلب کر موالا جاہل ہی اور جس کسی دہی معتبر کیا
 بین منقول ہو لو کہ مخالف دہ ہو جس وہ منقول ہی * تیسرا
 قاعدہ یہ کہ بدعت صرف اُسی امر کو ہیں کہتے ہیں جو آنحضرت

جسکو احکام نکالنے کی اجازت سارخ نے نہ دیا تھا
 اس مضمون کے کھل جانے کو واسطے نو صبیح کے ایک مضمون کا
 ترجمہ لکھ دیتے ہیں وہ یہ ہی فرماتے ہیں اور دوسرا قسم
 اجماع کا وہ کہ انفاق کما امت محمد علیہ السلام کے مجتہدین بنے
 کسی زمانے میں کسی امر پر سو یہ اجماع امت محمد علیہ السلام کے
 خواص میں سے ہی اس واسطے کہ وہی حاکم الدین ہیں اور ان کے
 بعد وحی آجوالی نہیں ہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمادنا * اَلْمَوَدَّ
 اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ * آجکے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے
 دن تمہارا اور اس میں سبک نہیں کہ وہ احکام جو صریح وحی سے
 ناس ہوئے ہیں سو نہ سنت حوادث واقعہ کے یہاں
 کم نہیں یعنی مسائل شرعہ کی جو نئی صورتیں نکلتی جاتی ہیں
 سوئے شمار ہیں اور نہ سنت ان کے قرآن شریف سے
 جو مسئلے ناس ہوتے ہیں سو نہ کم ہیں سو اگر ان
 حوادث واقعہ کے احکام صریح وحی سے معلوم ہونے اور
 ان کے احکام مہمل رہ جائے تو دین کامل اور پورا ہونا تو
 اس واسطے ضرور ہوا کہ مجتہدین کو واسطے دین کے
 احکام قرآن شریف سے اسقاط کرے اور نکالے گا
 اختیار ملے اللہ ہی * یعنی اللہ تعالیٰ نے انہی احکام قرآن شریف میں

بدعت سیر اور گمراہی ہی اور کلمہ کل مدعہ "صلالہ کا یعنی ضنی؟
 بدعت ہی سب گمراہی ہی اسی ہی بدعت پر حمل کرے اور
 لہجائے ہٹن اس قاعدہ کی شرح مخالفوں کے رد میں مسو
 وہ بہر ہی کہ خوش نص کہتا ہی کہ سوائے شارع کے ہاں کے
 جو امر کہ اُمت نے نکالا ہی سو بدعت سر ہی کہو کہ اگر
 وہ امر دس کا ہو مانو شارع اُسکا ہاں کرنا کیونکہ دین کا
 پورا کرنا شارع کا کام ہی اُمت کا کام نہیں ہی اور اللہ
 تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا کہ آج کے دن پورا کیا
 میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور یہود نصاریٰ کے احکام
 اور رہنماں کے نکالے ہوئے احکام کہ جنکی مدت قرآن شریف
 میں وارد ہوئی ہی اور وہ احکام مردود ہیں سو اُن احکام کے مردود
 ہونے کو اس اُمت مرحومہ کے نکالے ہوئے احکام کے بدعت
 سر ہوئے پر شاہد لانا ہی سو اس شخص اہل سب
 و جماعت میں سے نہیں ہی اور دین کے احکام سے مرا حاہل
 ہی کہو کہ وہ شخص اجماع کا اور سب سے احکام سرعہ کا
 مسکری ہی اور امت محمد علیہ السلام کے خاصہ کا مسکری ہی اور اُمت
 محمد پر کو حکو احکام نکالنے کی اغارت ستارخ تے دما ہی
 راہ لرتا ہی یہود و نصاریٰ کے احکام اور رہنماں کے ساتھ

یہ بات بھی نصیب ہوئی اور اسے شخص کو استقامت
کہاں سے ہوگی اللہ تعالیٰ اسے رے اعتقاد سے
محفوظ رکھے اور موصیج بین اس آب کا سیفندر حماد لکھا
یہ آب چھتھن سپارہ سورہ مائدہ بین ہی اُس کے
آگے یہ حماد ہی * وَالْمُحِبِّ عَلَیْکُمْ بِعَمَلِی وَرِضَیْکُمُ الْإِسْلَامَ دِیَا *
اور پوری کی اوپر ہمارے تحت ابی اور پسد کنا واسطے
• تمہارے اسلام دیں لفسر مدارک بین لکھا ہی کہ آگے دس
پورا کہا بین نے واسطے تمہارے دس تمہارا ۱ سیرج پر
کہ بکو ہمارے دشمن کے خوف سے محفوظ رکھا اور بکو
اُن پر غالب کیا جیسا کہ مادناہ لوگ کہنے ہیں کہ آج بکو پورا
مکاف ملا جسے ہم جسے دے رہے ہیں اُسے محفوظ رہے با پورا
کہا بین نے واسطے ہمارے جس کے تھر محاج تھے اپنی نکاح
بین جسے احکام شرعی بکو پورا سکھا دیا ظال اور حرام کی
تعمیم کر کے اور سترابع یعنی احکام اسلام اور قناس کے
قوا من اور فائدہ وکی نو بق دیکے * اسہی اور تفمیر بیصادی
بین لکھا ہی کہ آج کے دس پورا کہا بین نے واسطے ہمارے
دس نہما را مدد دیکے اور سارے دین پر ہمارے دس کو غالب
کر کے قوا اور عداہ کے سان کر کے اور اصول سترابع

ہمان کر کے فرما دیا کہ رہ جو قرآن شریف میں ہی سو نہتی
 اور امت محمد علیہ السلام کے مسند لوگ جو فرما دیں وہ بھی
 سب کا سب سرا حکم ہی ہو! جس میں اُمت برتری کشادگی ہوئی
 کہ اُنکو ہر مسئلہ کا جواب قنات تک ملنا رہا اور کس وقت میں
 حیراں ہو گئے تب اسی نعمت کو عطا فرما کے فرما دیا کہ آجکے دن پورا کما
 میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا کہ اپنی نعمت کا حیرانہ
 بالکل اپنے مائوں کے لیے! اس اُمت مرحومہ کے مسند دیکھو!

باس جو میل انبیاء نبی اسرائیل کے میں سپرد کر دیا
 کہ تمکو قنات تک! سمین سے نکال نکال کے نعمت دیا کہ میں
 اور پھر مکو کسی کتاب اور کسی رسول کی انتظار نہ کرنا پڑے
 بخلاف اگلی امت کے کہ اُنکے پاس ابنا مائ اور حرا چنی نہ
 چھوڑا دے لوگ نئے حادثہ کے واقع ہو سکے وقت میں حیران
 ہونے لگے اور حام الہی صلعم کی انتظار کر رہے ہیں! وہ اب
 اس حکم کے بعد جو شخص مائوں اور حرا چوں سے
 نعمت نہ لیگا نہ وہود و نصاریٰ کبھی حیراں ہو گا بلکہ
 اُسے بھی مدد! سکا حال ہو گا کہ وہ لوگ تو حام
 الہی صلعم کی انتظار کرنے لگے اور اُنکے آئینہ تبارت
 سے اپنے دل کو نکالیں دیتے تھے اور اس شخص کو

یا چھوٹے طبقے کے فقہاء سے منقول ہو یا حدیث شریفین کے
لوگوں کا سہر عمل ہو یا اہل مدینہ کا سہر اجتماع ہو اُسکو
منقول سمجھو کیونکہ اے چار دگر وہ معتمد اگر غیر منقول کا حکم
دینے یا اُس سہر عمل کرنے یا اُس سہر اجتماع کرنے کو فقہاء میں ہمارے
کئی نابعداری اور موافقت کا حکم نہ دینے سے سہرہ میں اور چھوٹے
طبقے کے فقہاء کی نابعداری کا حکم در سہرہ اور رد المسحور میں
• دیکھو اور اہل حدیث کے عمل کی موافقت کا حکم نادری فاضلین
میں دیکھو اور اہل مدینہ کے سہرہ اجتماع کریں اُسکو سہرہ
جامعہ کا حکم مدارج النبوت میں دیکھو اس سے دوسرے قاعدے
کا مضمون اُسکو فائدہ کریگا جو فقہ کا معتمد ہی اور جو شخص
فقہ کا مسکر ہی اُسکو فائدہ بھی کریگا اور اُسے جسے کچھ
کام بھی نہیں کیونکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا جیسا کہ
تیسرے مضمون میں فقہ کے مسکر کا کام ہو یا منام ہو گا جو تھا
قاعدہ اس زمانے میں کوئی معتمد نہیں ہی کہو کہ معتمد ہو نہ ہی
شرط ہی معتمد یا مسکر ہو یا جو شخص معتمد یا مسکر ہی وہی
مفسر ہی یا جو اس قاعدہ پر کہ اس زمانے میں جسے بسبب
ضرورت کے مواپو چھ سادہ سن ہی واجب ہی کہ احتیاط کے
جواب میں فقہ کی عبارت بطور حکایت کے نقل کر دے

یعنی اصول فقہ کے پہچانے کی توفیق اُن کے اور قوانین احتیاجات کے پہچانے کی توفیق دیکھنا انتہی دونوں تفسیر و ن اور تو صبح کے مضمون سے اس امت کے مجتہد و نگو فاسس اور اصہاد سے مسائل فقہی نکالنے کی توفیق اور اختیار و ناسات ہی و والحمد لله علی ذلك * آت ما خود اس سب کسادگی کے جو اس نپسری قاعدہ کے اول سے یہاں تک مذکور ہیں اپنے عمل کا مشروع ہو مائتہ کر سکیے مثل فاعہ و سہرہ اور عرس و غیرہ مدعات کے نو اسکو اس عمل سے سوائے نور کر نیکی کچھ چارہ نہیں کہو کہ مدعت سے سوائے کرنا واجب ہی حسا کہ سہرہ بین ہی اور جو عمل کہ اس کسادہ قاعدوں بین سے اک سے بھی ثابت ہو مثل مولود شریف اور دآں شریف کے نقطے اور اعراب کے اور تسلیم بعد اذان کے اور قیام واسطے داخل کے و غیرہ ایسے عمالوں کے جو بدعت حسہ ہیں و اس عمل کے مدعت کہتے سے سوائے سکوت کے کچھ چارہ نہیں کہو کہ مدعت حسہ سے نور کرنا واجب نہیں ہی حسا کہ سہرہ بین ہی ماقی یہہ مضمون یاد رکھنے کے قابل ہی کہ مستقول ہوتے ہوئے کا پہچاننا بھی مجتہد لوگوں اور جہتہر طبقہ کے فضا کا کام ہی سو ح سئلہ مجتہد و ن

کرتے اور مامست کر بکو در سب بخانے جیسا کہ استغفر اللہ عنہ
 بصرح مشکوٰۃ میں ماب الامر بالمعروف بنین لاسکی بصرح
 ہی اب نصیحت سو پہلی نصیحت اس زمانے میں بعض لوگ
 بری غلطی میں برے ہیں کہ کسی امر حادث فی الدین میں جیسے
 حودین کے کام میں یا کام نکلا ہی اُس کے درست مادر سب یا
 مدعت غیر مدعت ہوتے ہیں جب فتنہ میں احکام بائے ہیں
 تب اُس امر کے مدعت تاس کر نیکی واسطے مدعت کی رانی
 کے بیان کی حد میں اور قواعد طول طویل نفل کرے ہیں
 اور اُن قواعد پر قیاس کر کے اُس امر کو مدعت کہہ بائیں
 ہونے کا آپ قواعد میں ہیں سو یہ پہلے قاعدہ کے خلاف ہی اور
 انکے مخالف لوگ جب اس امر حادث فی الدین کا کچھ ذکر
 کہیں نہیں پاتے ہیں تب اُسکے منع ہو سکی دلیل مانگتے ہیں سو یہ
 دوسرے قاعدہ کے خلاف ہی اور یہ جو کہے ہیں کہ اصل میں
 چیز کی مباح ہی جب تک کہ اُسکی ہی نہ تاس ہو نو اُنکا جواب
 یہ ہی کہ اول مواہل سنت کے نزدیک اصل اس میں بوقف
 کرنا ہی اور دوسرے یہ کہ سارع نے کھول کے فرمایا کہ جو
 کام حادث فی الدین اس ہو کہ سرے دیں سے نہو جیسے
 مشربیت میں کہ بن سے تاس ہو یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اُس مسئلہ کا صحابہ اور تابعین ہونا بھی نفی کر دئے
 اور فضہ کی کتاب میں جس قول کی ترجمہ ہاوی اُس کو لکھ دے
 اور اگر ترجمہ ہاوی ہو وہاں چھوڑ دے اور ہر ایک
 پر عمل کر سکو ہر ارکان پھر اگر وہ امر عبادت کے مات میں
 ہی ہو در سب کہنے والے کہ قول پر عمل کرے صحت کے آخر الطہر کا
 نہ رہا اور اگر کھانے کے مات میں ہی تو وسیع کر سوا لیکہ قول پر
 عمل کرے صحت کا ڈوس کا گوشت نہ کھانا اور اگر مسخ
 اور حرام میں اختلاف ہی ہو حرام کہنے والے کہ قول پر عمل کرے
 جیسا کہ حنفی کو رفع یدیں مکرمانہ بطرح سے جس کے قول پر
 عمل کرنا موجب عداوت اور کفر کا موسوں میں ہو اُس پر عمل
 مکر سے صحت کا داخل ہے آنوالے کی واسطے پیام کو بگاڑ کوئی منع
 کرنا ہی کوئی درست کہتا ہی وسیع کر ہوا لیکہ باب پر عمل نہ کرے
 صحت کا رد المسختار کے کتاب المحطرات الامامہ میں اُس مصنف
 کی تصریح ہی چھٹان فاعرۃ اپنے اگلے ہر رگون کے مختلف
 قول میں ایک کی خطا پکڑے اور دوسرے کے قول کو ترجمہ
 نہ دے بلکہ دو ہونے قول کو نقل کر دے اور علما کے اختلاف
 کو رحمت سمجھے اور دونوں جانب کو سدھیں راہ پر سمجھے
 اور صحابہ اقوال پر اصحاب کو بھی عزیر کرنے اور انکار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور محبت کی نشان دہی کرتے ہوئے اس کے
 صحابہ لوگ ایسے شاگردوں سے جو وہ پہلے اور مجتہد تھے دوا
 پوچھتے تھے اور لوگوں کو ان سے دوا پوچھنے کی ترغیب
 دلاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے
 اور وحی اُمر بنکھانا پانے کی برکت سے اُنکو اہل کامل
 اور بری احاطہ حاصل تھی اور اپنے نام و نشان اور فخر کرنے
 اور اپنی بات کی بھج کرنے سے اُنکو اللہ تعالیٰ نے پاک
 اور محفوظ رکھا تھا۔ اسی وجہ سے دے لوگ اپنے مجتہد
 شاگردوں کی تفضیل سے انکار اور شرم کرتے تھے کہ وہ لوگ
 حائے تھے کہ انکی مابعداری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہی
 کہو کہ یہ لوگ اُنکے وارث اور نائب ہیں سب ان سے
 کہنا ہمارا دین حاکم ہی کہ اس دس دس دس کا شرک
 مطابق باقی نہیں رہتا اللہ اور رسول کی فرماں برداری اور
 رضا کو اس کے مجتہد لوگ صحابہ کی شاگردی کرتے تھے اور
 انکی روایت کی حدیث سے فقہی مسئلہ نکالتے تھے اور
 صحابہ لوگ اُنکے اصحابی مسئلہ پر عمل کرنے سے جفا کہ
 عوارف الممارف کے پیچھے رہ جاتے ہیں اس مضمون
 کی تصریح یہ ہے کہ درمختار اور اُنکے حاکم ردالمحتار ہیں

کسی امر کا مدعت نہ یا نہ ہو نا جو کچھ کہ فقہ سے مالاتفاق
یا اختلاف کے ساتھ ثابت ہو سو معتبر ہی ایسی عقل کے خلاف
ہو با موافق اور موادیہ والا بھی اتفاق اور اختلاف کا بیان
کر دے سو ایسے مد کو ر لوگوں کا دلائل اور قواعد سان کرنا
مستطاب اور نفس کی ہمدوی کرنا اور سرد لوسہ کا پیتا ہی
کہہ مکہ اُن دلائل اور قواعد میں اُس امر محدث یعنی نئے دلائل
ہوئے کام مد کو ر کا نام مد کو ر ہیں ہی نو آخر کو قما س کر کے
انک بات کہتے ہیں اور خود حرام میں پرے ہیں کہو مکہ عبر محتہ
اور غیر مسمر کو فتوا د بنا حرام ہی مانکہ جسا کہ فقہ کی کتاب میں
ہی دسا ہی نقل کر دے بشر طیکہ تھک سمجھا اُس کا جو کہے
سے زیادہ ہو جیسا کہ قول الشریعہ المعبد میں محتار ات
الوارل سے نقل کیا ہی نو یہ بھی فقہ بجانبہ کا سبب ہی اور
یہ حرکت اُسکی چوہے اور پانچویں فاعلہ کے مخالف ہی اور
منہضافہ بجانبہ کا یہ بھی کہ دونو طرفے اُس امر کا نام لیکے اُسکا
بدعت نہ مانہ ہو نافقہ کی کسی کتاب سے نقل کر دین
جو مرد نقل نہ کر دیگا وہ مستطاب کی راہ پر ہی کہو مکہ پانچویں
فاعلہ کا مخالف ہی اور جو فقہ سے ثابت ہو اُسی سے دل کی
اطمہبان اور تسلی کا ہونا اور اُسی پر اطمہبان رکھنا

سب سے ہی اور ہمارے حکماء سب سے ہی راہ پر ہیں اور
 کے اختلاف یقیناً رحمت ہی ہو جس اپنے اپنے مذہب پر احکامات
 کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اتباع ہی اور اسکے خلاف
 نہ اپنے نفس کی اتباع ہی اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے سارے
 حکام پر ایمان لانا اور اُس کو قبول کرنا واجب ہے اور
 انصاف کے فرض ہی ویسا یہ حکم بھی فرض ہی ہے کہ حکم کا لیم یعنی حد
 دے اللہ اور رسول کے کہنا کو مانو مہیں اگر کوئی انصاف
 دے کہ کہا ہے کہ کفری حلال اور سود حرام اور کما
 ہے کہ وصو یقین کہہ سکتی کہ نہ دھو ما فرض ہوا اور
 حج کو دو رکعت فرض ہوئی اور طہر عصر عشاء یقیناً چار رکعت
 اور تہہ یقیناً تین رکعت و علی ہذا الف سائنس جسے احکام کا کوئی
 ال کرے وہ سب کا جواب ایک ہی کہ شارع کا حکم ایسا ہی
 ، اس کا جواب وہی ہے کہ حکم ماننے کا حکم ہی اُس کے اسم
 چاہئے کہ حکم نہیں جس سے ایمانی مصمون، یاد رہیں اور یہ بات
 ، یاد رہے کہ مقابلہ کرنے تو ایک مذہب پر احکامات اعتباراً
 ہی سو اپنے علم کی حقہ یقین کے حق ہو سکے۔ سب سے نہیں ہی
 ، البتہ امام کے علم کی محبت کے حق ہونے پر ظہن غالب کے
 سے ہی ہوا سہماست کے بھی ہیں کہ اگر کوئی شافعی

عالم لوگ اُس کتاب کو دیکھ بس گے اور عوام کیواسطے
 اُس کا خلاصہ کہایت ہی اب اُس کا خلاصہ کہا ہوا ترجمہ سنو
 فقہاء مین فرمانے ہیں فوراً جیسے مصنف درمختار کا یہ قول کہ
 اصناف جیسے محدثین کا اختلاف فروع مین جیسے فقہی مسئلوں
 مین اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار مین سے ہی مطابق اصناف کا
 یہ بیاں پس ہی کیونکہ عصائے مین اختلاف کرنے سے تو مزہب
 جدا ہوتا ہی اور موجب گمراہی کا ہوتا ہی اُس مین رحمت کا
 آثار کس طرح سے ہوگا اور فقہی مسئلوں مین اختلاف موجب
 رحمت کا ہی اس واسطے کہ اختلاف اُس ہی جیسے فقہی
 ۱۔ ماموں کا لوگوں کے واسطے کشادگی کرنا ہی جیسا کہ
 کے اول مین ہی اور یہ قول ۱۔ سارہ کہتا ہی اُس
 کبطرف حوالہ گوئی رہا یہ منہ پر ہی اور یہ منہ پر ہی
 اختلاف اُس ہی رحمت کا اختلاف ہی جیسا کہ
 مفاصلہ مین آکر ۱۔ سارہ کہتا ہی اُس
 سد مرتفع کے مابین میں وہاں تعالیٰ عنہما سے اس
 لفظ سے فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کتاب اللہ
 مین نہ اُس کے مواضع میں نہ کسی کو آمیکہ رک کرنے
 کیواسطے عمرہ لکھنا کہ جو دیکھ کر ہو دیکھ کر کتاب

مذہب ترفع مذہب کے مسئلہ کو ترجیح دے سکے اور کسی
 حق عالم سے بحث کرنے میں لا جواب ہو جاوے تو رفع مذہب
 کو ہرگز نہ چھوڑے اور کہے کہ اس صبی عالم کا علم
 ہمارے علم سے زیادہ ہی ہمارے امام کے علم سے زیادہ
 ہوس اور ہم اپنے علم کی قیاسد نہیں کرتے اسکا اگر کریگی
 کہ بحث میں اسے ہر حادیگی اسکا مذہب اختیار کر لینگے
 تو کبھی استقامت حاصل ہو گی بلکہ اسی عقل والے کو
 دین صحیح پر استقامت کا حاصل ہو گا وہی مسر ہو گا وہی ہدایہ الہیاس
 اکہ تفسی عالم سافعی مذہب سے لا جواب ہو جاوے تو وہید پر، کو
 ہرگز اختیار کرے اور وہی مات کہے تو اوپر مذکور ہوئی العرص
 دی کتابوں سے یہی ثابت ہی کہ سب مذہب والے سب نفی
 راہ پر ہیں اور سب اللہ تعالیٰ کی رسامدی کے طالب ہیں
 دوسری نصحت اب اس مقام میں رد المسحار کی وہ عمارت
 جسکو سیکے اہمات کو قوت ہوتی ہی اور اپنے اپنے مذہب
 پر مضبوط رہنا امام مالک رحمہ اللہ کے قول سے ثابت ہونا
 ہی اور یہ مات ثابت ہو ہی ہی کہ اس زمانے میں تو لوگ
 جو الگے ہیں سو خواہیں ہی بلکہ معنی کے کلام کا فضل کر دیا ہی
 وہ اس قیاس کا پورا ارجمہ اس مقام میں ضرور نہیں

سے ہر مذہب والے سب سے راہ پر پیش اور اگر اختلاف نہوتا
 اور عمل کرینکا ایک ہی طریق ہوتا اور اس طریق پر ہر ایک
 کو چلنے کی طاقت ہوتی تو بہت سے لوگ اس طریق پر چلنے سے
 محروم رہتے اور خطیب نے روایت کیا کہ ناریوں نے
 امام مالک رحمہ اللہ سے کہا کہ یا امام عبد اللہ ہم نے کہا تو کو لکھیں
 بیچے آپ کی نصیحتات کو لکھیں اور اسلام کے سارے
 ممالک میں اسکو بھیلادیں اور ساری امت کو اسی پر عمل کرنا
 کہہیں۔ امام مالک نے کہا کہ یا امیر المؤمنین مالک اختلاف
 علماء کا ایک رحمت ہی اللہ کی طرف سے اس امت پر ہر کوئی
 دیکھ رہا ہے کہ مابھی اس طرح جو صحیح ہی اُسکے نزدیک اور
 دوسرے کے سب سے سب سے راہ پر ہیں اور دوسرے کے سب
 اہل تعالیٰ کو چاہئے ہیں اسہی پھر آگے رسد معنی کے یعنی معنی
 کے معنی۔ مسئلہ پر لکھنے کی نشانی کے یاں میں فرمایا کہ مالک
 اصولی کو گو کہی راہ اس بات پر قرار پائی ہی کہ معنی جو ہی
 موجود ہے ہی یہی معنی فتوا دینا صرف مجتہد کا کام ہی لیکن میر مجتہد
 جسکو مجتہد دیکھ قول یا دہین سو وہ معنی جس ہی اور امیر واحد
 ہی کہ اس سے کوئی مسئلہ پوچھے سب مجتہد کے قول کو ذکر
 کر دے مثلاً امام اعظم کے قول کو ذکر کر دے بطور دلیل اس کے

سہ یمن نو مہری سنت ہمسہ موجود رہے بگی بھر اگر اُس مسلمان
 کے ہاں یمن مہری سنت نہو نو اُس پر عمل کرو تو پھر سے اصحاب
 نے کہا مشک مہر سے اصحاب سسر کہ تار دیکے یمن آسمان پر
 ہو جسکے قول پر عمل کرو گے حد ہی راہ پاؤ گے اور اُ خلافت
 سہ سے اصحاب کا شمار سے واسطے رحمت ہی اُس حد پٹ کو
 اس خاص محصر یمن لائے یمن اُس لفظ کے ساتھ کہ اختلاف
 مہری اُمت کا رحمت ہی لوگوں کے واسطے اور کہا ملا علی قاری نے
 مسوطی نے کہا روایہ کہا اُسکو نصر مقہر سہ نے تحت یمن
 نے سالہ اسعر یمن بعمر حد کے اور روایہ کیا
 نے کو علیہ اور قصی حسن اور امام السحر یمن و عمرہ ہم
 کہ یہ حد سنت مروی ہو حد یہ کے حافظ و تکی
 کہ ہم کہ نہ پہنچی ہو اور مسوطی نے عمر
 سہ حد کہ یہ کیا کہ وے کہنے کے اگر اصحاب محمد
 علی اُس حد کہ یہ کیا کہ وے کہنے کے اگر اصحاب محمد
 مری اُس واسطے کہ یہ حد کہ وے کہنے کے اگر اصحاب محمد
 نہوتی سے روایہ کہ یہ حد کہ وے کہنے کے اگر اصحاب محمد
 آسانی ہی اور ایک ایک حد کہ وے کہنے کے اگر اصحاب محمد
 کہ جو ملحق میسر ہو اُس حد کہ وے کہنے کے اگر اصحاب محمد

ہفتم کے مضمون کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ اگرچہ اس کے مرتب محمد دہلوی ہیں
 ہمارے متابعین ان پیرین سے ہیں بلکہ جنے اہل ہدایت
 و جماعت ہیں اگرچہ طرہ مذکور محمد دہلوی ہیں دالہ نہیں ہوئے ہیں
 وے لگ بھی سب کے سب حضرت محمد کے نام کو تسلیم
 کرنے اور اس پر عمل کرنے ہیں وہ ترجمہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ
 جو بات ہم پر اور ہم پر لازم ہے یعنی واجب ہے پہلے یہی کہ
 و سنت کرنا اپنے عقائد کا موافق کتاب اور سنت کے اس
 طور کہ علماء اہل حق یعنی اہل سنت و جماعت نے کتاب
 اور سنت سے اس عقائد کو سمجھا ہے اور کتاب اور سنت
 سے اس کو اگلا ہے اس واسطے کہ ہمارا اور تمہارا سمجھنا اگر
 اہل سنت و جماعت کے علماء کے فہم کے موافق ہو وہ اعتبار
 کے قابض نہیں ہیں بلکہ جنے مسدع اور صال یعنی مدعی اور
 کمراد لوگ ہیں وہ سب کے سب اپنے احکام مابعد کو یعنی
 ایسی مدعی اور کمراد ہی کی باتوں کو کتاب اور سنت سے
 سمجھتے ہیں اور اس سے لکھتے ہیں اور حقیقت میں وہ
 جھوٹے ہوتے ہیں اور ان باتوں سے حق دین کا کچھ فائدہ نہیں
 ہونا اور دوسرے یہ بھی کہ احکام شریعہ کا یعنی فقہ کا علم
 حاصل ہو مثل حلال اور حرام اور فرض اور واجب کے اور

تو استیسا معلوم ہوا کہ ہمارے زمانہ میں موجود لوگوں کا حوتوا ہونا ہی سو حوتوا جس ہی نامک وہ مفت کے کلام کو نقل کر دیا ہی نامک حوتوا پوچھنے والا اس پر عمل کرے اور مجتہد کے قول کے نقل کر دینے کا وہ طریق ہی ایک یہ کہ مجتہد کا قول اسکو نظریہ بق سند کے ماد ہو یعنی اس سے اس استاد سے سنا ہی اسکی حد امام نامک ملی ہو یا یہ کہ جو کتاب سن ہو رہی اور عالم لوگ اسکو برہتے چلے آئے ہیں ماسد محمد بن حسن کی کتابوں کے اور ماسد اسکی جو کتابیں علما کے نزدیک معتبر اور عمل کے قابل ہیں یعنی صما کہ ہمارے شرح و فابہ و عمرہ ہی اسے کتابوں سے امام کا قول ذکر کرنے استوا اسطے کہ مے کتابیں عام حدت متواتر یا مشہور کے ہیں انتہی قول اسمد المسید میں مفاد کے حوتوا دینے کے حکم کے یاں میں مختارات النوارل سے اس ہی لکھا ہی بیان اسد اس مان سے کہ صادل کونکیں ہو گئی اور طرح طرح کی تک دفع ہو گئی اور معلوم ہوا کہ یہ علما کا اختلاف ہے مہر علی اسد علیہ وسلم کی مصی کے موافق ہی اور اس اختلاف میں امت ہر رحمت ہی تیسری نصیحت اس اس سب مصابین مدکور کی ماسد کیواسطے حضرت سبوح احمد سہرندی مجدد الدن ثانی قدس سرہ کے مذبذب کی پہلی جلد کے مکتوب صد و پانچا و

و جماعت کے فرد کے موافق ہو گیا یا فقہ کا مسکر ہو گیا یا چاروں مذاہب کا مسکر ہو گیا ایک شخص معین کی نفلہ کو واجب رکھتا ہو گا اُسکو جاہل اور گمراہ جانینگے اور حائل ہوینگے کہ حقیقت میں وہ شخص قرآن شریف اور تفسیر کے علم سے اور حدیث سے شریف کے علم سے اور اُسکی ستر خون سے اور رقتہ اور اصول فقہ و غیرہ علوم دینی سے واقف نہیں ہی اور اگر ہر اُس نے ان علوم کو پڑھا ہو گا تو اُس نے سمجھا نہیں ہی اور وہ شخص جہل مرکب ہیں گمراہ ہی یعنی وہ نہیں جانتا ہی اور جانتا ہی کہ میں جانتا ہوں اسی حد سے اپنے دین اور مذہب کو بھی برآمد کیا ہی اور خواہ اُسکی بات سنا ہی اُسکا دین اور مذہب بھی برآمد ہوتا ہی اور اسے شخص کی برائی نام ہو بلکہ واسطے اہیقتہ رکھنا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام معجز نظام کے بموجب ایسا شخص گمراہ اور جہنمی ہی اور ایسا شخص حد تک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثوں کی مخالفت نہ کرے گا تب تک اُسکا مذہب درست نہ ہو گا اُن حدیثوں کا ہم شاہنشاہ دینے ہیں اور اُنکا برحمہ اور شرح مختصر کر کے لکھتے ہیں اُن حدیثوں کو لوگ اُنکے مقام میں اسے الامعات شرح فارسی مشکوٰۃ میں نہ اُنکے معنی اور شرح

۳۔ سرے بہ ہی کہ احکام شرعہ کے موافق عمل کرے اور چوہے
 یہ ہی کہ تصقبہ اور برکۃ نفس کا حاصل کرے جو صوفیہ کرام قدس اللہ
 اسرارہم کے مانند حاصل کیا گیا ہی یعنی عالم بصورت بین اُن کی
 علاج اور اُس کا بیان ہی تو ہے کہ عقائد کو درست کرینگے
 نہ تک احکام شرعہ کا علم فائدہ نہ کریگا اور جب تک کہ
 عقائد درست نہ ہوگا اور احکام شرعیہ کا علم ہوگا تب تک عمل
 فائدہ نہ کریگا اور جب تک کہ یہ تینوں مسر ہو گئے یعنی جب تک کہ
 عقائد درست ہوگا اور احکام شرعیہ کا علم ہوگا اور اُس
 عالم کے موافق عمل نہ ہوگا تب تک تصفیہ اور تزکیہ محال ہی اور
 اِن چاروں کن کے سوا اور اِن چاروں کن کی پوری کر کے والی
 جو بحرین ہیں اُن کے سوا مناسب ہی کہ وہ قرص کی پوری اور
 کامل کر کے والی ہی اُس کے سوا جو کچھ ہی سو سب فصول ہی اور
 مالا یعنی یعنی عقائد کے کام بین داخل ہی اور حدیث بین وارو
 ہی کہ مرد کے اسلام کی جو بین سے ہی اُس کا ترک کرنا
 یعنی کو اپنے عقائد کے کام کو اور اُس کا متحول رہا ہی اُس
 بحرین جو اُس کو فائدہ دے انتہی * اب اُمید ہی کہ اگر سارے
 دیسی بھائی لوگ اِس مضمون کے حارے مضمون بین اور
 اک سو مضمونوں کے مضمون بین عذر کرینگے تو جو شخص اہل حدیث

رہے کی اور بہا گئی جگہ نہ لے سکی اور اُسکی طرف پھرنے کے
 طامانی صورت کے ظاہر ہوں دینے اور کفر اور سادہ والے غالب
 ہوں مایہ سان فرمانا آخری زمانہ کا حال کے دکھانے کو وقت کا
 جیسا کہ بہا دے ہوئے تھنی ہی بہا کرے مکرے بہا کرے جوتی بہا کرے
 دس بہا ہو اہی عریب اور بہا اور قرسی کہ بہا دے بہا
 ہی ہو طاویگا جسما کہ بہا ہو اہو تھا سو جو سی اور تھہا ہک ہو جیو
 فرسوں کو اور عرب لوگ وہی بہا ہو سادہ دینے بہا اُس
 جز کو کہ نگار دے بہا ہی لوگوں نے سرے سے بہا بہا ہی بہا بہا
 رواہ کیا اُس حدیث کو برمدی نے سرے سے بہا بہا
 اُسی نام کی دوسری فصل بیٹن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
 عنہما سے رواہ ہے اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے: **إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّةً إِلَّا أَوْفَالَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ عَلِيٍّ**
صَلَاةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وَمَنْ شَدَّ شِدَّةً فِي النَّارِ رَوَاهُ**
الْبُخَارِيُّ **بِشَيْكِهِ** اللہ تعالیٰ جمع نہیں کرنا ہی سرے سے اُمت کو
 یا فرمانا اُمت سمجھ کو گمراہی پر اور بہا ایک اسی خاصیت
 اور نہر بہا ہی کہ پروردگار تعالیٰ نے اُس اُمت مرحومہ کو
 اُسکے ساتھ مخصوص کرنا ہی کہ بہا اُس اُمت کے لوگ
 انعام کے بہا وہ ہیں اور بہا وہ ہیں اور بہا وہ ہیں اور

کے دیکھ لیں! پہلی حدیث مشکوٰۃ فصاحت میں باب الاعتصام
 بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل کے آخر میں ابوہریرہ رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے اُسے کہا کہ فرمایا: **سَوِّا لَہُ صَاحِبُ اللہِ عَلَیہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَا یُرِیْ اِلَّا بِالْحَمْدِ کَمَا تَارُّوْا لَہٗ
 اِلٰی حَضْرَتِہٖا مَعَہُ** * بسک ان سمت جاتا ہی اور
 کھنسا ہی اور پھر کے جاتا ہی مدسہ کی طرف کہ اہل کا اصلی مقام
 مدسہ ہی جیسا کہ پھر کے جاتا ہی سانب اپنی بل کی طرف پھر
 مدسہ کی طرف ہی مسلمان دونوں میں ہی دوسری حدیث اسی
 باب کی دوسری فصل میں عمرو بن عوف سے روایت ہے
 اُسے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے * **اِنَّ الدِّیْنَ
 لَیَارُیْ اِلٰی الْحَضْرَةِ کَمَا تَارُّوْا لَہٗ الْحَمْدُ اِلٰی حَضْرَتِہَا وَاجْعَلْنَ
 الدِّیْنَ مِثْلَ الْحَضْرَةِ مِثْلَ الْاَرْوَدِ مِنْ رَاسِ الْحَمَلِ
 اِنَّ الدِّیْنَ یَدْعُوْا عَرَبًا وَسَعُوْدَ کَمَا یَدْعُوْا طَلُوسَیَ لَہٗ عَرَبًا
 وَہُمْ اَبْدُنُ یَصِلُکُمْ مَا اَفْسَلُ النَّاسِ مِنْ دَعْوٰی مِنْ سَمِی**
 رواہ ابویسوی * مشک دین سمت جاتا ہی اور کھنسا ہی اور
 پھر کے جاتا ہی حمار کی طرف جیسا کہ پھر کے جاتا ہی سانب اپنی
 میں کی طرف کہ معطر سے مدسہ منورہ تک حمار کہلاتا ہی اور
 ایک مادہ ہوتا ہے نہایت دین میں حمار سے اور اُس کو اپنے

مانا ہیں اور جو شخص اکیلا ہے جماعت سے اور مواد اعظم
یعنی مسلمانوں کی بھاری جماعت سے ماہر ہو جائے وہ
دالا جاوے اور چارے آتش و روح میں اس حدت کو
روایہ کیا اس ماہ نے ان چارو حدیث کے مضمون سے اہل
سنت و جماعت کے موافق مرقوں کا رد ہو گیا کہ اہل
سنت و جماعت اجماع کی پہروی کرتے ہیں اور اہل حدت
و جماعت کی بھاری جماعت ہی اگر سارے گمراہ فرقے لوگ
تیار کئے جاویں تو وہ سے سال کے اہل سنت و جماعت
کے ایک اکیلے فرقے سے بہت کم تھریں گے دال میں نہک برابر
بھی نہ تھریں گے اور یہ بات بدیہی ہی عیاں و اچھا بیان اور
دوسرے یہ کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک اور
اُنکی فقہ کی کتابوں میں حرمین شریفین کے لوگوں کی موافقت
کا برا اعتبار ہی اور باقی جیسے گمراہ فرقے ہیں وہ سے سب حرمین
شریفین کا نام لے سے جل کے خاک ہو جائے ہیں اور
بعض لوگوں نے جو اپنے بعض رسالوں میں حرمین شریفین کے
لوگوں کی خبر خواہی سے اُنکی بعض مدعت کا ذکر کر دیا ہے اور
اس کے باوجود وہ لوگ اُنکی موافقت کے مستحق اور حق
یہ ہی کہ حرمین شریفین کے لوگوں کے عبادات کے کام

احسان اللہ تعالیٰ کا جماعت پر ہی اس عبادت سے مرا
 ہی حفظ اور نصرت اللہ تعالیٰ کی یعنی حق تعالیٰ اہل حق کا
 حلیق کی ایذا سے اور دین کے دست سمنوں کے خوف سے
 محفوظ رکھنا ہی اور احکام کے استقامت کرنے کی اور حق سے
 دریافت کر نہ کی نوبت و بتا ہی اور جب اصول اور عقائد میں
 اختلاف کرنے ہیں اور متفرق ہونے ہیں تب اللہ تعالیٰ اپنی
 حفظ اور عصمت اور مکہ پر کو اُسے دور کرتا ہی اور
 عداوت بھی بنا ہی اور اُن کے احوال کو فاسد کرنا ہی اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم جس
 طریق پر تھے اُس سے ماہر کر دینا ہی اور جو شخص اکہلا ہرے
 جماعت سے اور مو ادا عظم یعنی سامان نوکی ہماری جماعت
 سے ماہر ہو جاوے اور دالاجاوے اور چاہرے آتس
 دور ح میں جو بھی حالت اس حدیث کے بعد رواست ہی
 عد اللہ من عمر سے اُسے کہا کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے * اَتَّبِعُوا لِسْوَادَ الْأَعْظَمِ دَائِمَةً مِنْ سُلَيْمٍ فِي الْمَدِينَةِ
 رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه * پیروی کرو دشمن لوگ ہماری جماعت کی
 یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں خواہش
 دلائی اُس بات کی باہر وی کر سکی اس طرح بہت سے

سے ایٹھے ہی نہ ہنس کے امام کے ساتھ اقتدا کرنے کو احتیاط
اور ان فصل ثانیہ کہا ہی اگرچہ دوسرے ہنس کے امام کے
ساتھ ہر ہر لانا کرو۔ بس ہی جب تک کہ وہ امام ہمارے نہ ہنس
ٹن جو فرص ہی اُسکی اسات کو رک کر سے ہنس مختصر، انور
حاصلہ کے لکھا جو چاہے اُس کتاب میں باب الامامہ میں لکھی
تفصیل دیکھے جو یہ ہا ہاں لوگوں نے اُس دین کے مصنفوں
کو نہ سمجھ کے عربین ستر نفس کے لوگوں کی موافقت کو
پاراعتبار سے ماقط بٹھرایا۔ بس اُن لوگوں کے گمراہ ہو بکی
یہی دلیل اور سالی کفایت ہی اسے گدے لوگ قدم بزم
پر مد کے ہیں جو سنی بصیرت اب اس مصنف کی نائید کو اسطے
استاذ اللغات میں حضرت محقق سیح عبدالحق محمدت دہلوی
قدس سرہ نے جو مصنفوں لکھا ہی ہم اُسکی بحمدہ رسالت
لکھ دینے ہیں وہ یہ ہی کہ باب اور فصل مد کو دین جو عدانہ
س معبود رسی اللہ عہ سے حدت روایت ہی اور اُسکی
سروع میں خط لکھا لفظ ہی سو اُسکی شرح میں فرمانتے ہیں
پوستبدہ ہمار کہ افسران امت بہنادوسہ فرقہ در حدیث صحیح
وارد شدہ است لیکن نہ باین طریق کہ در مدارک گھہ ملکہ
در موافقت گھہ اس کہ کہا فرق اسلام بہ ہشت است

کے سوا دو ستر سے کام مٹن اگر کوئی کام سرور دہوتا تو تو مہکے
 ہی مگر اُس کام کو مدعت کہنا کہنا بھی ترے مسخر اور مسخر
 عالم کا کام ہی مرا نک کو اُس کے مدعت کہے مٹن حرا کرنا
 درست نہیں بہ سب ادب مضامین احادیث اور دینہ کے
 اور اہل عربین کے عبادت کے بعضے کام مٹن جو بعضے ترے
 لوگوں نے کراہت ذکر کیا ہی سو اُس کا بہر حال ہی کہ بعد تری
 تحفین کے وہ کام مکروہ نہیں ثابت ہو ماسٹا چار جماعت خود ہاں
 ہوئی ہی اُس کو باج سولہ کا دن سنہ مٹن بعضے ترے ترے مہنر
 ظلم نے مکروہ کہا تو اُس کو بھی رد المسخار والے نے اب الامامت مٹن
 اُترادیا کیونکہ مکہ مدینہ کی مسجد مسجد مجملہ کی نہیں ہی اور اُس
 مسجد کی جماعت کے لوگ معلوم نہیں ہیں نو مسجد مجملہ کا حکم
 ان دونوں مسجدوں پر صادر نہیں آتا ہی بلکہ وہ دونوں
 مسجد میں مانہ مسجد شافع یعنی شاہ واہ اور سترک کے
 ہیں کہ اُس میں کئی بار جماعت کے مکروہ ہوئے پر اجماع ہی
 یا عربین ستر نہیں کے لوگ جو اپنے مذہب کے امام کی
 اسلار ہیں دو سرے مذہب کے امام کے ساتھ اقدار ہیں
 کرتے ہیں تو بعضے ترے معتبر عالموں نے پہلی جماعت کے ساتھ
 ترہہ لیسے کو اصل کہا ہی مگر بعد تری تحفین کے رد المسخار والے

مسطور و معتقد که مبنا و مدار احکام اسلام بر آنها افتاده و اینها
 فضیلت‌های ارباب مداهست‌اربعه و غیرهم از آنها که در طبقه ایشان
 بوده اند هر برین مداهست بوده اند و استاعره و مانریدیه که انهم
 اسول کلام اند تا این مداهست صاحب نموده و مدلائل عقابیه آنرا
 اثبات کرده و آنچه حدیث رسول صلی الله علیه و سلم و اجماع
 صاحب بر آن رفته بوده مؤکد محاسبه اند و لهذا نام ایشان اهل
 حدیث و جماعت افتاده اگر چه اس نام حادث است اما مداهست
 و اعتقاد ایشان قدیم است و طریقه ایشان انواع احادیث
 سنی صلی الله علیه و سلم و ائمه اباانوار صاحب و تلمذ مخصوص
 بر ظاهر است مگر عند الضروره و عدم اعتماد بر عقول و آراء و
 اهوائی خود کلمات دیگران مثل معتزله و شیعه و آنها که در
 اعضادات بر طریقه ایشانند است بفاصله و اسنر سال
 آثار او و امامان ایشان نموده و تشایح خود را بر مقتضای حق و تحقیق
 ایشان که اسنادان طریقت و ریاض و عباد و مراسم و سوره
 و منی و منو و بحجاب حق و مبری از حول و قوت نفس بوده اند
 همه برین مداهست بوده اند چنانکه از کتب معتدیه ایشان معلوم
 گردد و در فقره که معتدیه از کتب ای این قوم است و
 مشیخ السیوح سها الدین سهروردی در شان او

^۱ معتبر که و ^۲ و ^۳ و ^۴ و ^۵ و ^۶ و ^۷ و ^۸ و ^۹ و ^{۱۰} و ^{۱۱} و ^{۱۲} و ^{۱۳} و ^{۱۴} و ^{۱۵} و ^{۱۶} و ^{۱۷} و ^{۱۸} و ^{۱۹} و ^{۲۰} و ^{۲۱} و ^{۲۲} و ^{۲۳} و ^{۲۴} و ^{۲۵} و ^{۲۶} و ^{۲۷} و ^{۲۸} و ^{۲۹} و ^{۳۰} و ^{۳۱} و ^{۳۲} و ^{۳۳} و ^{۳۴} و ^{۳۵} و ^{۳۶} و ^{۳۷} و ^{۳۸} و ^{۳۹} و ^{۴۰} و ^{۴۱} و ^{۴۲} و ^{۴۳} و ^{۴۴} و ^{۴۵} و ^{۴۶} و ^{۴۷} و ^{۴۸} و ^{۴۹} و ^{۵۰} و ^{۵۱} و ^{۵۲} و ^{۵۳} و ^{۵۴} و ^{۵۵} و ^{۵۶} و ^{۵۷} و ^{۵۸} و ^{۵۹} و ^{۶۰} و ^{۶۱} و ^{۶۲} و ^{۶۳} و ^{۶۴} و ^{۶۵} و ^{۶۶} و ^{۶۷} و ^{۶۸} و ^{۶۹} و ^{۷۰} و ^{۷۱} و ^{۷۲} و ^{۷۳} و ^{۷۴} و ^{۷۵} و ^{۷۶} و ^{۷۷} و ^{۷۸} و ^{۷۹} و ^{۸۰} و ^{۸۱} و ^{۸۲} و ^{۸۳} و ^{۸۴} و ^{۸۵} و ^{۸۶} و ^{۸۷} و ^{۸۸} و ^{۸۹} و ^{۹۰} و ^{۹۱} و ^{۹۲} و ^{۹۳} و ^{۹۴} و ^{۹۵} و ^{۹۶} و ^{۹۷} و ^{۹۸} و ^{۹۹} و ^{۱۰۰}

معتبر که و ^۲ و ^۳ و ^۴ و ^۵ و ^۶ و ^۷ و ^۸ و ^۹ و ^{۱۰} و ^{۱۱} و ^{۱۲} و ^{۱۳} و ^{۱۴} و ^{۱۵} و ^{۱۶} و ^{۱۷} و ^{۱۸} و ^{۱۹} و ^{۲۰} و ^{۲۱} و ^{۲۲} و ^{۲۳} و ^{۲۴} و ^{۲۵} و ^{۲۶} و ^{۲۷} و ^{۲۸} و ^{۲۹} و ^{۳۰} و ^{۳۱} و ^{۳۲} و ^{۳۳} و ^{۳۴} و ^{۳۵} و ^{۳۶} و ^{۳۷} و ^{۳۸} و ^{۳۹} و ^{۴۰} و ^{۴۱} و ^{۴۲} و ^{۴۳} و ^{۴۴} و ^{۴۵} و ^{۴۶} و ^{۴۷} و ^{۴۸} و ^{۴۹} و ^{۵۰} و ^{۵۱} و ^{۵۲} و ^{۵۳} و ^{۵۴} و ^{۵۵} و ^{۵۶} و ^{۵۷} و ^{۵۸} و ^{۵۹} و ^{۶۰} و ^{۶۱} و ^{۶۲} و ^{۶۳} و ^{۶۴} و ^{۶۵} و ^{۶۶} و ^{۶۷} و ^{۶۸} و ^{۶۹} و ^{۷۰} و ^{۷۱} و ^{۷۲} و ^{۷۳} و ^{۷۴} و ^{۷۵} و ^{۷۶} و ^{۷۷} و ^{۷۸} و ^{۷۹} و ^{۸۰} و ^{۸۱} و ^{۸۲} و ^{۸۳} و ^{۸۴} و ^{۸۵} و ^{۸۶} و ^{۸۷} و ^{۸۸} و ^{۸۹} و ^{۹۰} و ^{۹۱} و ^{۹۲} و ^{۹۳} و ^{۹۴} و ^{۹۵} و ^{۹۶} و ^{۹۷} و ^{۹۸} و ^{۹۹} و ^{۱۰۰}

بعد از آن معتبر که را است فرق ماحیه و سعه را نیست و
 دو فرد و حوارج است و مرجه را پیچ و کاریه را سه و حریه
 و منیه را تفریق که ده و فرق ماحیه اهل است و جماعت
 اند و مجموع اعتقاد و سه فرد شد امانی * اگر گویند چه گونه معلوم
 شود که فرد ماحیه اهل است و جماعت اند و این راه راست
 است و راه حد است و دیگر همه راههای ناراست و هر فرد
 دعوی میکند که راه راست است و مدعیان و میخان حوارج
 آنکه این بجزی نیست که سمجود دعوی تمام شود و بران آمد
 و بران جماعت اهل حد است و جماعت است که اس دین
 اسلام به تفیل آمده است و محرد عقل بآن وافی نیست و
 سوار احبار معلوم شده و در تتبع و لخص احادیث و آثار متفقین
 گذشته که سابق صالح از حکماء و مایعین با حسان و من بعد هم همه
 برین اعتقاد و برین طریقه بوده اند و این مدعی و هوادر مدعی
 و اقوال بعد از مد را اول حادث شده و از حکماء و مایعین متفقین
 همه کس بران نموده و ایشان منبری بوده اند از آن و بعد
 از حدوث آن را طئه صحبت و محب که بآن قوم دانستند
 قطع کرده و رد نموده و محدثین اصحاب کذب مدعی و غیره را کتب

کہ حقہ بنت یمن وہ راہی نھا اور اہل مکہ کے وہ راہی نہ جاہل ہو گئے
 حضرت مولانا سید محمد العزیز قدس سرہ کے پاس آما اور
 کہا کہ ہمارا ایک سوال ہے ہم نے عرب اور عجم کے ملک کے
 ہمارے عالمویکے پاس اس سوال کو عرض کیا کسی نے اسکا
 جواب نہ دیا اور نفس ہی کہ آپ بھی اسکا جواب نہ دے
 سکتے گئے مگر چونکہ آپ سے مشہور اور مامی عالم ہیں
 اس واسطے ہماری آرزو کس واسطے باقی رہا تو ہم
 آپ سے بھی وہ سوال کرتے ہیں اگر آپ اسطرح سے
 نہ حضرت مولانا سید محمد قدس سرہ فرمایا کہ جب ہمارے
 سب بھائیوں نے جواب نہ دیا تو ہم بھی کہتے ہیں بلکہ ہم لکھ دیتے
 ہیں کہ ہم ہمارے سوال کا جواب نہ دے سکیے مگر ہم کو بھی آرزو
 ہے کہ اس سوال کو ہم بھی نیسے سن لیں اس دہرے
 کہا کہ یہ شخص کا فرمایا اور چاہا ہی کہ دین محمدی یمن داخل ہو
 مگر اس ہند کے ملک یمن دین محمدی والے دو فرقہ ہیں اہل
 سنت و جماعت اور سب سے سو ہم جسکے پاس جاتے ہیں وہ
 اپنی کتاب کھول کے اپنے مدد کا حق ہونا اور دوسرے
 مدد کا مائل ہونا ہم کو سمجھا دیا ہی اور ہم کو علم نہیں کہ دونوں کی
 دلیل دیکھ کے ہم حق اور باطل کی تمیز کریں اس سبب سے

گفتہ است لولا المعروف ما عرفنا المصوف عقائد صوفیہ کہ اجماع
دارند بران آورده کہ ہمہ عقائد اہل سنت و جماعت است
فی ریاضت و تصاوت و مصداق این سخن کہ گفتم آنست
کہ کماہای حدیث و تفسیر و کلام و فقہ و تصوف و سیر و توارخ
مفسرہ کہ در دمار مشرق و مغرب مشہور و مذکور اند جمیع کتب
و تفصیل ماسد و مخالفان ہر کتابا را بہارہ نا ظاہر شود کہ خلفہ صحت
حال بہ سنت و آثار ائمہ سواد اعظم در دین اسلام مدہب اہل
سنت و جماعت است * عرف دلک من انصف بالانصاف
و بحسب من المعصوب والا عساف واللہ یعول الحق و هو یولی
السمیل انہی * باوجودین نصیحت اب ایک مضمون بر اعلمہ
یاد رکھنے کے قابل ہی و دیہر ہی کہ اس حاکم کے مرشد کے
مرشد اور اسنادوں کے اسناد حضرت مولانا سید
عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ نے ایک
دور کے جواب بن حرمین سرہ بعض کے لوگوں کے مدہب
کو اہل سنت و جماعت کے مدہب کے حق ہوئے کی دلیل
تھرا ای اور ہم نے اس مضمون کو اپنے اسناد مولانا
سیح احمد انہ اس سبب دلیل اللہ اما حق محمد قدس
سرہ سے سادھوں نے فرمایا کہ ابکہ دورہ را عالم بردست

و غیرہ ملکوں کا حال پوچھنا شروع کیا اور پوچھتے پوچھتے اُسکو
 کلکتہ تک لائیے اُسنے کلکتہ کا حال حال میں کیا صرف
 شیخ محمد ممدوح نے فرمایا کہ تمہیں لکھنؤ بھی دکھائی اور وہاں
 کے بادشاہ کا دیوان خاص اور تخت بھی دکھائی اُسے کہا
 کہ ہاں اور وہاں کاتبِ حال یہاں کیا صرف شیخ
 محمد ممدوح نے فرمایا کہ اس پر اُنھے شہرِ دہلی کو بھی سے
 دکھائی اور یہاں کا دیوان خاص اور تخت شاہی بھی دکھا
 ہی اُسے کہا کہ ہاں دیکھائی ہے آپ نے فرمایا کہ یہاں کا
 دیوان خاص اور تخت شاہی لکھنؤ کے دیوان خاص اور تخت
 شاہی کی حویلی کو کہاں پہنچنا ہو گا کیونکہ لکھنؤ کے بادشاہ کا
 یہاں حوالہ ہی ہے اُسے کہا کہ صرف اصل اصل ہی اور
 اصل اصل تک حضرت نے فرمایا کہ اصل اصل ہی اور اصل اصل
 اُسکی کیا دلیل ہے اُسے کہا کہ یہ بات تو مدہنی ہی ہے
 لیکن یہ کہ آپ نے اسے عالم مشہور ہو کے چاہا تو کی طرح
 آپ مدہنی ثابت کی دلیل مانگتے ہیں نہ آپ نے دیا کہ میں
 بھول گیا ہے یہی ثابت کی دلیل کی صحیح ہے ہوں اب
 تم یہ کہو کہ میں مسلمانوں کا کس سے شروع ہوا یہی راہ
 بنار سے مانگنا صحت سے مارا ہے اہل ہندو اسے مانگش سے

ہم دین محمدی میں داخل ہونے سے توقف کرنے میں اور دل
میں سوچتے ہیں کہ اگر دس محمدی میں ہم داخل ہو گئے اور پھر
گمراہ کے گمراہ رہتے ہو کیا فائدہ ہوا ہو اگر ہم کو آپ سمجھا دیں
کہ کون مدد ہے حق ہی اور کون جھوٹا تھا وہم دس محمدی کو قبول
کر کے اُسی حق مدد ہے میں داخل ہوں اور ہدایت پاؤں
مگر ہمارے سمجھانے میں یہ شرط ہے کہ قرآن اور حدیث اور
تفسیر اور فقہ و تیرہ علوم اسلامیہ کی کوئی کتاب دکھا کے
ہم کو سمجھا دے کہ وہ ہم کو عالم نہیں ہم کباحین گئے کہ کتاب میں کیا
لکھا ہے اور آپ کما کہتے ہیں سب حضرت مولا ماسیح محمد ثانی
محمد وحی نے فرمایا کہ ملا تہذیب کسی نے سہارے سوال کا جواب
نہ دیا ہو گا کہ وہ ہم پہلے ہسٹا رہی جھٹلینے ہو وہ جواب کہان
سے دگا سو اب ہم سوال و جواب کا ذکر چھوڑ دو اب جو کہ
ہم جہاں مدد ہو اور بہت شہر اور ملک کی سب سے بڑی کتاب
اور عجائبات دکھا ہی اس واسطے ہم کو ہم سے کچھ ملکوں اور
شہروں کا حال دریافت کرنا منظور ہے اگر ار راہ مہرمانی کے
ہم سے سچ سچ بیاں کر دیں سب دہرے نے کہا کہ آپ پوچھئے
ہم بلا شبہ سچ سچ سر و جسم ہاں کریں گے سب حضرت مولا
سیح محمد ثانی نے اُسے دم سام بعد اذ کابل قندھار

و بسا دوسرے دس والے ہیں پہچانے اور یہ بھی دستور
ہی کہ ابھی چہرے کے موجود ہونے کوئی شخص بری چہرہ کو
حول ہیں کرنا موتم ہر اوروں آدمیوں سے محبت کر لے کہ کون دین
اور مذہب کہ مذہب میں سو دس اور مذہب کہ مذہب
والوں کا ہی وہی دین اور مذہب حق ہی اور یہی اصل
ہی اور باقی سب نفل ہی اور آت فرما کے ہیں کہ اصل
اصل ہی اور نفل نفل اب دیکھو کہ میں نے کوئی دینی کتاب
نہ کہہ لا اور نہ کوئی بد کر دیا اور جو اب سامی دیا اگر سننے سمجھا
ہو یہ سننے کے ساتھ ہی آگے ہوئی اتر گئے اور لا جواب
ہو گیا اور کہا کہ ہر کویتس ہو ا کہ جو شخص آپکے ماس آؤ لگا
نو وہ اس مذہب اور دین چھوڑ کے آپکا مذہب اور دین
اصدار کر لگا یہ خاکسار کہنا ہی کہ اب زیادہ بحث اور تقریر
کی حاجت نہیں ہر دو سماں اور جائے کے ختم اہل سنت
و جماعت ہیں سب حضرت مولانا مہر و ج کے مہندہ ہیں ہم
سب معتقد لوگوں کو اسطے حضرت مولانا مہر و ج کی یہ نہر
میری دلیل ہوتی لگی اب ہم لوگ سارے گمراہ فرعون کا رد
۱۔ یعنی نصیر سے کہا کریں گے اور جو کوئی نہ مانگا اُسکو بھی اُسی
دہریہ مذکور کے سناں سمجھیں گے اب تک شخص معین کسی

یا مہادلو سے یارِ رشت سے سب اُٹھنے کہا کہ ترا تھی ہی
آک کو یہ بات بھی معلوم نہیں کہ دس مسلمانوں کا عاقم الدسی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شتروغ ہوا اسی نے آپؐ نے فرمایا کہ
احبات کی دلیل کما ہی نہ اُٹھنے کہا کہ یہ مات بھی مدہی ہی
کیونکہ مخالف موافق یعنی ہندو مسلمان ہو دھناری شیعہ
ہندی اور عام جہاں بھی مات کہتا ہی ترا تھی ہی کہ آپؐ اُٹھتے
برے عالم ہو گئے مدہی مات کی دلیل مانگنے ہیں اور ہم آپؐ سے
پہلے کہ جگے ہیں کہ مدہی مات کی دلیل مانگنا جاہلوں کا کام ہی نہ
آپؐ نے فرمایا کہ میں بھول گیا اب سم یہ کہو کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی جڑی بہہ اٹھ اور دس کہاں تھا اور اُکھو رسالت
کہاں ملی کلکتہ مار سہ آمادیا بنارس مادہا ہی بین نہ اُٹھنے کہا
کہ ترا تھی ہی آپ کو یہ مات بھی معلوم نہیں محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا دیس مکہ مدیہ ہی نہ آپؐ نے فرمایا کہ اُسکی دلیل
کہا ہی تب اُسے کہا کہ یہ بات بھی مدہی ہی آپ مدہی بانکی
دلیل مار مار کس واسطے پوچھے ہیں سب آپؐ نے فرمایا کہ
نہارے کہے سے کہاں گیا کہ دین محمدی کا دیس مکہ مدیہ ہی
اور اصل دین محمدی کی مکہ مدہی ہی اور دھتور ہی کہ ہر چہر کی
حوی اور برائی اُس ہر چہر کے دیس والے جیسا پہچانتے ہیں

گو حاسو و ہما کہ ہم عبادتِ زمین کرتے ہیں اللہ کے سوا کسی کوئی کبسا ہی ہو ویسا ہی ہم مابعد اری نہیں کرنے رسول -
 سوا کسی کی کوئی کبسا ہی ہو اور جو مقدمہ دین مادی کا آہر -
 اُس مقدمہ کے فیصلے کیواسطے اُس مقدمہ گو ہم اُن کے سوا
 کسی کے پاس نہیں لے سکتے اور اُن کے فیصلے اور حکم کی سوا
 کسی کے فیصلے اور حکم سے خوش نہیں ہونے کوئی ہو جس سے
 دونوں وجہ کے اِقرار اور تصدیق کو اراکان عیہ کہنا اباں
 کہتے ہیں اور اسی کو دس اور ملت کہتے ہیں اِن دونوں میں
 سے ایک کے چھوڑنے سے اراکان کا چھب گم ہوتا ہی اور
 یہی دس ایک لاکھ چوبیس ہزار پانچ سو وں کا اور اُنکی اُمت
 کے لاکھوں آدمی کا تھا اور یہی دس فرشتوں کا اور سارے
 مومنوں کا ہی مگر ہمارے پانچ سو وں کو جب اللہ تعالیٰ نے قرآن
 شریف کے صحیح دیا اور اُس میں ہر مسئلہ اور ہر حرام
 بیان نصیب کے ساتھ کر دیا اُس قدم دس میں روئی
 اور آرایشِ مادہ ہو گئی اور دین کو کمال اور پورا ہوا
 حاصل ہوا اتنا اس آرایش پائے اور کمال ہوئے کے
 بعد اُسی قدیم دین کا نام دین اسلام ہوا سو اس روئی
 زیادہ ہونے کے قبل ہو یا بعد دس ایک ہی رہا اور دس کہی

حمایت کا سکر ہو یا لا مدہب ہو یا رافضی ہو یا خارجی ہو یا
 خود یہ ہو یا دوسرا گمراہ فرقہ ہو سب کو اسی نام سے لاوا
 کرینگے اب اگر سو مضامین کو دل لگا کے سو * پہلا مضمون * اس
 رسالہ کے مضمون سے اُس کو فائدہ ہو گا تو کوراہیں کے
 سے گایے اپنے دادے ماپ اور اپنے عمل اور اپنی بات کی پیروی کرے گا
 مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُن کی پیروی کی
 سب سے سنیگا اور جو شخص کوراہیں کے نہ سے گا اُس کا
 عقائد اور بھی روادہ ہو گا کیونکہ اس رسالہ میں سے دین
 اسلام کے مضمون بھرے ہیں نہ سب لوگ جانو کہ حالت پانا
 اور عذاب سے خلاص ہو موقوف ہی کلمہ بوحید کے انرا
 پر اور اُس کی نصیحت پر عیسے اُس کے مضمون کو دل میں یقین
 کرنے پر اور اُسی کلمہ بوحید کو کلمہ طیب بھی کہتے ہیں اور وہ
 کلمہ بوحید کا یہ ہی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *
 نہیں کوئی معبود سدا کی کے لایق مگر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سچے ہوئے اللہ کے ہیں اور اس کلمہ توحید میں دو چیزیں
 ہیں یہاں کہ مدارج النبوۃ میں بھی ایک توحید اللہ تعالیٰ کی
 رہے ہوئے ہیں عیسے اُن کے اُس کو رب حاسد دوسری بوحید
 رسولی ماعتین عیسے ماعتاری کے لایق فقط محمد رسول اللہ

کایہرہ : ان لوگوں کو لالہ اللہ وحید لا شریک لہ واسئلہ ان
 ۱۔ لالہ اللہ ورسولہ ﷺ گواہی دینا ہوں کہ جسکے اللہ تعالیٰ
 باوجود اپنی کبر مانی اور برائی کے اور سارے فیاض کی
 عبادت سے اسی اس نے بنا اور میری رائی کے وہ اس مسعود
 ہی کہ اُس کے سوا عبادت کے مستحق اور لائق نہ ہیں وہ اپنے
 مسعود ہوئے ہیں اکبلا ہی اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں
 گواہی دینا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ کے بندے
 اور اُس کے رسول ﷺ بھی ہوئے ہیں ۔ دوسرا مضمون اب جانا
 چاہیے کہ اللہ سبحانہ کے عبدیت میں سارے مخلوقات ہیں
 مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حرمہ عبدیت کا حاصل تھا اس لئے کہ میں
 آپ کی گواہی دینا ہوں کہ حرمہ عبدیت کا سارے کون کے مرتبہ
 اور ہی اور محبوبیت کے مقام کے حاصل ہوئے کے بعد ہی
 اس واسطے اللہ سبحانہ نے معراج کی نعمت دینے کے سارے میں
 نذر میں سارے سورہ میں اسرار میں فرمایا : سَيَكْفُرُونَ
 اَشْرَی بَعْدَ اَیَّامِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی
 اَلَّذِی نَارُ کَمَا حَوْلَہُ ۝ پاسک (اب میں) چلے گیا اپنے سر کو
 رات رات ادب والی مسجد سے ہر لی مسجد تک جس میں
 ہمسے جو باں رکھی ہیں حضرت شیخ احمد سہروردی محمد الفاضل

بدلائیں اور کہیں منہ جھوٹا اور بھی دس اسلام دباست تاکہ
 رہے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب آویں گے۔ اسی دین
 اسلام کو باقی پاویں گے۔ یہ صبر مدار کہ میں صبر سے ہم
 روایت کیا آگے اس سے ہاں سے دین کی حقیقت اور
 دین کے منہ بھی جو ہے میں آگے اب اگر حضرت موسیٰ
 علیہ السلام زندہ ہوئے اور آنحضرت کی موت کا رونا نہ ہو
 اُنکی پیروی کرنے دینا کہ مسکو دینا ہم کی طرف سے اس
 مصمون کو قریب ہی ہم لکھے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کو کہ جب
 خاتم النبیین صائم ہوئے اور اُن پر قرآن سُر رہا
 تب دین کا مل اور پورا ہو گیا اور دین کا نام دس اسلام پورا
 اور جب تک دین اسلام ظاہر ہوا تب تک آپ کو
 سب دین پورا تھا اور اب دین اسلام کے ظاہر ہوئے کے
 بعد اس سے کہ اس میں قرآن شریف اُرا اور
 بہت سے احکام اور عبادت زادہ ہو گئی ہیں دس اسلام
 تھہرا اس پر اسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے شریعت
 محمدیہ موانع عمل کریں گے اور اسی شریعت پر عمل کریں گے اور
 کلمہ شہادت میں بھی اسی مصمون کی گواہی ہی اور پناہ جو وقت
 باوجودار ماند کلمہ شہادت ادا ان میں ہکا رہے کا حکم ہی کلمہ شہادت

ہمارے رکوعہ صحیح صدقہ فطر اور اعکاف اور قربانی اور نذر اور
ایصال نواب کے جیسے نفل عبادت کر کے کسی کو نواب دینا
بائیں رمارت قبہر و غیرہ کے ہو حواء معاملات کے قسم سے ہو مثل
نکاح اور طلاق اور بی بی مہیاں کی گدراں اور بیع و عہدہ کے
حواء سماح اور مکروہ اور حلال اور حرام کے قسم سے ہو مثل
کھانے پینے اور ریورات اور ظروف اور دوا اور رقم جیسے
مستتر کے حواء مسرات کے قسم سے ہو اور جو کام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعالیم کے خلاف ہو اُسکے منع کی دلیل
پہی کفایہ کر ہی کہ وہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
تشریعت کی کتاب یعنی فقہ کی کتاب میں منقول نہ ہو کہ
اسے کام کو مدعت کہہ بیٹھیں اور جو کام فقہ سے ثابت ہو
بالا مذاق یا اختلاف کے ساتھ ثابت ہو وہ کام بدعت نہیں بلکہ
وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعالیم میں داخل ہی
اور تفسیر اور حدیث اور تصوف اور عظام میں جو مسئلہ
امرو نہی سے علاوہ رکھنا ہی وہ سب فقہ میں داخل ہی اور جو
منقول ہیں اُسکی رائی کی دلیل بھی کہ وہ کام منقول
نہیں اس سے رہے کے کیا رائی ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی شریعت کے سوا انہی شریعت نکالا اور رسول اللہ

قد من صرہ نے ایسے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب ص ۱۰۰
 و سیوم بین اداں کے کلمات کے معنی کے ہاں بین * اَشْهَدُ اَنَّ
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ * کے معنی یوں فرمایا ہیں گواہی دینا ہوں
 کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ کے رسول اور بھیجے ہوئے
 ہیں اور اُس سبحانہ کی طرف سے عبادت کا طریقہ پہنچا ہوا ہے
 ہیں وہ اُس تعالیٰ کے جناب قدس کے لایق کوئی عبادت
 ہوگی مگر وہی عبادت ہوگی جو اُن کے تسلیم اور حالت کی طرف
 سے یعنی اُن کے قول فعلی تقریر سے یعنی اُن کی تعلیم سے سمجھی گئی
 اور سیکھی گئی اور احباب کی گئی ہوگی ۱۔ اس سے معلوم ہوا
 کہ اگر کوئی شخص یہود نصارا وغیرہ کے طور پر با اُن کے درویشوں کے
 طور پر مہندوں اور اُن کے جو گیون اور گوشائوں کے طور پر
 یا اسلام کے فرقوں کے جاہل یا گمراہ درویشوں کے نکالے ہوئے
 طور خلاف شرع ہر کوئی عبادت کرے تو وہ عبادت اُس
 سبحانہ و تعالیٰ کے جناب قدس کے لایق نہیں ہے چنانکہ کہ
 جو عبادت کہ دیں اسلام بین مقرر رہی وہ بھی اگر اُن کی تعلیم کے
 خلاف ادا کی جاوے گی تو وہ بھی اُس سبحانہ تعالیٰ سے
 جناب قدس کے لایق نہیں ہے ۱۔ بطرح سے سارے کام کا
 حال ہے پھر خواہ وہ کام عبادات کے قسم سے ہو مثلاً روزہ

قابل ہین اُنکی تابعداری بعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی تابعداری ہی اور چار و محبتہ دیکے امام ہونے پر اجماع ہی و سے
 بقیہنی مائے اور وارث ہین اُنکو مائے اور وارث جائے
 اجماع سے انکار کرنا اور قطعی حسی ہونا ہی اور اُنکی تابعداری
 سے انکار کرنا جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
 سے انکار کرنا ہی اور اُنکے دیں ہین رحمتہ الیہا ہی لا حیوا اسطے
 اماموں کی تابعداری کو شارع نے بعینہ اللہ و رسول نے واجب
 کیا ہی اور مذکور اماموں نے جو کچھ تنہیم کیا ہی اور گرا ہی اُسکا
 نام سترعت ہی اور سترعت پر عمل کرنے اور اس پر
 مصبوط رہنے کی راہ اور قاعدہ کا نام جو اماموں نے مقرر کیا ہی
 مذہب ہی اور علم سترعت کو مذہب کہتے ہین اور اہل سنت
 و جماعت کی ساری فقہی کتابیں سترعت کی کتاب ہین
 نو جو لوگ چار و مذہب ہین سے ایک مذہب کے مقید ہین
 اور ایک امام کی تقلید کو اپنے اوپر لازم ہین کرے ہین
 اور فقہ سے انکار کرنے ہین یا اپنے عمل کی دلیل فقہ سے
 نہ لاکے دوسرے دیکے ہین اور عمل سے دلیل لائے ہین بے سب
 لوگ حقیقت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
 سے انکار کرنے ہین اور اسے دس اور سترعت اور

صلی اللہ علیہ وسلم سے حصہ نہ کرنا غیر معمول کام جس سے خطہ
 برہمنے یمن یا مآں برہمن ہنہ اٹھانا یا فاحہ رسمیں مامرد سے کا
 سوم دسواں۔ سواں بھام و عبرہ کرنا اور معمول کام
 دسے درآن ستر ہف کا نقطہ اور اعراب رہنا اور کسی نقل
 عبادت کا ثواب مست کہ بارہہ کو دسا العرص ح موسن
 تے افرار کہا اس ہدان محمد ار رسول اللہ تو اسکے یہی معہم ہوئے
 کہ ہم اُنکو اللہ تعالیٰ کا رسول جانے ہٹن جو اُنھوں نے حکم کیا ہی
 اُسکو ہم مصوط پاکرینگے اور جسے مع کہا ہی اُسکو ہم چھوڑا
 دینگے اور جہا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ماکہ معود
 ہونے یمن وہ اکلا ہی اُسکا کوئی شرک نہیں دسا ہی
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطاع اور مسوع یمن یا بعداری
 کہا گیا ہوئے یمن اکیلے ہٹن کوئی اُنکا شریک نہیں اور اصالہ
 کوئی دوسرا بعداری کے قابل نہیں اور اگلے نائیون کی ہامروا
 جو بھے عمل یمن کرے ہٹن جیسا کہ فرمایا اور جسے کرنے یمن اور
 حاشورہ کارورہ رکھتے دسورہ یمن سو وہ بھی آعصر صلی اللہ
 علیہ وسلم کے فرمائے سے کرے ہٹن اگر وہے ہمرمانے تو
 نہ کرنے ماقبی رہنا نہ لے اُنکا ناب سمجھ کے تا بعداری
 کرنا نہ نائے حشہ اُنکر نائے اور وارث ہٹن۔ صتا بعداریکے

نہیں سو عالم بھی نہیں اور وارث بھی جس سے جو لوگ رہے
 ہیں وہ عہدہ عہدہ تصوف سے ماعداری کی عہدہ عہدہ و رواد
 کر لیں اور جو رہے ہیں ہیں سو ان عالموں سے در بابت کر لیں
 جو سی کے وارث ہیں اور اسے ہی عالم کو اباسر مشہ بھی مقرر
 کریں مگر یہ احساندہ رار نگار ہے کہ اصالتہ ماعداری موائے
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی در سب ہیں جس
 جس شخص میں ان کی تابعداری کی باتیں باوین اُس کی ماعداری
 کریں اور جس میں نہ باوین اُس کو چھوڑ دیں اور اگر کسی
 شخص کو اباسر نہ چاہے ہیں پھر اُس شخص میں ماعداری
 کے عالم باوین اُس کو چھوڑ دیں کچھ اُس سے کاج
 ہیں وہی کہ اب وہ چھوڑتے ہیں سکما اور اگر اُس
 شخص کو نہ چھوڑے اور اُس کو ہی تابعداری کے لایق جانا
 کر لے تو کلمہ وحد کی مخالفت ہو کہ اور دوسری توحید کہ
 کے احساندہ میں ملان آجایگا جس کو دین کا خوش ہو گا وہ
 جس شخص میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماعداری کہی ہو
 باوین اُس کے دل سے کارہیگا اور جس میں نہ ہو گا اُس سے
 نفرت کر گا اور گھساو لگا اور اُس کے حال کی رماں کہا کہ یگی
 * بیت * بن کہستم کہ برم نوباشہ ہوس مرا * ابن جس کہ

مذہب و مصلحت اور وہی مرستی کے فال بھی اور نہیں تو
 نہیں * سر امتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ما بعد ازی
 گلیاں اور اسکی حقہ صفت در آن مجید اور حدیث شریف اور
 حقہ عنانہ صوف سے دریافت ہولی ہی سو قرآن مجید اور حدیث
 شریف سے دریافت کر ما تو مجید کا کام بھی اور فتوا دیا بھی
 مجید کا کام بھی اور معتمد پر واسطی کہ امام کے قول کو ہمیں
 کر دے اور حقہ عنانہ صوف جو ہی سو سب مسلمانوں کے
 واسطی ہی اور حقیقت میں حدیث اور قرآن کے مینے جو اللہ
 اور رسول کی مراد کے موافق لکھے گئے ہیں اسکو وہ کہتے ہیں
 اور حقہ جو ہی سو وہی شریعت کی کتاب بھی اور اسکا منکر
 کا بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ پوری پوری بعد ازی
 کی نصیحتیں اور نصیحت حقہ میں ہی اور اسکو حکم احکام بھی کہتے
 ہیں اور عنانہ صوف بھی حقہ میں داخل ہیں اور حقہ کی شاح
 ہیں حقہ میں سے جو مسائل کہ ظاہر شریعت سے عنانہ
 رکھتے ہیں اسکو حکم احکام کہتے ہیں اور جو باطن شریعت سے
 علاوہ ہیں انکو سراسر کہتے ہیں اور جو شخص حکم احکام
 حکم احکام دونوں سے واقف ہو وہی عالم بھی اور وہی ہی
 صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطی ہی اور جو دونوں سے واقف

دوسترا نیک شخص سمجھتی کیا جاتا ہی نہ تو مے چاہتیں تیں کبھی
کم ہونے ہیں اور نہ یہ پانچو سولس مضمون کو اشہد اللہ تعالیٰ
مشرح متکو تین اور مدارج النبوۃ میں دیکھو اور چار و
رکن کا بیان جو حضرت محمد کے مکتوب سے مقدمہ میں لکھا ہی
اُسی چار و رکن کو جس میں بادشاہ رسول اللہ صائم کی
مابعداری کی ہو اُسی شخص میں ہی اور اب اس ہی شخص مرشد یکے
قابل ہی ایسے شخص کے وجود کو عہدہ بنائے اور اسے
شخص کو اب مرشد مادی اور جو شخص اب اقبال کرے کہ
جو شخص ہمارے سوا کو نکا جواب دے گا اور ہمارے دل کی
تشفی کر دیگا اُس سے ہم مرید ہو گئے نو وہ شخص دوسرے شیطانی
میں گرفتار ہی اس دھواں سے نور کرے اور جس میں
چار و رکن ہاوی اُس کو مرشد مادی سے اساء اللہ تعالیٰ
اُسی وقت اُس کو ایمان کامل حاصل ہوگا کہ اُس نے رسول اللہ
صائم کے نائب کو حاکم مقرر کیا اور یہی ایمان کی نشانی ہی
اس بات کا بیان عوارف المعارف میں اور پانچویں صیغہ
مورہ نما کی آیت * ولا یرک لایو منہ احمی یحکمہ۔ وک
مما شہروہم لانیۃ کی تفسیر میں دیکھو اعتقاد کے درمیان
ہو یکے صیغہ سے رسول اللہ صائم کی صحبت اور اُنکا قول میں

ار سفال سنگت حرم 'حسبم' * یعنی میں کہا، جڑوں جو آپ کی مجلس میں سے کے کہا، سبکی آرر و کردن میرے واسطے بھی بری نعمت ہی کہ آپ کھا کے حوائیاس پس حور وہ کہنے کے تھیکرے میں دال دس اور کتا اُسکو کھا عاوے اور میں اُس، تھکرے کو چاقون لاسی دین کے حوس کے حصے سے صکار لوگ تالین لوگوں سے جو محنت نہ دیو ابو چھتے تھے اور اُسکو معرفت کے دقایق اور دقایق سے معرفت کی ماریک ماریک مانن اور حقیقت میں فہام کرے تھے عوارب الہمداد کے سرے باب میں لاسکی نصیح ہی سس کا یہ حال ہی وہی سپاموسن ہی اور ولہ کاما ہی اور وہ اخبار امدال قطب عون کی خدمت پانے کے قابل ہی اور بہن نو کچھ ہیں اور ایسے لوگ جن میں رسول اللہ صائم کی ناعداری کی لوپائی عاوے ہر زمانے میں مکران موحود رہتے ہیں اور قرآن ستر باب میں اولیاء اللہ کی شناخت یہی فرمانا ہی کہ دس لوگ موس متقی ہوتے ہیں اور اولو لوگوں میں سے پانچ سوا حبار ایسے سک لوگ نام ردی زمین پر پھیلے ہوئے اور جالیس بن امدال ملک شام میں ہمسہ موحود رہتے ہیں ص جالسوس میں سے کوئی مرتا ہی تب اُن پانچو میں سے اُسہن ہرنی کہا جاتا ہی اور اُن پانچو میں بھی

کے بین پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پاس اُس کے عصہ اور اُس کے رسول
 کے عصہ سے راضی ہوئے ہوں ہم اللہ سے کہ وہ ہمارا رب ہے
 اور راضی ہوئے ہوں ہم اسلام سے کہ وہ ہمارا دین ہے اور
 راضی ہوئے ہیں ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ ہمارے
 رسول ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم
 ہی اُس مالک کی کہ محمد کی ذات کا مافی رہنا اُس کی قدرت
 کے ہاتھ میں ہی اگر ظالم ہوں مھارے پاس موسیٰ پسمسر علیہ السلام
 اور سم لوگ اُنکی مابینیت اور پیروی کرو اور محکو چھوڑ دو نو
 بیشک ہم لوگ گمراہ ہو سکتے ہیں اور اگر موسیٰ زندہ
 ہونے اور سری موت کا زمانہ پائے تو بیشک سری پیروی کرتے
 دو اب کیا اس حد کو دار میں نے اور اسے دوسری وجہ
 کے حد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ظاہر کرنے کے
 واسطے مہاجرین اور انصار کے درمیان بصرت سمکر صلی اللہ علیہ وسلم کہا
 کہ تم لوگ محکو ضرور کہ اگر بین دس کے بجائے امونین آسامی کا حکم ظاہر
 شریع نکالوں تو اسوقت ہم لوگ کسا کریں گے اب لوگ چپ رہیں
 حد دوسری اور سری مار بھی ماب کہا اب بشر میں سمعیانے
 کہا کہ اگر ہوا سا کرے تو محکو ہم اس حد ہا کرں جسے کوئی تیر کو
 سدھ کرنا ہی جیسے محکو مار پست کے تھبک کر دین سے بصرت

تقریر سے لاکھوں صحابہ کی کسی شہید ہو گئی اور یہ اعتقاد کے
 سب سے اوجہاں کا کیا حال ہوا * جو سہا مصمون اب اس
 دو عمری توحید کی تعلیم اور ماکدہ کا بیان سو مشکوہ مصابیح بین
 باب الاعصاب بالکتاب والحدیث کی دوسری فصل کے اخیر میں
 جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنہوں نے کہا کہ عمر بن
 الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سچے
 نورس بین کالائے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سچے ہی
 تو ریت پٹی سے بھر چہرہ آ محضت صلی اللہ علیہ وسلم بھر عمر رضی اللہ
 عنہ نے ترہنے شروع کیا اور شہہ مبارک * مول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل
 جانا نما مارے عہد کے سب کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے روس بھر
 زو سو الی عورین ایسے مرے ہوا کہ اس ورطہ اور بھور سے
 بھیں پٹن تو پھر ابی خلاص پاوے اور عالمون نے کہا ہی کہ یہ ایک
 بولہ ہی کہ اس کے بولنے کی حادث جاری ہی اور اس کے معنی
 مراد نہیں ہونے پٹن سے مات کرے پٹن اسکی مات پر تعجب
 سے عرص ہوتی ہی ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تعجب کر کے کہا
 کہ تو نہیں، کہنا ہی وہ حالت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہہ مبارک
 پر ظاہر ہی نہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہہ
 مبارک کی طرف دیکھا اور کہا اللہ رب العزت عمر کرے اور اسے بے غبار

آئیب اور حدیث کوئی ہر شاہی لو اُسکیو نہیں مانتے اور یہی حال تھا
اہل سنت و جماعت کے مخالف ہمارے فرقہ کا اعرص حضرت
عمر اور امام لوگ کبھی لفظ رسول کے کہنے والے تھے مگر
اُسی دوسری توجہ کی تعلیم کے واسطے خاص لوگوں نے حضرت
عمر نے کہا کہ اگرچہ میں خلیفہ ہوں اور مسری اباع بھی نہایت
واجب ہی مگر پھر بھی میں ملین خلافت کروں تو محکو بھی پھوٹا
کیونکہ میں اصلہ اباع کے قابل نہیں ہوں اور آماہوں نے بھی
اسی بات سے اپنے سینہ شاگردوں سے ایسی بات کہا اور تصوف
کی کتاو لگا چو کہ اصل مقصد اتباع ہی اس واسطے دے لوگ اُسی
نبتہ کو دے اس مضمون کو طرح طرح سے لکھتے ہیں اور
حضرت مرشد رحق حضرت سید احمد قدس سرہ کے ماننے ملین
جو کہ دو قسم کے لوگ تھے ایک گمراہ علم حدیث کے درسیں
وہ درسیں کو فصول حائے تھے اور اُسی قدر کچھ ہیں سمجھتے
تھے اور ایک گمراہ فقہ پر عمل کرنے اور ایک شخص معین کی
تعماید کرنے کے سرگرم تھے اور چار مذہب کو مدعت کہتے تھے سب
دونوں فرقوں کی مہمات کے واسطے اسباب مضمون
لکھا کہ دونوں فرقے امامین اور اہل اپنی افراط تفریط سے بار
کے اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے موافق اس بات ملین

عمر نے کہا اَنْتُمْ اِذَا اَنْتُمْ اب تم لو شک تمہیں ہو۔ یعنی تمہاری
 استغاثت اور مفسدو طی کی کون برابری کر سکتا ہی یعنی اب
 تمہیں لوگ تو میرے دلی دوست اور دین کے کاموں میں سری
 مدد کریو اے ہو تمہارے سوا ابسا مفسدو ط کون ہی اس قصہ کو
 عوارف المعارف کے پانچویں باب میں لکھا ہی اور اسی ادب
 کے نگاہ رکھنے کو واسطے مجہد امام لوگ اپنے شاگردوں کو جو
 مجہد بھی فرماتے تھے کہ تم لوگ ظاہر کتاب اور صحت پر عمل
 کرو اور حد ہمارے کلام کو دیکھو کہ کتاب اور صحت کے خلاف
 ہی تب عمل کرو کتاب اور صحت پر اور ہمارے کلام کو دوبار سے
 مارو اس قصہ کو عارف صمدانی قطب ربانی عبد الوہاب شعرانی
 قدس اللہ سرہ نے سران شعرا یہ میں لکھا اور کہا کہ یہ باب
 ۱۔ واسطے کہا کہ امت لوگ احتیاط کریں اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب سکھانے کو کہاتا کہ کوئی ان کی شریعت
 میں بھڑکا دے یا نہ کرے انہی ۱۰ اس مضمون کو سہم السحر میں میں
 دیکھیں ۱۔ ہر لوگ امام لو کو کوئی اس بات کو سامنے جاہلون
 کہ گنہگار کرے میں سو یہ اُنکا راہ دکھا اور فریب دیا ہی مانکہ
 مصنف میں ۱۔ سمیں اُنکا راہ دی کیونکہ ۱۔ ہر لوگ اپنے
 لہو اد کریو ان کی بات کو ہرگز نہیں چھوڑے مانکہ اُنکے خلاف جو

کہو کہ ! سطر ح کی نقابہ بین سنکر دن مصباحیں چھن اور
مقلد کے دلوں اطمینان ہونی ہی اور اُٹھکا دل پر اگدہ اور ہر نشان
نہیں ہونا اگر ! سطر ح کی نقابہ کے سوا کوئی نقابہ اختیار کرے
مثلاً حب ح کی نقابہ کو حی جاسبت اُس کی نقابہ کرے یا
یا بخودین مذہب کی تقلید کرے یا اپنی طرف سے کوئی مسئلہ
نکالے اور اُس کی دلیل اپنے مذہب کی کسی کتاب سے
نہ دے سکے مودود اسکے اپنی بات پر ارا رہے نوہر بات شارح
کے نزدیک بہتر اور خوب نہیں ہی کہو کہ یہ بات خلاف اجماع
کے ہی اور اب اسے کتنا ترعب کے حد سے غاور کر مای اور
دن بین کہیں کرنا ہی العرص صبی نقابہ عبرت مند کیو اسطر
بہتر اور ح ہی ویسی نقابہ عرب و سوار اللہ صلعم کی اسرار
ہی لکھ کر اس کو احتیاد کی لافٹ ہی وہ شمع پائیمہ صلعم کے
محدود بین سے ابک ہی شخص کے عالم بین مختصر ہے مودود
اور صم جانے کہو کہ ! اس بین و دوسرے مذہب کا ماطل سمجھنا
ہی تاکہ علم نبوی عام عالم بین پھیل گیا ہی اور مودود مقتضیات
وقت کے ہر کسی کو پہچاننا مودودت رسول اللہ صلعم رفع مد
کرتے تھے اُس وقت کی حدیث امام شافعی رحمہ اللہ کو پہچانی
جس وقت بین اُس صلعم نے رفع میں کو ترک کیا اُس وقت

ابنا عقیدہ درست کریں اُس مصنفوں کو شرح کے حاشیہ ہم
 ہندو یونین کہتے ہیں وہ مصنفوں فارسی زبان میں جو صراط المستقیم
 کے دوسرے باب کی دوسری فصل کی ہدایہ اولیٰ کی
 تیسری سہند یونین لکھا ہے سو یہ بھی اُس کا ترجمہ ہے شرح
 کے لکھے ہیں اور جو شرح ہم لکھیں گے سو اُس کا منہ موجود
 ہی جسکو شک ہو وہ عالموں سے دریافت کر لے اب دل لگا گے
 منو فرماتے ہیں اعمال میں تامل اور کرنا چار و مدہس کی
 کہ تمام اہل اسلام میں رایج ہی ہنر اور حویٰ ہے ایمان
 یونین تقابلاً درست ہیں بلکہ حال کو خود پہچان کے تصدیق
 کرنا شرط ایمانی ہی اور اعمال میں 'عبر مجتہد پر ایک محتہد
 معین کے مدہس کی تصانیف جو صاحب ہی مولانا حسن چار و مجتہد کے
 مدہس یونین سے ایک مدہس کی حسن ظور سے کہ ماریے
 اہل احکام یونین رائج ہی کہ اپنے اپنے امام کے مدہس کی تصانیف
 کرتے ہیں اور دوسرے امام کے مدہس کے معاملہ پر کچھ
 اعتراض نہیں کرے اور ان چار و مدہس کے سوا پابجو میں
 جز مدہس کو حق نہیں جانتے اور پابجو میں مدہس کی تصانیف کو درست
 نہیں جانتے اور اسی پر ماریے اہل اسلام کا اجتماع ہی اور
 اس طرح کی تصانیف اور اجتماع شاہ کے نزدیک ہنر اور حویٰ ہی

کی اس عبارت مذکور کو علامہ ہبشی کی بات سمجھتے ہیں چنانچہ
 عند الحبار حوالہ مذہب تھا اُس نے اس عبارت کا ترجمہ خراب
 کیا ہی ہو اُسکو حصو آھا جا من * بدت بد چہ مد اندیش کہ بر کند باد
 عیب نماید ہر شس در نظر * ہا محو ان مصمون سامانوں جو
 ہو چ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت امیر
 المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور چار و امام رحمۃ اللہ
 علیہم اصالہً مابعداری کے قابل نہیں تو دوسرے کی کیا حقیقت
 ہی اور آنحضرت صائم کی پوری پوری مابعداری وہی کرے گا
 جسکو اللہ اور رسول کی محبت کا جوتس ہو گا فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے دوسرے سنیبارہ سورہ آل عمران میں * فَلَا اِنْ كُنْتُمْ
 تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يَّحْبِبْكُمُ اللّٰهُ * تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو
 اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 انھابیسویں سنیبارہ سورہ حشر میں * وَمَا اَنْتُمْ بِالْمُرْسَلِيْنَ
 فَاَنْتُمْ رَاۤءِ مَا يَمْشُوْنَ اور جو سے تم کو رسول ہو
 نے لو اور جسے منع کرے سو چھوڑ دو عن العالم کے سانوں
 باب میں ان آیتوں کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں سو ان نصوص کے
 یعنی ان آیتوں کے صاف صاف حکم کے بموجب دین کی راہ میں
 اصل اور مرآ اور مقصود اصلی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

حدیث امام اعظم رحمہ اللہ کو پہنچی اور بعد اسکے کہ حدیث کی کہ بنی نصیب ہو لیکن اس سب عالموں کا جمع ہونا ظاہر ہوا تھا اور گناہیہ طاہر ہو گیا کہ دو عالم پانچ سو سالہ اللہ عالم و عالم کا ہی ہوا اس مسئلہ میں کہ حدیث صحیح اور صریح جس کے معنی صاف صاف کھلے کھلے ہیں غیر صریح ہوا وے یعنی دوسرے سے سے گناہیہ نہیں بلکہ اس شخص میں اس قدر لیاقت ہو کہ صحیح صریح غیر منسوخ کو وہ خود پہچانتا ہو اور ظاہر ہی کہ اس قدر پہچانیے والے میں درجہ کمال باک بہد ر قوت اس سبب کی ہو گی ہوا سے ہی شخص کو فرمائے کہ اس مسئلہ میں کسی مجتہد کی اصاح کمرے کو کہ اس مسئلہ میں وہ خود مجتہد ہی اور مجتہد کو دوسری کی تقلید دوسرے نہیں مگر اس زمانہ میں ایسا شخص کسما ہی اور اہل حدیث کو پیٹ واپا جانے اور دل میں اس کی محبت رکھنے اور اس کی تطم کو لازم جانے کیونکہ وہ لوگ پانچ سو سالہ کے عالم کے حامل ہیں اور ایک قسم کا فائدہ پانچ سو سالہ اللہ عالم و عالم کہ مصائب کا حاصل کر کے مقبول صواب و صالحات کے ہوئے ہیں اور محملہ لوگ تطم اور تو قمر مجتہد و نکی بحوی حاتم ہیں اس کے جردار کرنے کے محتاج نہیں ہیں انہی • جن لوگوں کی استعداد فاسد ہی وہ لوگ صراط المستقیم

الہوتہ کے نو بیس بات میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 صحت کی علامات اور سایوں کا بیان کیا ہے سو اس میں سے
 ہم جائزہ چیکے بطور نمونہ کے بھوٹا سا لکھتے ہیں * چھہان مصمون
 مدارج النبوتہ میں فرماتے ہیں کہ علامات اور شایانِ نبوت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہیں اُن میں سے بہت
 بری شانی یہ ہے کہ اُنکی اتباع اور اقتدا کرنا اور اُنکی ہمت
 کو عمل میں لانا اور اُنکے طریقہ پر چلنا اور اُنکی چال سیکھنا
 اور اُنکی شریعت کے حدود پر پھرتے رہنا اور جسمِ جاننا اور
 اُنکے دین کے احکام سے نثار کرنا فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 دَلَّ اِنْ كُنْتُمْ بِحَقِّهِ ^{لَا} اِلٰهَ اِلَّا ^{لَا} اِلٰهَ اِلَّا ^{لَا} اِلٰهَ اِلَّا * تو پھر ابا آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اپنی متابعت کو دلیل اور شانی حد اُنکی صحت کی
 اور صحتِ خدا اور رسول کی ایک ہی اور لازم ہی ایک دوسرے کو
 مانتا ہوا اور صاف یسے صحابہ سے جو آثارِ محبت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے وارد ہوئے ہمارے اُن میں سے بھوٹا سا بیان یہ ہے
 کہ اُن کی لڑائی کے روز جب شور ہوا اور عل پر اکہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے اور بہت سی عورتیں مدینے کی چٹائی لگیں
 تب انصار میں سے ایک عورت اپنے بھائی اور بیٹے اور شوہر
 اور باپ کے ساتھ آئی جو سب مارے گئے تھے اور وہ عورت

سمرت یعنی خصامت اور چال کی پیروی کرنا ہی دس اور دنیا کے سارے کاموں میں اسوۃ مطہرہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا عادت کے جو کام ہیں سب کھانجے بابے سونے و عمرہ کے انکو عادت کر دینا ہی جب ان کاموں کو بطور مسنون کے ادا کرے اور روستن کرتا ہی باطن کو یعنی سب کو اور آسینہ کی روشنی سماعت یعنی بنک بختی اور ہوشی ہو نیکی واجب کر دیتی ہی اور یہ پیروی کرنا سب کو اپنا بندہ ہونا ماد و لا تا ہی یعنی شریعت کی پیروی کرنے سے بندہ اپنی تائیں بندہ جانتا ہی اور اُسکے نفس کا شرک دور ہو جانا ہی اور بدے کو ریاضت کے قبول کرنے کے نزدیک کر دینا ہی کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال مانکل ریاضت ہی ریاضت ہی ریاضت معنی گھوڑا کو فرمان بردار کرنا اور رنج کھینچنا بیان بہر مراد ہی کہ اسے محنت کے کام کرنا کہ نفس فرماں بردار اپنے مولا کا ہو جاوے اور جو شخص کہ چھوٹا ہو ابھرنا ہی اور بے قید زنا کرنا ہی ہوا سے عصائی کی پیروی میں کہ جو چاہتا ہی سو کرنا ہی اور شریعت کی تابعداری کو خاطر میں نہیں لانا اور حلال اور حرام میں فرق نہیں کرتا نو وہ شخص مانند چار پائے کے ہی [سماعت کہو جو ہم سے کہا ہی سو اسکو خوب یاد کر رکھو انہی * اور مدارح

اصحاب محمد کے محمد کو صلی اللہ علیہ وسلم اور حب مال و حبی اللہ
 عد کا جاں نیک سے لگاتے اُنکی عورت چلائی اور کہا وَأَحْرَاءَ
 ہائے برآعم ہی اور ایک روایہ میں ہی کہ کہا وَأَكْرَبَاءَ اُن
 برآعم ہی سے مال نے کہا وَأَطْرَبَاءَ عَدًّا اَلْقَى الْاَحِبَّةَ مَحْمَدًا
 وَحِزْبَهُ وَاِهْ كَمَا خُوسِي هِي كَلِمَةً مَلَقَات كَرِيْنًا هَمَّ دَهْ سَوِي كِي
 ج محمد اور اُنکے گروہ میں اَتَقَوَّان مضمون اور محبت نسبت کے
 دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی اور جس قدر نعمت کی اطلاع ہوتی ہی
 اُس قدر محبت کو قوت ہوتی ہی اور یہ محبت نعمت دہنے
 والیکہ احباب دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی اور یہ محبت حسن کے
 دیکھنے سے ہی پیدا ہوتی ہی قدر حسن کے اور محبت جو ہی سو
 محب کو سادعت کی طرف کھینچی ہی کیونکہ محبت بالذات
 متضمنی اتفاق اور اتحاد کی ہی یعنی محبت کے حب سے آدمی
 خود بخود محبوب کی موافقت کرنا ہی اور چونکہ سادعت محبت
 سے پیدا ہوں ہی اس حب سے محب کو طاعات اور عبادات
 کے بحالانے میں کچھ گراں اور نیچ ہو گا بلکہ اُس کے بحالانے
 میں قلب کو عدا اور رجوح کو آرام اور خاطر کو سرور اور
 آنکھ کو تھمتھک ہو گی اور ساری لذات سمائی سے اُسکو
 یہ طاعت اور عبادات کا بحالانہ ہر رگ معلوم ہو گا خصوصاً

پہنچتی رہتھی کہ انہیں سے کس کے سامنے آئی ہے اور انہیں
 سے جسکو رہیں بہرہ آدیکھنی بھی پوچھنی بھی کہ یہ کون ہی لوگ
 کہتے تھے کہ تیرا بھائی ہے اور تیرا باپ اور تیرا بھائی اور تیرا
 روج ہی وہ عورت اُن لوگوں کی طرف القات ہیں کہ تی تھی
 اور کہتی تھی پیغمبر خدا کہاں ہیں لوگ کہتے تھے کہ آگے ہمارے
 یہاں تک کہ گئی اور آنحضرت کے پاس پہنچی اور اُنکے
 کہہ کر بکا کیا رہ کر لہا اور کہا سرے ماپ اور ماآپ پر فدا ہوں
 یا رسول اللہ یہ سب لوگ جو مرے پاس لے گئی محکو کچھ ہوا
 نہیں جس وقت کہ آپ سلامت ہیں اور جب کہ کے لوگوں نے
 زندہ رہے اللہ عنہ کہ حرم سے ماہر نکالنا کہ اُنکو قتل کریں
 تب ابو سفیان سے عرب نے اُسے کہا کہ ای رید میں تجکو
 قسم دیتا ہوں کہ بھلا تو دوست رکھنا ہی کہ اس وقت میری
 جگہ پر محمد صلعم ہوئے کہ ہم اُنکی گردن مارنے اور تو اپنے بال
 بچے ہیں ہوتا ہے کہ اسے کہا کہ قسم خدا کی میں اس بات کو
 دوست نہیں رکھتا ہوں کہ اس وقت محمد ابی جگہ پر ہوں اور
 اُنکے ہاتھ میں ایک کا سا چبھ اور میں اپنے بال بچوں میں
 ہوں سب ابو سفیان نے کہا کہ آدھیوں میں کسکو بد بکھا میں ہے
 کہ کسکو ایسا دوست رکھتا ہوں جیسا کہ دوست رکھتے ہیں

ہنس سے حد مارا گیا تھا اور اُس سے کئی بار یہہ فعل واقع
ہوا تھا اب اُس کو بعض لوگوں نے لعنت کتابت آن حضرت
نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْهُ فَإِنَّهُ يَحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اُس کو لعنت کرو
۱ واسطے کہ وہ دوسرے کہتا ہی اللہ کو اور اُس کے رسول
کو اور یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ اصل محبت وہی مل اور
انذار اب ہی یعنی آنحضرت کی طرف جھکے رہتا اور کھینچے جا رہا
اگرچہ متابعت میں کچھ قصیر اور کمی ہو اور یہہ بھی معلوم ہوتا
ہی کہ گناہ کبیرہ کر سوا الا کام ہوسن ہی حسا کہ اہل سنت و جماعت
کام نہ ہو ہی و لکن حاسا چاہئے کہ عاصی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی
محبت ہمسند رہے کی ہر شرط اور قہر ہی کہ وہ عاصی گناہ ہو جائے ہر
نام اور ستر سند رہے یا اُس پر حد فایم کما چاوے تاکہ اُس کے
گناہ کو اتار دے بخلاف اُس کے کہ مسکو گناہ ہو جائے پر بد امت اور
مترسندگی ہو کیونکہ ایسے شخص کی واسطے یہہ خوف ہی کہ بار بار
گناہ کرتے کرتے اور اُس پر اصرار اور ہمت کرنے کرے کہ میں
طبع اور رس کے مرتبہ میں پہنچ جاوے یعنی دل میں مورچہ لگ
جاوے اور ہمارا دل سبب ہو جاوے اور اُس کے دل پر مہر
لگ جاوے اور اُس کا ایمان نکال لیا جاوے والعدا ماسہ
وہو ان مضمون اور آنحضرت صلعم کی محبت کی اس نیوں میں

صاحبِ آنحضرت کے سابقہ رہنے کا تصور کر لگا جیسا کہ حدیث میں
 آئی ہے اَحْمَدُ بْنُ سَمْعَانَ وَقَدْ اَحْمَدَنِي وَمَنْ اَحْمَدَنِي كَأَنْ مَعِيَ لِي النِّحْمَةَ
 جس شخص نے کہ زندہ کہا ہے، کمالاً یا سہری سنت کو ہیشک
 اسے محکو دوسرے رکھا اور جس شخص نے محکو دوسرے
 رکھا وہ شخص سہری ساتھ جنت میں ہوگا تو ان مصموں اور
 محفقت میں محبت آنحضرت کی پور اور روشنی ہی اور گناہ
 تاریکی ہی اور پور تاریکی کا دور کر نوا ہی ہے جسکو آنحضرت
 کی محبت ہوتی ہی اس کے پاس گناہ نہیں آتا اور علمائے کہا
 ہی کہ صیغہ کی متابعت سے افسل اور اشرف کوئی مقام
 نہیں ہی و لیکن ماننا چاہئے کہ یہ جو مد کو رہا سو محبت کے انعام
 میں سے برآقوی اور برآکمال قسم ہی اور اچو شخص متابعت
 کی صفت کے ساتھ موصوف ہی وہ شخص کامل المحبہ اور
 عالی مرتبہ ہی یعنی وہ شخص پوری محبت والا اور بلند مرتبہ والا
 ہی اور جو شخص کہ بعض امور میں متابعت کے نمائند ہی نو وہ
 شخص ناقص المحبت اور ذی الدرجہ ہی ہے وہ شخص محبت
 میں ناقص اور درجہ میں پچائی و لیکن محبت کے اصل نام اور
 اس کے ساتھ موصوف ہونے سے باہر نہیں ہی جیسا کہ آنحضرت
 نے فرمایا اُس شخص کے حق میں جو سہرا اب پہننے کے

اور حاضر ہاتھے ہیں اور ہمیشہ اُس درگاہ میں حاضر رہتے ہیں اور اُس
 سب سے زیادہ میں اُن لوگوں کو حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے
 ساتھ مشارکت اور مشابہت ہی کیونکہ بے لوگ آنحضرت کے
 احوال اور اعمال اور اقوال سے مطلع ہیں اور آنحضرت کی
 عصمت اور مجاہدیت اور مکالمات سے ہر ایک کے ساتھ خاص
 کسب گئے ہیں۔ یعنی انکو آنحضرت کی صحبت میں رہنا اور اُن کے ساتھ
 رہنا اور بات کرنا حاصل ہی اتنا فرق ہی کہ اُن لوگوں کو ماضی
 صحبت حاصل ہی اور ظاہری صحبت سے محروم اور جدا ہیں
 اور قبرِ شریف کے رازوں اور اُس ماک جگہ کے حاصروں کو
 حوالہ سے حاصل ہونے ہیں اور میں سے یہ ماضی صحبت کا حاصل
 ہو یا نہ ہو رگ قائمہ ہی اور فی الواقع جب دن رات ذکر
 شریف میں گد رگی نب آنحضرت کو اللہ تعالیٰ کے خالق کے
 ساتھ محال ہی ہیں موافق مصیبتوں اُس آپ کے * قَدْ كُرِّدِي
 اَدْكُرْكُم * اُن حضرت بھی اُن لوگوں کو یاد کریں اور صلوات
 درود جو براہِ سیار آنحضرت کے قرب کا ہی سوا اُس عالم شریف
 کا ہی ایک رگ سے نفل ہی کہ اُس نے کہا کہ عالمِ حدیث
 کے غمخیز کرنے اور اُس عالم کی خدمت کر سکی تری باعث
 اور سب خواہش دلا سوا الیٰ ہذا لفظ ہی * دل رسول اللہ

سے اُنکی ذکر اور یاد کی کثرت ہی یعنی اُنکو بہت یاد کرتا ہی
 ! بواسطے کہ بہت کرنا محبوب کے لواغے ملنے سے ہی
 مِّنْ أَحَبِّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرُهُ حُشْبَحْصَ کہ کسی پھر کو دوسرے رکھنا
 ہی اُسکا ذکر بہت کرتا ہی اور بعضے نے یہاں کیا ہی کہ محبوب کا
 ذکر ہمیشہ کر بہکو محبت ایسے ہیں اور یہ سعادت علم حدیث
 کی خدمت میں اور علم سبر ہے نوارہ نوری کی کتاوے کے مطابق
 سے حاصل ہوئی ہی اور علم حدیث والو کو اُس حساب کے مطابق
 ایک ایسی نسبت حاصل اور آسمانی مخصوص حاصل ہی کہ
 دوسرے کو حاصل نہیں ہی کہ ہمیشہ احوال اور صفات شریفہ
 ذکر اُنکی زبان کا اور ردائے جاہ کا ہی اور اُنکے احوال کی
 معرفت اور شناخت کے سب سے ایک تعین اور تشخیص
 اُنکی ذات باہر کا کہ وہ ذات باہر کات کسی ہی حدیث
 والو کو حاصل ہی اور ہمیشہ جمال شریف کا فائدہ اُنکی نظر
 میں ملتا اور اُنکی آنکھ میں کرآ رہنا ہی اور اُنکی صورت
 حلالہ کے ساتھ علم حدیث والے اُنکے ماطن کا ہر وہ مصبوط ہو تا ہی
 اور وہ صورت جیالیہ اُن کے ماطن سے تھیں جونی ہی اور
 جب آنحضرت کا نام شریف مذکور ہو تا ہی سب اُسکی اہمیت
 نہیں پائے ہیں اور اُس نام والے کو دیکھ کر ہر ماہر کہہ

ہم سنا ہو اور جس ار کا بیان اور حکم اپنے قدیم بزرگوں اور
 اُسنادوں سے جس نے کلمہ تو صد اور دین پایا ہی اس چکا ہی
 اور اُس امر میں سواد اعظم یعنی ہماری جماعت کا اور دین
 کے دیس عربین شریفین کے علما کا اُس پر اتقان پاتا ہی اُس
 امر میں اِس ہرگز نہ کہ سے بلکہ اُس امر میں استقامت رکھے یعنی
 اُس پر مضبوطی کے ساتھ شمار ہے دمایا اللہ تعالیٰ نے بارہین
 سپارہ سورہ ہود میں فَاَسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ سَوْفَ
 يَجْزِيكَ اللَّهُ فَجْزًا كَثِيرًا وَكَانَ اللَّهُ غَافِلًا
 یہ نما ایک مذہب کا احبار کرنا اور اپنے اپنے مذہب پر مضبوط
 رہنا اور وصو عین نسیم روزہ نما ریح زکوہ اور سارے احکام
 سترعی جو معروف ہیں کہ اُن کے بحالانے میں استقامت مطلوب ہی
 ہمارے تعزیتہ داری اور رسمی فائزہ کے حکام فائزہ رکھنا
 بھی جعلی ہی وغیرہ بے اصل رسموں کے جو ترکا پیدا ہوئے اور شادی
 اور عسی میں راجح ہیں کہو کہ ایسی ہی اصلی رسمیں نہ تو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور نہ اُن کے وارثوں
 اور تابعین سے اور نہ دین کے دیس میں ایسی رسموں کا
 نشان ہی کیونکہ ان رسموں کے نہ کرنے میں اتباع ہی العرض
 جو کام مشروع ہیں اُن میں کی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی

بِحَمْدِ اللَّهِ فَكَلِمَةُ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ * یعنی ہر حدیث میں نہ لفظ آتی ہی
 فرما بارہول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس لفظ کے
 سے کے ساتھ ہی اُنکی بات سننے کے شوق سے دل اُنکی
 صورت مثالیہ کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور بار بار یہ حال حاصل
 ہونے سے ایک طور کی باطنی صحت حاصل ہوتی ہی گبار نام
 مصموں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشا بنوں
 میں سے اُنکی توقیر اور تعظیم کرنا ہی اُنکے ذکر کی وقت میں اور
 خضوع اور خشوع اور انکسار پختہ حاضری اور فروتنی اور تواضع
 کا ظاہر کرنا ہی اُنکے اسم شریف کے سننے کے وقت اور حوصلہ
 کہ سب کو دوست رکھنا ہی اُنکا نام سننے سے فروتنی اور عاجزی کرنا ہی
 یہہ خاکسار کہہ سہی کہ اس مصروف نے یہہ معنی میں کہ عین عصہ کی حالت میں
 جب کوئی اُنکا نام سنا رکب لے مثلاً کہے صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ تَب
 فِی الصُّورِ عَصَہ تَقَعَّہَا ہُوَ حَاوِیْہِ اور کہے اللہم صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ جِیسا
 کہ یہہ عادت عرب میں جاری ہی یا صاحب کسی شخص سے سنا کہ
 اُس چیز کے کھانے سے یا اس کام کے کرنے سے آنحضرت نے
 منع کیا ہی نہ اُس وقت اُسکو رکب کرتے یا بھیجے سے تحقیق
 کرتا رہے بعد تحقیق کے جو سترعت سے ثابت ہو اُس پر عمل
 کرے اور یہہ اُس منام میں ہی کہ جب کہاں اور حکم کہہ ہی نہ

أَصَوَاتُكُمْ مَرَّةً وَفِي النَّبِيِّ أَمْرٌ أَيْ كَرَامَتُهُ أَيْ آوَابِ
 نبی کی آواز سے اور یہ آیت برآہتہ نہیں اور کہتے ہیں واجب ہی
 چپ رہنا اُنکی حالت کے برآہتہ وقت جیسا کہ واجب ہی چپ
 رہنا اُنکی حالت سے کے وقت اس مضمون کے بعد مدارج
 السوء میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام شریف
 سے کثرتاً پڑھا کر دے درود بھیجئے میں جو کلام ہی سوا اپنے
 بات میں آوے گا سو اس کلام کا لسی دین بات پر اس مہم
 کے وصل کے بعد کے ساتویں وصل میں جو فائدہ لکھا ہے اُسکا
 خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے کے
 کم میں اختلاف ہے کہ فرض ہے اگر تمام عمر میں ایک بار ہو یا سب
 سو بار یہ ہے کہ فرض ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر روز درود بھیجئے
 واجب ہے تعمیر بعد عد و عدس کے اور نہ سزا دہے یہ ہے کہ
 اُنکا نام تقریباً ۱۰۰ بار ہو اور درود بھیجئے واجب
 ہے اور علمائے اہل حق کہتے ہیں اور سوا اس میں اہل حق کہ لسی
 بات کا فائدہ ہی طحاوی اور ایک جماعت حدیثی و کوئی اور
 طبعی اور جماعت شافعی کہ اس میں سے اور قاضی ابو بکر
 بن العربی نے جو مالکیہ میں سے ہے کہا کہ یہ ہی احوط ہے اسکا
 رخصتی ہے ہر روز و لیلاً اور قہل و کمر کہ کہا ہے کہ اگر

انہیں کاموں میں استقامت کا علم ہی عوارف المعارف کے
 تیسرے باب میں فرماتے ہیں کہ ابو علی جرجانی سے ہو مو طالب
 استقامت کا اور طالب کرامت کرامت ہو اس واسطے کہ تبرا
 نفس خواہش کرامی کرامت کے طالب کرنے میں اور بنرارب
 تجھ سے استقامت طلب کرنا ہی اور یہ بات جو ابو علی مرحانی نے
 ذکر کیا سو نصوص کے باب میں برقی اصل ہی اور یہ ایسا سحر
 اور سحر ہی کہ اسکی تعینیت سے سحر سے سماک اور طالب
 لوگ عامل ہیں انتہی اور استقامت کے سحر و نکایان عوارف
 المعارف میں دیکھو اور صحابہ لوگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے وفات کے بعد یہ حال تھا کہ جو وقت کہ آنحضرت کا ذکر کرتے
 تھے روتے نہ اور حنہ کرتے تھے اور ان کے روئیں کھڑے ہو
 جاتے تھے اس صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت تعظیم اور ہیبت
 اور جلالت کے سبب سے اور ایسا ہی حال تھا نابین اور
 ان کے بعد والوں کا اور قتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب
 آنحضرت کا نام ستر لکھتے تھے تب روتے تھے اور نالہ اور
 اضطراب کرتے تھے اور عبدالرحمن بن مہدی کا یہ حال تھا کہ جب
 حدیث پڑھتے تھے تب لوگوں کو چپ رہنے کا حکم کرنے سے اور سورۃ
 صبرات کی یہ آیت پڑھتے تھے * يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْجِعُوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی لٹائیوں میں سے
اُس شخص کی محبت رکھنا ہی جو اُسے علاوہ رکھنا ہی اُنکے
اہل بیت میں سے امام اللہ علیہم اور اُنکے صحابہ میں سے جو مہاجرین
اور انصار میں رضی اللہ عنہم اور عداوت اور دشمنی رکھنا
اُس شخص کے ساتھ جو عداوت رکھتا ہی ان سرگئے ماحم
اور اُنکو گالی دیتا ہی اور جو شخص کہ کہہ دو سب رکھتا ہی تو اُسکے
دو سب کو دو سب رکھنا ہی اور اُسکے دشمن کو دشمن رکھنا
ہی اور فرمایا آنحضرت نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین
علیہما السلام کے حق میں یا اللہ میں دو سب رکھنا ہوں اُنکو سو
نودوست رکھ اُنکو اور فرمایا کہ جس شخص نے دوست رکھا
اُنکو سو اُسے ہائیک دو سب رکھا مجھ کو اور جس نے کہ دوست
رکھا مجھ کو سو بہت کہ اُسے دو سب رکھا اللہ تعالیٰ کو اور
جسے دشمن رکھا اُنکو ہائیک اُسے دشمن رکھا مجھ کو اور
جسے دشمن رکھا مجھ کو اُسے دشمن رکھا اللہ تعالیٰ کو اور
فرمایا حضرت فاطمہؑ را رضی اللہ عنہا کے حق میں وہ ہرے گوش
کی ٹکرا ہی عہہ میں لانی ہی مجھ کو وہ چیر کہ عہہ میں لانی ہی اُنکو اور
اُسامہ بن زید کے حق میں حضرت فاطمہؑ را رضی اللہ عنہا سے فرمایا
کہ دو سب رکھ تو اُنکو ای ہائیک سو اُسے کہ میں دو سب

کہیں کہ ایک مار فرض آئی اور اُس کا رنارہ کہنا واجب ہی اور
 ہر مار درود بھیجا مستحب ہی تو یہ بھی ایک صورت رکھنا ہی
 اور محب عاشق کے حال کے لائق یہ بھی کہ اس مستحب کو عامی
 واجب کے جاننے اور درود بھیجنے میں اپنی توجہ صرف اور کو نہاں اور
 مکی کرنے میں راضی نہو اور درود کے قائل و مکی اطلاع کے باوجود
 طالب سے بہت لعیب بھی جو درود میں یہاں ست کو شش کو
 خرچ نہ کرے اور باقی درود ستر حصے کے حصے قائل سے غائب میں لکھن
 گے انشاء اللہ تعالیٰ بارگاہ مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کی محبت نشانیوں میں سے اُنکی ملاقات کے شوق کا
 زیادہ ہوتا ہی کیونکہ سب حب اپنے حب کی ملاقات کو دوست
 رکھنا ہی یہاں تک کہ بعض عامی کہنا ہی کہ محبت کہتے ہیں سب
 کی ملاقات کے شوق کو اور اس واسطے صحابہ لوگ کا یہ
 حال تھا کہ جب اُنکو شوق بہت زیادہ ہوتا تھا اور اُنکو محبت کا
 جوش بہت زیادہ کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ملازمت کا قصد کرتے تھے اور اُنکے جمال کے مشاہدہ سے اُن
 بہت سارا یکی دوا کرتے تھے اور اُنکی ہمدردی کے ساتھ اور اُنکی
 طرف نظر کرنے کے ساتھ لذت اپنے تھے اور اُن صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کی ملاقات سے برکت لیتے تھے نہرہون مضمون اور

رکھتا ہی ان سب چیزوں کو حکو وہ محبوب دوست رکھتا ہی
 اور سب کئی عیسے صغار اور نابالغ اور تنوع تابعین کئی یہی
 چال نہی بہان تک کہ ساج چیزوں میں اور نفس کئی خواہش
 اور چاہت کئی جو نہیں بھی یہی حال تھا اس سن مالک ارضی اللہ
 عنہ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیار کے چاری
 طرف کد کو تاست کرتے تھے اس سبب سے ہمیشہ کد کو
 دوست رکھتے تھے اور حضرت امام حسن اور عبد اللہ بن عباس
 اور عبد اللہ بن عمر سب کے پاس جو آنحضرت کی خادمہ نہی
 آتے تھے تاکہ وہ اُن لوگو کو وہ کھانا طیار کر دے جو آنحضرت کو
 پسند تھا اُن کی مدد کی حدیث میں تمام قسم دیکھو پھر اُن
 مصنفین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیوں
 میں سے علما اور صالح اور سب کے منہ لعل کا دوست رکھنا
 ہی اور طاہلوں سے عیسے جو لوگ دینا کے سارے کام میں
 ہمہ ہار ہیں اور دین کے مسائل میں طاہلوں سے رہتے ہیں اُن
 طاہلوں سے اور فاسقوں اور اہل بدعت سے دشمنی
 رکھنا ہی اور جو شخص کہ اُنکی شریعت کے مخالف ہی اُس سے
 مخالفت کرنا ہی مابا اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دین میں پیارہ سورہ مجادلہ
 میں دَرَجَاتٍ مِمَّنْ يَوْمَئِذٍ يَلْبَسُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ

رکھنا ہوں اُسکو اور مارے اٹھکے کے حق میں فرمایا اُنکو نہ
 ہرگز شہر نہ بناو ایسے اُنکو رہا کہ ہر کوئی کہہ نہ سکتا کہ وہ شخص کہ دوست
 رکھتا ہی اُنکو سو میری دوستی کے سب سے اُنکو دوست
 رکھتا ہی اور جو شخص کہ عداوت رکھتا ہی اُنکے ساتھ سو میری
 دشمنی کے سب سے اُنکو دشمن رکھتا ہی اور جس نے ادا دیا
 اُنکو سو بیشک اُسے ادا دیا اُنکو اور جسے ادا دیا محض بیشک
 اُسے ادا دیا اللہ تعالیٰ کو اور جسے ادا دیا اللہ تعالیٰ کو ہر ایک
 ہی کہہ سکتے اُسکو اللہ تعالیٰ اور عذاب کرے اور فرما با کہ ایمان
 کی نشانی انصار کا دوست رکھنا ہی اور نفاق کی نشانی اُن کا
 دشمن رکھنا ہی اور فرمایا جسے دوست رکھا عرب کو سو اُسے
 میری دوستی کے سب سے اُنکو دوست رکھا اور جسے
 دشمن رکھا عرب کو سو اُسے میری دشمنی کے سب سے
 اُنکو دشمن رکھا جو دُعا ناصیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی محبت کی نشانی ہیں اُنکی امت پر شفقت کرنا ہی
 اور اُنکی نصیحت یعنی جبر و ابی کو لازم کرنا ہی اور اُنکے مصالح
 یعنی بھلائی کے کام کے دوست کرنے میں اور اُنکے فائدہ پہنچانے میں
 اور اُنکے شر کے دفع کرنے میں کوشش کرنا ہی اور حق و عدل
 میں جو شخص کہ کہہ دو دوست رکھتا ہی وہ دشمن دوست

پر آیا اور کھرا ہوا اور اپنے باپ سے کہا کہ تو اپنی زبان سے
 کہہ کہ میں سب لوگوں سے کمزور اور دانا اور ناقدر اور حویار
 رباہ ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب لوگ سب
 لوگوں سے رباہ عزت والے اور ورد والے ہیں اور اگر
 تو نہیں کہتا ہی تو میں نیز اس کا سا ہوں نہ اُس نے بتے سے کہا کہ
 تو سچ کہتا ہی اور ایسا کریگا جیسے میں نے کہا۔ اسامیٰ کرو دگا آخر کو
 اُس کی زبان سے اسامیٰ اقرار کر ایت چھوڑا اور حویار
 اور محضہ دو بھائی تھے اُس بس کا چھوٹا بھائی ایمان لا بانھا اور اُس کو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہود کے قتل پر حویار موقت
 میں برا مفسد تھا نعمات کباب اُس کے برے بھائی نے کہا کہ کیا
 تو اسے مرد کو قتل کر دگا کہ جسکی نعمت کے آثار سے ہم لوگوں کے
 بہت کی جرائی ہے۔ ہم لوگوں کے فوائد بھی ہی سے اُسے کہا کہ وہ
 کیا پھر ہی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درماد من کہ نکحو قتل
 کروں تو اُس ہی ساعت نکحو قتل کرنا ہوں تب اُس کا بھائی
 اُس کے پاس سے پٹا آیا اور دل میں انصاف کہا اور کہا کہ کیا
 اہل جہاد میں ہی حویار نے اختیار کیا ہی اور یہ سب محبت رکھتا ہی
 بعد اُس کے وہ بھی مسلمان ہوا اسولہماں مضمون اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی شایو میں سے محبت قرآن کی

اللہ ورسولہ واکو کا نوا اناء ہم او انماء ہم او احوالہم ا
ھینر بہم ط تو ہا و لگا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر او
پچھلے دن پر دوستی کریں ایسے سے جو محاب ہو اللہ کے او
اسکے رسول کے اگر جودے اپنے باپ ہوں یا اپنے بٹے یا اپنے
بھائی یا اپنے کھرانے کے اور ایسی جماعت اصحاب کی ہیں
رضی اللہ عنہم کہ اُن لوگوں نے اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی
رضا کو واسطے اپنے باپ اور بیٹے اور بھائیوں اور دوستوں کو
قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی درگاہ کے فخلصوں میں سے تھا اور اُس کا باپ منافقون کا
رُئس اور سردار تھا اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا کہ اگر آپ جاہننہ ہیں تو میں اپنے باپ کا سر لاؤں اور
جو کہ اُس منافق یعنی عبد اللہ بن ابی نے کہا تھالیں رَجَعْنَا إِلَى
الْمَاءِ مِمَّا سَخَّرَ حَسَّ الْأَعْرَابِ مِنْهَا الْأَدْلُ اللہ اگر ہم بھر گئے مدینے
کو نہ مال دیگا جسکا دور بھی وہاں سے ہے قدر لوگوں کو اور
اُس منافق نے اعرابی دور والے سے اپنی تسنیر مراد لیا تھا
اور ادل یعنی کمرور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کو مراد لیا تھا اور اس کہنے کے بعد مدسہ کطرف رجوع کیا تب
اسے یاد آیا کہ کورائے میں سمندر لئے ہوئے مدینہ کے دروازہ

عوب کے کلام سے عالا کہ محبوب کا کلام محبوب کے مقصود
 غائب اور انتہائی اور بہ پاک دلون کی صفت ہی جو ایمان
 نور سے روشن ہیں * بیت * جمال شاہد قرآن نقاب الجاہل بکسا
 کہ دارالملک ایمان را بہاد خالی از غوغا * اور حقیقت میں
 مصداق اور مبارک اور رسول کی محبت کی قرآن اور حدیث
 کی محبت ہی کیونکہ کلام محبوب کا محبوب ہی اور عیب اور بر
 اسوس ہی کہ ناچ باجہ اور کھیل نہانے کی محبت کلام اللہ کی
 محبت سے مراد ہو اور ایسا ہونا قسا دقالب اور خرائی باطن
 کی ستانی ہی ^{۷۱} سران مصوموں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی پوری محبت اور اُس کے کمال کی ستانی دینا پون
 زہد کرنا یعنی دنیا سے بے رغبتی کرنا ہی اور فقر یعنی
 محتاجی کا اختیار کرنا اور محتاجی کی صفت کے ساتھ موصوف
 ہونا ہی اور بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما
 ہی کہ جو شخص کہ محکو دوست رکھتا ہی اُس کی طرف فہر جلد
 مراد پہنچتا ہی اُس پانی کے ریلے سے جو آونچی طرف سے نیچتی
 طرف کو بہتا ہی اتنا ^{۸۱} سران مصوموں ان سب مصوموں سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور اُن کی محبت کی
 حقیقت کھل گئی اب یقین ہی کہ مومن کاملان سے

ہی کہ اُسکو دے اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہیں اور
 اُس قرآن سے دے ہدایت پانے والے اور ہدایت کرنے
 والے ہیں اور اُسکے موافق ابی جال بنایو الے ہیں صحا کہ
 حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کَانَ خَلْقَهُ الْقُرْآنُ اُکی حاتن
 اور جال قرآن ہی اور قرآن کی محبت اُسکی نیاوت کرماہی
 اور اُسپر عمل کرنا اور اُسکے سمجھے ہیں کوشش کرما اور
 اُسسین تدبیر اور غور کرما اور اُسکے حدون کے پاس تھہرنا
 یعنی اُسکے حد سے باورہ کرما اور سہل سُری رضی اللہ عنہ
 نے کہا کہ نشانی محبت خدا کی محبت قرآن کی ہی اور نشانی
 محبت قرآن کی محبت ہمسہر کی ہی اور نشانی محبت ہمسہر
 کی محبت حدت کی ہی اور نشانی محبت حدت کی محبت آہرت
 کی ہی اور نشانی محبت آہرت کی بعض عیسے دشمی دسا کی ہی
 اور نشانی بعض دیسا کی یہ ہی کہ دیر نہ کرے عیسے جمع نہ کر
 رکھے مگر وہ توستہ کہ اُسکو آہرت ہیں باورہ یعنی حد د
 دے اور یک کام ہیں عرج کرے کہ قیامت تک اُسکے ساتھ رہے
 اور عثمان رضی اللہ عنہ سے مروے ہی کہ اُھون نے کہا
 کہ اگر پاک ہون دین تو قرآن سے صبر اور آسودہ ہون ہوتے
 ہیں یعنی قرآن سے ہی نہیں بھر حال اور کیو کہ آسودہ ہوگا محب

دھوکھے کے مثل ستارہ کرنے میں اللہ جل شانہ کی کمال عنایت
 بہر ہی کہ سالہا لکھ فسات شرعہ اور ماہور است دینہ میں یعنی
 اپنے بندوں پر جسے احکام جاری کیا ہی ہے احکام میں نہایت آسانی
 اور حد درجے کی مہولت کی مراعات فرمائی مسلمان دن رات
 کے آٹھ بہر میں سترہ رکعتیں نماز کی تکلیف دہائی کہ ان صتر
 ہو کے ادا کر لیا وقت ایک ساعت یعنی ایک گھنٹہ تک بھی
 ۲۰ من پہنچائی اور اسکے ساتھ نماز میں قرآن پڑھنا جسد لا
 ہو سکے اسی قدر رہ کر کفایہ کیا ہی اور اگر قیام مسعد رہو تو
 ہاتھ کے ہر تھاد رست کیا ہی اور ہاتھ نہ سیکے بولیت کے
 ہر تھسے کا اسارہ کیا ہی اور جب رکوع اور سجدہ کر سکے
 سارا سے پڑھنا سکھائی اور طہارت میں یعنی وضو
 غسل میں اگر پانی کے استعمال کی قدرت نہ ہو تو یسمل کو اسکا
 حلیفہ اور جابہفام کیا ہی اور رکوع چالیسواں حصہ یعنی چالیس
 میں سے ایک قطر اور ساکن کو دنیا مقرر کیا ہی اور اس
 دینے کو واسطے بھی یہ قدر لگا دیا کہ جب مال پڑھنے والا ہو یعنی
 سونا چاندی جب نصاب رکوع کو پہنچے اور اچھر سال بھر گزرے
 اور انعام یعنی گائے بھی میں بکری بھرتی دینے اور اونت میں
 قید لگا دیا ہی کہ جب دے سب ہر کے کھانے ہوں تب زکوٰۃ

مضامین کے سنے کے بعد انبیاء حسرت میں جو مصروف ہو جاوے گا اور بدعت سے نفرت کرے گا اور اُس کو استقامت حاصل ہوگی اب انبیاء سب میں جو آخرت کے ثواب کے سوا اے مہولت اور آسانی بھی ہی پہلے اس باب کا بیان ہو حضرت شیخ احمد سہروردی محمد ربانی قدس سرہ پہلی جلد مکتوبات کے مکتوب صد و نود و یکر میں فرماتے ہیں عبادت الہی اور نجات سہروردی جیسے ہمیشہ کی نجات مربوط ہی یعنی علاقہ رکھتی ہی اور موقوف ہی سدا بہا کی مثال عدت پر صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیاتہ سبحانہ ظنی اجماعہم عموم و علی اخصاصہم خصوصاً اگر فرما ہزار سال عبادت کی جاوے اور ریاضتیں اور محنتیں سخت سخت اور محاہدے اور کوشش سخت سخت بجا لائی جاوے تو اگر وہ سب عبادتیں اور ریاضتیں اور محاہدے میں بزرگواروں جیسے نبیوں کی متابعت کے نور کے سانچہ میں اور روشن ہوں تو اُن کو ایک جو پر بھی حیدر ہیں کرے ہیں اور خواب میں کہ حسرت عفت اور بیکاری ہی سوان مقبولوں کے حکم سے جو ہمہ در میں جواب کرنے اور سورہ میں ہیں سو اس جواب کے سانچہ اُن ریاضتوں اور محاہدوں کو برابر ہیں تھرانے ہیں اور اُن کو بہت پر میدان کے سبب اور

مناسبت ہی ان دونوں میں رآفرنی ہی پھر اسکے ساتھ
جو فرق کہ حلال اور حرام کی رادے دونوں میں ہونا ہی موحدا ہی
اور پروردگار حل حلالہ کی رصامدی اور رصامدی کے
مبال کرنے سے دونوں میں جو تشریح پیدا ہوتی ہی موحدا ہی
اور ایک رشمی لباس کو جو حرام کیا نو کیا دہشت ہی کیونکہ
کسی قسموں کے ریب دار اور رینت والے کبر و مکو آسکی
عوص میں حلال کیا ہی اور رشمیہ لباس کو مطلقاً مباح کیا ہی جو
ابریشم کے لباس سے کہنے درجہ حرارہ کے بہتر ہیں سانہ
۱۔ اسکے ابریشم کا لباس عورتوں کے واسطے مباح کہا ہی کہ
اُس کا فائدہ بھی پھیر پھار کے مرد و یک واسطے ہی اور اس میں
حال سوتے اور چاندی کا ہی کو کہ عورتوں کا ریور بھی مردوں کے
فائدے کے واسطے ہی اگر کوئی ۱۔ صاف ششخص ماحود
۱۔ اس سے آسانی اور سہولت کے صاب کی اباع اور
پہرو کی کو سحر اور منہ ر حائے یعنی منہ کیل اور دشوار حائے
اور سنت کی پہرو میں اُس کو صحت سے عدرا اور حل اور
بہائے موحدا ہیں موحدا ششخص مرض قلبی یعنی دل کے مرض میں سلا
ہی اور باطنی بیماری میں گرنا ہی ۱۔ سکی دلیل یہ ہے کہ بہت
سے کا میں ہیں کہ تندرست لوگوں کو اُس کے کرنے میں برسی آسانی

فرض ہو اور تمام عمر بین ایک بار حج کو فرض کیا اسکے ساتھ اُسکے
فرض ہوئے واسطے شرط لگا دیا بھی کہ حرام اور احلہ یعنی
کھانے کا سامان اور سواہی کا مقدور ہو اور راہ بین اس بھی ہو
تب حج فرض ہو اور جو چیزیں مباح کیا ہی اُسکے دائرہ کو کشادہ
کیا ہی جارہو رہن نکاح کے ساتھ اور بستر می نمود بان جنسی
سہ مباح کیا ہی اور طلاق کر عورتوں کے مد لئے کا وسیلہ
کیا ہی یعنی وہ عورت مرد بین مسا دہر پا ہو اور گہرا ان ہو سکے
تب اس وقت طلاق سے دونوں کی مکمل آسان ہو جاتی ہی اور
کھانے اور پہنے اور لباس و غیرہ سامان بین زیادہ جزو نہ کو
مباح کیا اور رہو رہی پھر کو حرام کیا ہی اور حرام جو کیا ہی نو اُسکو
بھی سد و نکلی مصاحنون کی واسطے حرام کیا ہی اگرچہ ایک شراب
سبب مزہ پر ضرر کو حرام کیا ہی لیکن کہنے ہی سہا لون اور پہنے
کی پیرد کو جو پہنے بین خوش حور یعنی لہ بند اور مزہ دار اور ہر نفع
بین اس حرام مزہ پر ضرر شراب کی عوض بین مباح کیا ہی
لو تک کا عرق اور دار چینی کا مادہ جو دل میں قدر خوش حوری
اور مزہ داری اور خوشوئی کے لئے فائدے رکھتا ہی کہ
اُسکو کھان تک لکھیں جو پھر کہ اسح اور بد مزہ اور ہد بوے اور
بد حوی ہو سس ہر اور ہر خطر ہی اُسکو اُس خوش حو کے ساتھ کیا

امرومن کلر گو کے ساتھ ایک محاصرہ میں ہو یا ایک دہر خواں
 ہو یا ایک رکالی میں ہو کھانا پینا شربت میں در سے ہی اس سے
 جو شخص نعمت کرے مابجہ کا دل گھسا دے وہ دل کے مرض
 میں مبتلا ہی مامرومن کلر گو کا چارہ ہر آہنا در سن ہی فاسق
 ہو ماسفہی اگر اسکا کوئی شخص در سن بنے تو وہ دل کی
 بیماری میں گرفتار ہی ہوتی کارن جب ستر نعمت کے حکم کے
 موافق پاک کیا جاوے پاک کر کے بعد اُس میں کھانے
 پینے کو کب کا دل قبول کرے باوہ درد و حوص باتالاب یا اگر سے
 کا پانی نہ تک کہ اُس میں غائب کارنگ ہو مرہ آ جاوے
 پاک ہی اُس ہانی کو اگر کب کا دل قبول کرے مابیم سے
 پاک ہونے کو دل قبول کرے یا ایک شخص میں کی نہاد
 کی نہادیم ستر نعمت کی کتاب سے میں جامع المور کے موجود
 ہی سو ایک شخص میں کی نہاد کو اُس کا دل قبول کرے
 یا اپنے محار اور گھر کی مسجد کو چھوڑ کے عدس کی مار کیو احطے
 عہد گاہ میں جانے کو اُس کا دل قبول کرے یا ایک مسئلہ فقہ
 کی کتاب سے نکالتا ہی مگر اُس مسئلہ کی حدیث نہیں مانی
 یا قرون ثلث یعنی اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کیوست
 میں اُس مسئلہ کا نشان نہ تھا مگر فقہ کی کسی مدثر کتاب

ہوتی ہی اور وہی کا بین کہہ کر اور لوگو کو ترستے مشکل معامہ ہوتے
 ہیں اور مرض و بی سے مراد ہی آسمان سے یعنی اللہ تعالیٰ کے
 ہائیں سے جو احکام اُن کے ہیں اُن پر دیکھتے ہیں کہ ہونا ایسے
 لوگ ہر قسم میں کہ رکھنے ہیں سو نصیب ہیں کی صورت ہی وہ
 نصیب ہی کی حقیقت نہیں ہی یعنی ظاہر میں نصیب ہی ہے باطن میں
 نہیں اور اس کو نفاق کہتے ہیں نصیب ہی کی حقیقت کے حاصل
 ہونے کی تمام احکام سرے کے بجائے میں آسانی کا ثاب
 ہو جائے وہاں حُرْطُ الْقَتَادِ یعنی ہر قسم کے سبب ہیں وہی
 اور بھلے کو برا چاہنا ہی فرماتا اللہ تعالیٰ ہے چھ سو میں سے ہر
 سورہ شوریٰ میں * كَمَرَّ عَلَيَّ الْمَنُّ — كَيْسَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ *
 اللَّهُ نَحْنُ الْمَنُّ مَن يَشَاءُ * وَبِهِ يَكُونُ الْفَتْحُ مَن يَدْعُو *
 ہماری ہر ماہی شریک والو کو جس طرف نورانا ہی آکر اللہ
 چن لیا ہی اسی طرف جس کو چاہے اور راہ دیا ہی اسی طرف اُس کو
 جو رجوع لاوے اور مایام ہی اُس پر جو پسروی کرے سیدھی راہ
 کی اور اپنی اُور لازم کر لے مناعت مطلقہ کی طلب و علی آلہ
 والہاوات والینسابات آئینہ و آئینہ آئینہ * ۱ میں آخر کے
 مصنون سے معلوم ہوا کہ اگر شریعت کے ایک حکم کو بھی کسی
 آدم کا دل قبول کرے تو اُس کے دل میں نعمان کی بیماری ہی مینا

سب کام مدعت ثابت ہوتے ہیں مگر جس شخص کا وہ شخص
مستند ہی اُسکو اُس مدعت کے کام میں مہلتا دیکھ کے اُس کام
کے مدعت ہو بہو اُسکا دل قبول کرے مگر سے ملکہ دل نہیں سمجھے یا رہا
سے بھی کہہ کہ سچ ہی فقہ اور حدیث سے اس کام کا مدعت ہونا
تو ماست بہر ناست ہی مگر حضرت فلا نے بھی تو بہر سے باز گئے
اُنکے کام کو ہم کس طرح سے مدعت جاہل تو اس صورت میں وہ
شخص دل کی ہماری میں مگر ہمارے ہی کو ملکہ اس سب کا موکیہ کرتے
میں آسانی ہی اور کرتے ہیں طرح طرح کی شکل ہی اور ایسے
کا موکیہ ترک کرینکا حکم ہی سو اس سب کا موکیہ آسانی اُسکے دل نہیں
سخت مشکل مبارم ہوتی ہی اور اس آسانی سے اُسکے دلوں چہن
ہیں ہوی اور اس آسانی کے آلتے کام میں اُسکے دلوں سکس اور
چہن ہونی ہی اور یہ کہلا کہلا نفاق ہی و علی اہد القیاس اھیطرح
سے سارے احکام شرعی کے قبول نہ کرنے سے نفاق ناست
ہوتا ہی جس طرح سے کسی عورت کو پردہ میں رہنا اور پردہ
کا لباس پہنا مشکل معلوم ہوتا ہی تو اُسکا بھی یہی حال ہی اور
سنت کی اتباع کو مشکل جاننے والو کے حق میں جو اُس آیت کو
لکھا جو بشر کو ن کے حق میں ہی ذل سمجھی یہ وہ ہی کہ ایسے لوگ
نفس کے تابع ہیں اور نفس اللہ تعالیٰ کے مابقہ شرک

یہی اُس مسئلہ کا مستحق ہو مائیت ہوتا ہی طرح بعد
 ادا ان کے تسلیم کہ یہ کام عدت حسہ ہو نادر المتحار اور اُس کے
 حاشیہ رد المسخ نار سے ثابت ہی اور داخل بعض کو اسطے
 کہہ رہے ہو جائیگا مستحق ہو مائیت مدکور سے ثابت ہی
 سو اس مسئلہ کے حق ہونے کو اُس کا دل قبول کرے اس
 مضمون کی شرح و بیسویں مضمون میں اُن کی اثناء اللہ تعالیٰ
 بافقہ پر عمل کر سکو اُس کا دل قبول کرے تو اُس کے دل میں بیماری
 ہی یا ر روی فقہ اور حدیث کے حاکم صاف مدعت معلوم ہونا
 ہی میں بہرہ و پر روشنی کرنے اور شامیانہ کہہ کر آنے اور
 عرصہ کر کے یا سب کو صدقہ اور کسی نفی عبادت کا ثواب دینے
 کو اسطے جو تعلیم کے خلاف اور تعدیم سے زیادہ رہیں اور
 تو ارمے نکال کے اُس کا نام فاتحہ رکھ لیا ہی اور ان سب مدعت
 کے کاموں کی سند کہیں سے ہیں مانی نہ معنی کتاب سے نہ عہد
 معتبر سے اور جب تک لوگوں کی سائی ہوئی عبادت اس رسم
 فاسخ کو اسطے نہ پر تھی تاوی اور کوئی چیز نہ کہا پلا کے کہہ کہ
 یا اللہ اس کا ثواب نوافل انکو دے سب تک اُس کے دلوں میں
 اور چین ہیں ہوتی ہی تو وہ شخص دل کے مرض میں گرفتار ہی
 اور ایک شخص اس ہی کہ وہ سمجھنا ہی کہ شریعت سے ہے

* بیت * ۱۔ حکم شریعہ کے تحت جو روئے زمین خطاست * دیگر خون بہاوی
 مرید کی روایت * ۲۔ مضمون حضرت محمد و فد میں سرہ کے
 قول کی کبھی مائید اور شرح کرنا ہی صحیح ہی ہو سمانے ایک مت
 خودیوانے سو مت ۱۔ سطر سے اُن لوگوں میں بھی چلنا
 کفر کی کوئی رگ باقی ہی جو چھہک کو مانے ہیں باجیک کے
 آزار میں سب سنی با بعض بعض کفر کی رسم کرتے ہیں یا
 مانپ و غیرہ کے کاتے میں ایسے رسم سے چھڑوانے کے
 روادار ہوئے ہیں جس میں شیطاویکی دہائی اور مدد مانگنے کی
 لفظ ہوتی ہے ماعر اللہ کے پوجنے کی چر کے متانے اور پوجنے
 میں یا کسی حال شرع و غیرہ حکم شرع کا جاری کرنے میں ماعقائد
 اسلام کے خلاف جو عقیدہ رکھتا ہی اُسکے کارکنے میں درتے
 ہیں کہو کہ یہ اسماءت نہیں ہی ملکہ اسماء کے یہ سے
 ہیں کہ عمری جوابک درخت تھا اور اسکو بنو عطفناں پوجنے تھے
 اور اُسکے پاس ایک گھر سا لبا تھا جب اُسکے پوجنے کو حالہ
 ابن ولید رضی اللہ عنہ گئے سب اُس میں سے ایک رہنا لکلی
 اُنھوں نے اُس گھر کو بھی نورا اور اُس رہیا کو بھی قتل کیا اور
 اُس درخت کو بھی جلا دیا جب آنحضرت کو اسماءت کی خبر دیا
 تب آنحضرت صا اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکا شیطان

ہوئے جاہتا ہی اور نقص پر شریعت کی ماعداری تری بھاری
 ہی اور نقص کے اسی شرک کے نوآئیکے واسطے ہی لوگ
 بھیجے گئے اور سرِ عدتیں مندر ہوئیں جو لوگ شریعت کے
 حکم کو قبول نہیں کرتے اور اپنے نقص کے حکم کو قبول کرے ہیں
 جو مشرک ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شریک دوہر کو تھہرا ہے ہیں اور
 ابنو قریطہ کے قتل اور حوری ہیں حوالی مرید اور ربیر حواری
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخصی اللہ علیہما تمام رور اور
 تھوڑی سی رات ناک مشغول ہے اس قصہ کے نقا کے بعد
 مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں اور بعض طبعین ناقص اور تیرہ ہی
 اسی ہیں کہ سب جہاں کے ماکہ مار کے ملک ہیں رہنے اور
 انکی ہمسایگی کے سب سے کوئی رگ کہہ کر کی ابھی تک اُس میں
 باقی ہی کہ اُس سب سے خود رزی کا کردہ اور ماحوش رکھا
 انکی طبیعت میں بیتہ گہا ہی یہاں تک کہ اگر انکو کوئی شخص
 ذبح کریکی نکال دے تو دمج کر سکیں گے اگرچہ حاور مردار
 مر جاوے اور بعض درویشوں میں بھی یہ مضمون دیکھا جاتا
 ہی شاید کہ انہر اساکوئی حال دار دہوا ہو کہ اُسکے سب سے
 انکو سدور رکھ سکیں ہیں و لیکن بہ مات بعیر آہر س
 کسبدر جہاں کے نہیں ہی اور جہاں سدور ہی اتباع طاہتی ہی

بھی سو ہم۔ بجالا دیگے اُسکے مرے کے بعد اُسکے جلائی تہ میر کا حکم
 بہن تو ہم سے نہایتی مات کا خیال کر کے اپنے عقیدہ کو کسوا سطے
 صرا ب کرین جزا ہر اللہ نہائی جرا احمر اور عقل ہی کہ سوا ر مدکا
 ابک جو ان دن کے خوش کے سب سے ایک نہر لیکے ست
 تو تر نہایت حائے بین گھسا اور داہنہ ہاؤہ سے اُس سے کو
 تہر مارا اُس یوقت اُسکا داہنا ہاؤہ ہنہر ہو گیا اُس نے کہا اے سعید اللہ
 بہ کو کہا طاقت ہی جو میر سے اُس کو ہنہر کرینگا جو کرما ہی سوا اللہ
 کر تا ہی ہم سے کو تو تر سے بہر پھر ہو ترینگے پھر بابین ہاؤہ سے
 بہت کو ہر مارا باباں ہاؤہ بھی ہنہر ہو گیا تب کہا اس سعید اللہ
 بہ کو کہا طاقت ہی جو کرما ہی سوا اللہ کرما ہی ہم بانوں سے اس
 بہت کو تو ترینگے پھر داہنہ بانوں سے بہت کر مارا وہ بھی ہنہر
 ہو گیا تب کہا اس سعید اللہ ست کو کیا طاقت ہی جو کر تا ہی سو
 اللہ کرما ہی ابھی باباں بانوں تو ہی ہم اُس سے اس بہت کو تو ترینگے
 اور بابین بانوں سے سب کو مارا وہ بھی ہنہر ہو گیا تب کہا
 اللہ سعید اللہ ست کو کہا طاقت ہی جو کرما ہی سوا اللہ کرما ہی ہم صر سے
 بہت کو تو ترینگے پھر صر سے الا اللہ کہہ کے ایک تھکر مارا بہت بھی
 چکے چور ہو گیا اور اُسکا ست بانوں بھی درست ہو گیا سبھاں اللہ
 کیا اسما ست ہی اُسکا واسما ست کہتے ہیں اسی مضمون پر

مارا گیا اب وہ قباست تک نہ پوجا جادو بگا اور لٹل ہی کہ ایک
 قاصی متہ بن کے پاس ایک درویش آنا اسکے لب کے بال
 طاف شرع برہے نھے قاصی نے کہا کہ تو اپنے لب کے بال کتر دال
 اُس نے کہا سرے بال زندہ ہن قاصی صاحب نے کہا آء صرف
 صاعم نے حکے واسطے عمو ماگ فرمایا ہی کہ کم کرو سو بھون کو اور
 چھوڑ دو دار تھی کہ سو بواپنے مو بھو کے مال کتر دال اُس
 درویش نے مانتا قاصی نے اپنے ایک بیٹے کو حکم دیا
 وہ مقراض لیکے گبا صاحب اُسکی مو بھو کمر لے چا تبا درویش
 نے اُسکی طرف نگاہ کیا فی الفور وہ مر گیا قاصی صاحب سے
 دوسرے بیٹے کو بھیجا اُسکا بھی ایسا ہی حال ہوا اسی طرح سے
 قاصی صاحب کے آٹھارہ بیٹے جو ان اور عالم مر گئے قاصی صاحب
 خود مقراض لیکے اُتے اور درویش کو بھوٹا اُسکے سید پر
 بانیہ کے اُسکے مو بھو کے مال کتر دال بالوں میں سے خون جاری
 ہوا مگر قاصی صاحب سے بعبر کترے بھوڑا جب قاصی صاحب
 حکم شرع کا بجلا چکے تب درویش نے کہا کہ اگر آپ مراد بن
 تو آپ کے سب بیٹے مردہ ہوں قاصی صاحب نے کہا ہمارے
 بیٹوں کو اللہ تعالیٰ سے مارا ہم کو ہر کرا عقدا نہ ہیں کہ توے مارا
 اور یہ بھی اعتقاد نہیں کہ توجلا و بگا نو مردہ کے ہمہ سز تکفین کا جو حکم

کہ دے لوگ جنات کے قائل ہیں نہیں تو کسی کبھی تری تری
 حویلی میں حسین لوگ جنات کے رہنے کا ستارہ دلائے ہیں
 اکیلے بااچنے مال بچے لیکے رہتے ہیں اُنکے پاس سلطان پھیکا ماسی
 نہیں ملے ہو رہی کہ چورم و اکرم میں ورد ہو ہم سامان
 تو چورم میں ملکہ امان کے سب سے ترے کرتے ہیں
 ہم لوگ کسو اسطے درنگ اور حویلی کو کسو اسطے جو رہے
 جس حویلی میں جن ہوگا اُسکو بھگا کے ہم رہے گئے اسطے جسے ہست
 سی ماتین کتاب سے نکال کے عالم لوگ عوام کو سمجھا کے
 اُنکے عہدہ کو پاک کر کے استقامت کی نعتیں کر رہے اور جن
 یہ رہی کہ جسکو احاطہ حاصل ہی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے
 نہیں درمالے کہاں راد انہوی میں دیکھیں اور بھے جاہاں
 لوگ جو اعتراض کرتے ہیں کہ صاف و عہدہ کے نام لیکے انہوں
 کرنے سے جلد بیماری دفع ہو جائے گی اسکا کاسب ہی تو جواب
 اُسکا وہ مصمموں کو طبعی میں متبرک کاموں سے حاصر کر کے
 لکھا ہی اس ہی اور وہ مصمموں یہ رہی اور جانا چاہئے کہ انہوں
 بچھو کا ماساب کا یا نظر کا جب درسی ہی کہ اُس میں نام اللہ
 صاحب کا ہووے اور اُسکے معنی معلوم ہوں اور جس افسوس میں
 نام حق تعالیٰ کا نہوے اور اُسکی معنی بھی معلوم ہوں تو وہ انہوں

ساری مانو مکوفہ اس کرو مثلاً حنا کا آمیب ہو ماگھر بین یا آدمی
 بین شریعت سے ثابت ہی مگر اُسکے دفع کے واسطے قرآن شریف
 پر آہایا اداں کہنا بھی ثابت ہی اور دعائیں بھی ہمارے دس بین
 موجود ہیں اور جہات کا آمیب بھی بہت کم ہوتا ہے جس کوئی
 دس در عالم پہنچائے کہ یہ جہات کا آمیب ہی تو ابد ہو سکتا ہے
 اور جس ہی کہ وہی عالم دہائی شروع سے اُسکو دفع بھی کر دے گا
 تو اپنی رائے سے دس اس کرنا اور ہر ہمار کو آسب اعتقاد
 کرنا اور ماد جو دہائی شروع کے ہر اعتقاد کرنا کہ حنا کو
 بعض عامل کے کزن دفع کر سکتا ہے اور عوام لوگ عامل کو
 حنا سے ہر جو بعض بعض عمل خلاف شرع کو عمل چن لانا ہی اور
 جہا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے مدد مانگا ہوتا ہے
 دس اور صرف حائل اور میکائل اور اسرافیل اور
 عررائل علیہما السلام وغیرہ کے نام سے مدد مانگا ہے
 یا حضرات کرنا ہی اور حنا کو حاضر کرنا ہی تو اس اعتقاد رکھنا
 بھی استقامت کے خلاف ہی اور حقیت یہ ہے کہ اکثر
 دس اس سے آمیب کا خوف دس جس جسم حنا ہی اور استقامت
 والے کے پاس آنے سے حنا بھی دہرتے ہیں دیکھو انگریز
 لوگ بادو دیکھو اُنکو استقامت نہیں ہی مگر اس سے

باطن سے کیا عارف ہی حق تعالیٰ اس اعتقاد سے اُن کو نور نصیب
 کرے ہر ارواحِ سامان اس مرضِ بین اور اس طرح کے وہم
 بین گرفتار ہو رہے ہیں بلکہ بہت تک درجہ پہنچا ہی کہ اگر کوئی ہندو
 اُسے کہے کہ تم جاپ اور بات کرو تو تم ابھی ہو جاؤ گے تو اُسکے
 بھی کرنے کو موجود ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ کافر ہو دینا
 تو وہ کریں والا ہو دینا گناہ من گناہ کام ہی با اللہ اور یہ ہیں سمجھتے
 ہیں کہ کفر کریں والا اور کفر کروا ہوا اور کفر پر راضی ہو نوالا لے
 سکے سب کفر بین ہر اس میں اور اس طرح اچھے لوگ۔ نظر کے
 واسطے اور بیماری کے واسطے طبی بھی اور صحتی جو راہ بین
 اُتار کر کے رکھوائے ہیں اور بعضے لوگ حشک اور دہی
 ترا سے بین اُتار کر کے رکھتے ہیں اور بعضے کالے کتے کو دھو دھاکر
 کھلاتے ہیں اور انکے سوای طرح طرح سے اور دواہیات کرتے ہیں
 جس سے بیمار کو چاہئے کہ ان باتوں سے پرہیز کریں اور کسی
 مدد دیں اور چاہیں کہ بین۔ آحاد میں اور نظر و عیو کے واسطے
 وہیں علاج کریں۔ شرع میں درست ہو عداۃ سے مبرا رہنے اور
 ی. بی. کے گے بین کوئی گدہ، سدا دیکھا اُس سے پوچھا کہ یہ کس
 گدہ، ہی بی بی سے کہا کہ میں نے آنکھ میں دکھ رہتا تھا میں دور
 سے فلاں یہودی نے یہ گدہ، مجھے سادیا ہی اُس دور سے

کرادرست نہیں ہی گہو کہ حوت ہی اُس میں کفر کا گہر: بعضے جاہل
یہ کام کرنے ہیں کہ بعضے اُمون کو کہ جس اُمون کے متھے معلوم
نہیں ہیں حق تعالیٰ کا نام پاک اُس سے ملا کر ہر تہا کرنے ہیں نا
کہ لوگ جانیں کہ اسے یہ افسوں اسے کے نام سے کیا ہی سو
ہر گرا سطر ح کا افسوں سماں کو کرا پھاہئے کہ وہ ست طمان کا
معمول ہی کہ ہمار ی کی شکل بنا کر آدمی کے بدن میں گھس جاتا
ہی اور بعضے وقت بچھو اور سانپ بن کر کات کھا مای * پھر
جب اُسکے نام کے افسوں اور مستر بر تھے جاتے ہیں تو اُسکے بدن
سے نکل جاتا ہی اور حوش ہونا ہی اور کہنا ہی کہ ہلا مہرے نام
کے دکر کنوا لے بھی جہاں میں ہیں اور یہ کہ کمال سے مروتی ہی
کہ وہ لوگ ہرقت مہر امام جہا کریں اور سر سے بھارت ہتے
رہیں اور میں اُسوقت بھی اُنکے کہتے سے نہ ہت جادون: بس
اصحق لوگ جانے ہیں کہ فلائے جاں سے اور اُسکے افسوں
کر لے سے ہمسکو بر آفاؤد ہو ای جہاں تک کہ ہمار سے جور و بچے اچھے
ہو جائے ہیں عرص اعتقاد اُنکا اُن افسوں گروں ہر کابل ہو جاتا ہی
جہاں تک کہ اُنکو ظاں اور ہر رگ جانیے ہیں اور اہل حق کو
باطل اور صھو تہا کہتے لگتے ہیں بلکہ بعضے وقت آس میں بیہر
کہ کہتے ہیں کہ بچے عالم لوگ طاہر کا عالم پر تھے والے ہیں اُنکا عالم

مکو اس سے کچھ کام نہیں اور میں اُس طرف التفات نہیں کرتا چونکہ دنیا کے کام کی تعلیم کی واسطے بھیجے ہوئے گئے تھے لہذا واسطے یہ بات فرمایا اور نہیں آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے دانا تر ہیں دنیا اور آخرت کے حارے کام میں یہ مضمون اشعۃ اللمعات میں باب الاعضام یا الکتاب والسنۃ میں دیکھو اور قرآن شریف میں جو کچھ ہی اور آحضرت کے اور صحابہ کے قول میں تقریر میں جو کچھ ہی سب آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی اور شریعت اور طریقت کے مجتہد اماموں نے جو اجہادی سنائے لکلائی وہ بھی آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی کیونکہ وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور نائب ہیں اور انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اختیار دیا ہی اور وہ کی معتبر کتاب میں جس کام کو مدعت حسہ لکھا ہی تو اُسکو فقہائے موافق اصول اور قواعد سنت کے پا کے اور سنت پر قیاس کر کے مدعت حسہ لکھا ہی اور یہ بات اشعۃ اللمعات میں باب الاعضام یا الکتاب والسنۃ کی پہلی فصل کی اذہری مدیت کی شرح میں دیکھو تو سرسب کو فقہائے مدعت حسہ لکھا ہی اُسکو مدعت مذمومہ کہنا درست نہیں کیونکہ فقہاء کا

میری آنکھ ابھی دکھائی ہی وہ اللہ نے کہا کہ شیطان میری
 آنکھ میں گونج دیتا تھا اب تم سے اس نے شرک کر لیا اس
 دور سے پھرے ماس میں آنا بس لازم تھا تم کو کہ تو وہ
 کہتا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرے ہے * اَذِہِبِ الْبَاسَ
 رَبِّ السَّامِیِّ وَاشْفِ اُمَّ الشَّامِیِّ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاؤُ
 لَا یَکْذِبُ رَسُوْلُہٗ اَنْتَی * وہاں مضمون اب تعلیم اور غیر
 تعلیم کی حقیقت سنو وہ یہ بھی کہ جس امر کی تعلیم کہو اسے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کا وہ امر
 دین کا ہی اس کی تعلیم میں آنحضرت سے کچھ باقی نہ کھایا تک
 کہ بیت اب اور بایا ہر پھر نے کا طریقہ بھی تعلیم کیا اس میں
 تعلیم کا بیان فقہ میں کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المبراث
 تک ہی اور مقام اور نصوص بلکہ تفسیر بھی فقہ میں داخل ہی
 سو فقہی مسائل میں تعلیم کے خلاف اور تعلیم سے زیادہ کچھ
 کرنا عوام ہی اور اس کو مدحت کہتے ہیں اور جس امر کی
 تعلیم کیو اسے ان کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا وہ امر دین کا ہی
 جیسے راعب اور دہری گری اور باورچی گری کرنا وغیرہ
 ہی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اختیار دیا
 اور فرمایا تم لوگ دانا یاد ہو اپنے دنیا کے کاموں میں

ساتھ قرآن شریف پر ہمارا اداں دیا جیسا کہ عربین شریفین میں جاری ہے غرض ہم لوگوں کو لازم ہی کہ اپنے علم کو صرف تک فقہ کے موافق ہو مدثر عابین اور یہ حاکم اور بہت سے آدمی کو حایک ساتھ قرآن شریف پڑھاتا ہی تو نہ ہند کے اسی قول بموجب کہو نیک ہمارا یا سو آدمی کو ایک ایک کر کے مدق دیا بہت مشکل ہی اور مد بہ سورہ کے لوگ جس کام پر اجماع کریں اُسکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدت کہا ہی اُس مسموں کو مدارج النور میں سند کے ساتھ لکھا ہی تو یہ بھی تعلیم میں داخل ہوا سو اُن سب تعلیمی کاموں میں زیادہ کم کرنا در سب زمین جیسے دعو میں کہیں تک دھو ہیکی تعلیم ہی اُس میں کسی زیادتی درست نہیں اور دعو میں دعو کے دھونے کا کم مقصد اور ایسا ہی اور زیادہ مقصد اور بنی مار نو کسا ہی پانی کم ہو ایک مار سے کم دھو مار سب نہیں اور کتنا ہی پانی زیادہ ہو تین بار سے زیادہ دھو مار سب نہیں بامہت کو کسی بجائے علم کے ثواب چھپائے کی اس قدر تعلیم پائی عاقبت ہی کہ یہ صدقہ عالمیک واسطے ہی ہے اسکا ثواب عالمیک واسطے ہی یہ مسمون ہمارا اور مادی عالمگیر اور ردالمحتار اور شرح عقائد سنی اور مدارج النور اور یہ حدیث کی

لکھنا نہیں۔ موصوفہ صائمہ کی تعلیم ہی گو کہ ہم اُسکی دلیلیں بناو سن
 اور دلیلیں بنانا ہمارے علم کا قصور ہی اور گو کہ فردن نذرہ عیسے
 اصحاب اور تابعین اور تابع تابعین کے رہا پرکہ بعد وہ کام ظاہر
 ہوا ہو جیسا کہ ادا ان کے بعد سائبہ کہنا سات سو لاکا سہی ہجری
 مین ظاہر ہوا اور اُسکو درالمحار اور ردالمحتار مین مدعت
 نہ لکھا ہی مدعت نہ مین جو نکر رسول اللہ صائمہ کی تعلیم کا
 اثر بنانے مین اس واسطے آسکا بھی ادب کرتے ہیں جیسا کہ یہ
 معصوم ہوں ہم آدہ لکھ جائے جس مقام مین یہ ثابت لکھا ہی سن کہ سنم
 کے نرم تو باشد ہو س مرا الخ * اور اہل سنت و جماعت کے
 عقائد کی کتاب تہذیب مین لکھا ہی لیکن مدعت نہ جس طرح سے ہر
 سے آدمی کا جمع ہو کے حیافت اور عما کے ساتھ قرآن شریف کا
 ہر ہمارے تک کہ قرأت کے حد سے باہر نہ نکل جاوے اور
 قرآن شریف کا ہر آدمی کا جمع ہو کے ہر ہمارے یعنی ہے
 سیاق اور عما کے اور تیس بارہ قرآن شریف کا لکھنا اور
 ادا ان کہنا عما اور سیاق کے طور پر جب تک کہ ادا ان کے
 حد سے باہر نہ نکل جاوے تو یہ مدعت ہی لیکن دونوں کام
 مدعت نہ ہی کہ تو کہ نہ ہو واجب نہیں کرتا ہی انتہی * سیاق
 کے معنی ایک روش پر ہر ہمارے یعنی لیس مقرر کر کے اُسی لیس کے

فقہ کی مشہور کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ وہ عید فتنہ کر دے ابی رابعہ
کو ہرگز جان نہ دے تاکہ حرام میں ہر آنے سے محفوظ رہے یہ سوان
معمون مسلمان بھائی ہوا اوصاف کرد کہ یہ سب مصائب جو مذکور
ہوئے اگر بے سب مصائب کہہ سکیں۔ یہ آدین تو بقیں جانے
کہ دین اسلام کے سوا اور اہل سنت و جماعت کے سوا دوسرے
دین اور مذہب کی رگ ملا شہرہ اُس کے دل میں باقی رہ گئی
ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعالیسی ما تو بہر
جانا جسکو مشکل معلوم ہو اور سنت کی پیروی
میں اُسکو ہمت سے عذر اور حیلہ سو جھین
تو وہ شخص بلا ستہ دلکی بیماری میں گرفتار ہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بس میں جو کام در سب بھی جیسے ذبح کرنا
اُسکو جو شخص مکر وہ جانے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جو اُنکے
دیں میں حلال ہی جیسے گائے کا گوشت کھانا اُسے مکہ کا دل
گھنا دے یقیناً جانے کہ ابھی تک اُسکا دل پاک نہیں ہوا
اور ہر آنے سے شرم کی بات ہی کہ چہار لوگ اپنے دین کی حیثیت
کے سبب سے مردار اور سور کھانے میں ہنس گھساٹے اور
نہ کسی سے ستر مانے ہیں اور تھگ لوگ اپنے دل کی حیثیت
کے سبب سے مادی حون کر نیکو مکر وہ نہیں جانے تو ہم لوگ

کما جون میں دیکھو تو اس امر میں تعلیم سے زیادہ جو کرے گا سو درست ہوگا۔ اسی معصوم ہر سارے مسلمان کو قیاس کرو اب جو کوئی شخص مذہبی کام میں تعلیم سے زیادہ کام نکالے تو دب تک اس کام کا منقول ہونا نکتہ نمبر سے سب تک وہ نکالے گا۔ کام حرام ہی اور جو کوئی اس کام کا منقول ہونا نکتہ نمبر کے ابی عقل سے دوسرے دوسرے منقول کام پر اپنے نکالے ہوئے غیر منقول کام کو قیاس کرے اور اس نکالے ہوئے کام کرے گا۔ مواد سے تو حرام ہی جیسا کہ قول اسدیہ المفید میں محتارات النوارل سے لکھا ہے کہ فتواد ما طال نہیں ہی مگر حکم کو احتیاط کا رتبہ حاصل ہو اور ایسا ہی حکم اس قدر علم حاصل ہو کہ ہمارے اقوال کے درمیان میں فرق کر سکے اور ان میں ایک کے قول کو دوسرے کے قول پر ترجیح دے سکے یعنی اس کو صحیح اور قوی کہہ سکے اور جو اس زمانے میں حالت کے سبب سے شریعت میں مقرر ہو گیا ہے سو حکم ہی کہ جس شخص کو ایسا علم اور لیاقت حاصل ہو کہ مسئلہ سمجھے میں اس کا تہیک سمجھنا زیادہ ہو اور جو کجا ما کر ہو نہ وہ شخص حکم کو فقہ کی معتبر کتاب سے نقل کر دے انتہی ہے اگر کوئی شخص فتو ابوجہ تو اس سے استناست کا جواب

ماتھم ان پر رگوں کو احوال اور سوا مید کے ساتھ منسرف کرین
 نو شرف عظم جاننے ہیں اور اگر احوال اور مواد انا دس
 اور سنت کے الامین اور عز بہت کے احوال کرنے میں
 بے لوگ سہی ہا دس نو اس احوال کو بے لوگ ہسد
 نہیں کرنے اور اس مواد کو بے لوگ نہیں جانتے اور اس
 ہستی میں سوا احوال کے کچھ نہیں جانتے اس واسطے کہ ہم ہیں
 اور جو گن ہسد کے اور فلا سفس بومان کے خیال دوری میں
 ظاہر ہے اور کاستھاب منالی سے جو عالم مثل میں عین عور
 اور خیال اور خواب میں کشف ہوتا ہی اور علوم توحید کے
 ہرے رکھے ہیں، لکس سوا سے خرائی اور سوائی کے اُسکا
 مینسج ہاں رکھے اور سوا سے لہ اور دور میں اور محوم
 رہے کے اُنکو کچھ ہیں مانا انہی احوال کے میں دل کے مال
 مثل محبت اس حوالہ سے وغیرہ کے اور مواجید وحد کی
 جمع ہی اُنکا ہاں را دالتوی میں دیکھیں اور بنو دواس
 دس و کامین فرماتے ہیں اور اس طریقہ علم کے بزرگوں نے
 احوال اور سوا مید کو نافع احکام شریعہ کے کیا ہی اور ادواق
 اور سارے عین دوقوں اور معرفوں کو عادم عادم دسہ کام مقدر
 کر کے خواہر نہیں شریعہ کو لڑکے طور پر وحد اور حال کے نور

ایسے پاک دین کی تعلیم پاک کے دمج کو اس واسطے مکروہ جاننا
 اور دین اسلام کے حلال سے کوس واسطے گھسا دین اور اگر
 صحابہ کی سی اللہ رسول کی محبت اور استقامت نہ حاصل کریں
 تو ہمیں کونسا کام کہا اور شریعت اور طریقہ نعت کا یہی حلالہ
 ہی کہ مثل صحابہ کے بکے سامان بن حاد بن ابی اسلمی اور
 درویشی ہی صحابہ کی چال کے سوا اگر کوئی درویشی حائے
 نوہ درویشی نہیں وہاں فری ہی اور صحابہ لوگ سارے
 مرثون اور بیون کے مرشد کے مرید ہیں اگر وہ لوگ
 درویش ہیں تو ان کے ناموں کے مرید کہ نظم جسے درویش نہیں
 گئے اور نصوفہ من خواہاں اور سوا حید کا بیان ہی سوائے سمیع
 کہ دل کے بیان کہ ای کہ حوالہ اور وحد کہ اُسکی گواہی قرآن
 حدیث نہ دے سوا مائل ہی اور رند قیصر ہی عوارف الممارف
 وغیرہ ہیں ہر مضمون حاکم لکھا ہی اس مضمون کے تحت سمیع ہیں
 آجائے کیواسیے حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 کے کہتوب کہ ہم نقل کرتے ہیں دل لگا کے سو کہتوب دو یست
 و سی و ہستم ہیں فرماتے ہیں طریقہ نقشبندیہ کے ہر گون
 نے قدم اللہ تعالیٰ اسرار ہم متابعیت سبب سبب کا التزام
 اور عزیمت کو اختیار فرمایا ہی اگر اس التزام اور اعتماد کے

ذات مقدس پر نگاہ کے اعمیٰ ذات کی ذکر میں مشغول
 رہیں تاکہ معاملہ حیات کی طرف کھینچے اور کام حیرت سے
 جانے لگیں۔ یعنی اُس سبب کی معرفت سے اپنے تئیں حائل
 حائل اور حیرت میں برتاوی کمال معرفت ہی جیسا کہ اُدھر کئی بار
 مذکور ہوا اور یہ رہتی ہے اسی واسطے ہی اور مبتدی کی واسطے
 تو خود ذکر میں رہا کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 میں بہر آگے فرماتے ہیں اسی واسطے کہ ملاحظہ اسما اور صفات
 کا اسباب ہو مابقی کے احوال کے ظاہر ہونے کا باعث اور
 وحدون کے ہونیکہ واسطہ ہوتا ہے مابقی کے احوال اور
 ہوا جب میں باحوال ظاہر کا بہت ہی اور اشتباہ یعنی مشابہ اول
 ہم تکمیل ہو جائے باطل کا حق کے ساتھ اسی مقام میں بہت
 زیادہ ہے اسی واسطے وحد اور حال منقاری اور یہ ہوشی کی
 حالت میں اسی وقت کی سمجھ اور حرکات کا اعتناء نہیں ہونا اور
 اسے وقت میں اکثر آداب سرعی کا لحاظ نہیں رہنا جیسا کہ
 ابو طہر رضی اللہ عنہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی
 لگا ہوا تھا سو غار کی حالت میں اُس حوں کو بی گئے تھے اگرچہ سبب
 منسوب ہو بلکہ اُنہر مواحدہ نہیں ہی مگر سکون کی حالت جس میں
 آداب سرعی اور اتساع صفت کے التزام کا بالکل لحاظ رہتا

اور مویر کے ساتھ عوض نہیں کرنے ہیں اور ساتھ ترہات یعنی باطل مات صودہ کے مترور اور مرقہ نہیں ہوتے ہیں اور جو احوال کہ مسوہات شرعہ اور حدت سزا کے خلاف کے لکاب سے حاصل ہو اسکو قبول نہیں کرنے اور یہیں جاہن ہیں یہی سب ہی اکہ سماع اور رقص کو درست نہیں کہنے ہیں اور ذکر جہر کی طرف متوجہ نہیں ہونے لگتی * اس مات کی حقیقت یہ ہے کہ نقشبند بہ طریقہ کا اصل مقصد سکون ہی جس میں آداب شرعی اور اتباع حدت کے التزام کا بالکل لحاظ رہتا ہے اور حد اور حال مایہراری اور مایہوستی کی حالت میں اس وقت کی سمجھ کا اعتبار نہیں ہوتا اور ایسے وقت میں اکثر آداب شرعی کا لحاظ نہیں رہتا اور حد اور حال میں احوال خطا کا بہت ہی اور استثناء باطل کا حق کے ساتھ اس مقام میں بہت زیادہ ہے! اسی مصمون کو حضرت مجدد قدس سرہ نے اس مکتوب مذکور میں فرمایا اور مکتوب دویمت دست و چہارم میں فرماتے ہیں ایسے کام پر متوجہ رہیں یعنی اللہ سبحانہ کی ذکر میں لگے رہیں اور اللہ تعالیٰ و نعتہ سے کے اسم ذات کی ذکر میں لے ملاحظہ اسما اور صفات کے استعمال کریں یعنی اسما اور صفات کا ملاحظہ کر کے صرف

اس صفت سے اس ملک میں کہیں مصر نہیں اور یہ جمعہ کی شرط ہی
 اور اس صفت میں وہ لوگ سارے اہل مسیت و جماعت کے
 خلاف ہیں تاہم یہ ملک دارالاسلام میں اس مضمون کو
 نسبتاً آسان اور سہیل کر سہہ میں دیکھیں اور اسیر اور
 قاضی بھی موجود ہیں اس مضمون کو جامع الرسور اور عراق الملاح
 میں دیکھیں اور لکھنؤ سے انکار کرنے میں اور مرد ہونے
 سے منع کر کے ہیں اور ہم میں اور جمعہ پڑھنے والے اور مرد
 ہو یا لے کو کار کہنے ہیں اور انہر مانوں میں انکا عہدہ خارجہ کا
 ہی چاہئے ہمارے کو ظفر کے ہیں ان کے سارے کی رہیں پڑھے
 باوجود کہ ان دونوں گروہ کار دیکھنے سے ان کا آچکا ہی گم
 اب تک اہل مسیت و جماعت کے طائفہ کی بات ہوسکتی ہے
 سارے عالم کی ایک راہی اور ان دونوں فرقہ کی دوہری
 راہی اور ان دونوں فرقے عین شریعتیں ہیں ابان مذہب
 چھپاتے ہیں اور اگر پھر پڑے ہیں تو اپنے مذہب سے سوہ
 کر کے ہیں پھر اس ملک میں نے ہمارے اس توہم سے
 توہم کہتے ہیں اور سہر جاہل گام میں ایک فرقہ سر سے
 دیکھتے ہیں کہ ان کے اتصال ثواب کی واسطے کچھ رسمیں
 اور لوازم مقرر کئے ہیں اور ان کا تواسہ پہانے کے

بھی عامہ کی حالت سے بہت افسان ہی ادا یہی مات نقشہ یہ
 طریقہ کا اصل مطالب ہو، جس کا کہ اگر بار ۱ س' د کر ہو چکا اور حال
 اور وحد اور عامہ اور سکوں کے معنی راد الذی و، منی دیکھ من
 اور نقشہ یہ طریقہ کا سامانہ چونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
 عنہ سے ملنا ہی اور اُن کو سکوں کی غالب ہی بہت ہی راد الذی و
 بین دیکھنا ۱ س' ۱ س' نقشہ بہ طریقہ بین سکوں کی غالب
 کے پسہ ہونے کے سب سے وحد اور حال اور سماع اور
 رقص سے منع کرتے ہیں اسہی * اکتواں مہسوں ۱ س' ملک
 بین جو من روقہ گمراہ، نئے ہیں سو اُنکم یہہ تفصیل ہی اکتا ورقہ
 اسے ہیں کہ غلبہ کو حرام جانتے ہیں اور فقہ ہر عمائد کرنے سے
 اور لے۔ ہیں رما سے ابی نا بن حبی کہتے ہیں مگر حصی مذہب
 پر عمل نہیں کرتے مگر آپس میں کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام سے بھی سو اُنکی طرف نسبت کر کے
 ہم ابی بنس حصی کہتے ہیں اور دوسرے لروہ حاجی شریعت اللہ
 اور دودالے لروہ کے ہیں کہ ۱ س' ملک بین عید من اور
 جمعہ کی نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بہت مالک
 دار السحر ہی ادا ۱ س' مالک بین اسرا اور فاصی بنس ہی
 شریعت کے احکام کو جاری کرے اور اقامتہ ح۰ کی کہے

اور سارے نہان کے علما کے خلاف بے نیوں شخص ہیں اور اصل اس عداوت کی یہ بھی کہ اس گروہ کا تہ اسرار محض الرحمن و خود رہی اور وہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان لوگوں کو ایک کہنا ہی اور سب کو خدا کہنا ہی نعوذ باللہ مہا اور ایسے بات کہتے سے کلمہ طیب سے اور ابک لاکھ چوبیس ہزار پینچسرویسے اور حارے حرام و حلال سے انکار لارم آما ہی اور سارے احکام شریعت کے مت حاتے ہیں جو کوئی چاہے اس بات کو اُن لوگوں سے بوجھ کے محققین کر لے اور اس سے مراد کے نیچے قدم اسرار کی مسجد ذاقع شہر جاتگام بین دو پتار رور کا عرصہ ہو ما ہی کہا ہی کہ کتا بھی اللہ ہی اور ملی بھی اللہ ہی نعوذ باللہ مہا پھر ما و خود اس گد سے مد ہے کے اہل مدیت کا مد ہے چھوڑ کے تفصیل اور معتزلہ اور الکادیر کا مد ہے بھی احنا رکبا ہی چما پچہ مد بات اُسکے رسالہ خطرات سے ظاہر ہی اور تفصیلیہ مذہب بھی رقص کی شاح ہی سگ رر درادر استعمال لان دونوں مذہب کی مثال میں مشہور ہی اور یہ سب گدہ مذہب جو اُسنے اختیار کیا ہی سو اُسکے رسالہ خطرات سے صاف صاف ظاہر ہی اب ہر کو اُسکے گد سے مد ہے کے

واسطے جو لفظ شرح عثمانہ سفی اور ہدایہ وغیرہ میں منقول
 ہی اس سبب قناعت نہیں کرنے اور اپنی نائی رسمیں اور
 لوا مو کی سند بنا نہیں سکتے اور اس رسم کا نام فاسحہ رکھ لیا
 ہی اور یہ نام بھی جعلی ہی کہو کہ شریعت میں سوائے سورہ
 فاسحہ کے کسی جرح کا نام فاسحہ نہیں آتا ہی اور لغت میں فاسحہ کے
 معنی کھولنے والی اور اس فاسحہ کو لوگ فاسحہ رسمہ بھی کہتے
 ہیں اور دسے لوگ اس فاسحہ رسمہ کے ضروری ہونیکا دعوا
 کرے ہیں یہاں تک کہ تعبیر اس فاسحہ رسمہ کے کھاپکو
 حرام کہے ہیں اور اہل سنت و جماعت کے علما کی مات نہیں
 سے اور اہل سنت کی جماعت سے انکار رکھتے ہیں
 یہاں تک کہ اسے دنگا اور فساد کرتے ہیں اور مولوی محمد
 انوار اللہ علیہ السلام نے شوارق مکہ میں اس
 جہاں فاسحہ کا رد مری مونی کے ساتھ لکھا ہی اور ابصال ثواب
 کو حوت ثابت کیا ہی اور مکہ مطہرہ کے مفتی اور مدرس اور مدارس
 دہائے اس رسم کا کہی بہت فہم کیا ہی اور سب نے اس کے
 صحیح ہوئے پر دستخط کیا ہی سو اس دونوں گمراہ مذکورہ کو یہ قوی کی
 طرح سے بے گمراہ مرفی ہی کہ مطہرہ کے علما کی بات قبول نہیں
 کرے اور اس گمراہ کے بھروسہ صرف دو بین شخص ہیں

اور سارے جہان کے نامہ کے خلاف مے تنوں سمجھیں ہیں اور
اصل ۱۔ اس عداوت کی یہ بھی کہ اس گروہ کا تر اسر دار
مخلص الرحمن و جود رہی اور وہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون
کو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان لوگوں کو ایک
کہاں ہی اور سب کو خدا کہتا ہی نعوذ باللہ مہما اور ایسے مات
کہتے سے کلمہ طیب سے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار بیستم و نسی
اور حارے حرام و حلال سے ادکار لازم آتا ہی اور سارے
ادکام شریعت کے مت حانے ہیں جو کوئی چاہے ۱۔ اس بات کو
ان لوگوں سے بوجھ کے عقیدین کر لے اور اس سے سرے سردار
کے بیٹے نے قدم اسار سک کی مسعد واقع شہر جات کام بین دو پتار
رور کا عرصہ ہو ما ہی کہا ہی کہ کما بھی اللہ ہی اور ملی بھی اللہ ہی
نعوذ باللہ مہما پھر ما و جود اس گند سے مذہب کے اہل سنت کا
مذہب چھوڑ کے تفریق باللہ اور معتزلہ اور الکادیر کا مذہب بھی
ادبار کبا ہی چما چھ یہ مات اُسکے رسالہ خطرات سے ظاہر ہی
اور تفریق باللہ مذہب بھی رخص کی شاح ہی سگ رور در اور
شمال میں ددون مذہب کی مثال میں منہور ہی اور یہ
سب گندہ مذہب جو اُسنے اختیار کما ہی سو اُسکے رسالہ خطرات
سے مات صاف ظاہر ہی اب ہر کو اُسکے گندہ مذہب کے

واسطے جو لفظ شرح عقائد سنی اور ہدایہ وغیرہ میں مقبول
 ہی اُس پر ممانعت نہیں کرنے اور اپنی نائی رسمیں اور
 لوہار موکی سید بنا نہیں سکتے اور اس رسم کا نام فاسخ رکھ لیا
 ہی اور یہ نام ہی جعلی ہی کیونکہ ستر لعت میں سو اے سورہ
 فاسخ کے کسی پھر کا نام فاسخ نہیں آتا اور لعت میں فاسخ کے
 سے کھولنے والی اور اُس فاسخ کو لوگ فاسخ رسمہ بھی کہتے
 ہیں اور دے لوگ اس فاسخ رسمہ کے ضروری ہو بیگا دعوا
 کرے ہیں یہاں تک کہ بعد اس فاسخ رسمہ کے کھاپکو
 حرام کہے ہیں اور اہل سنت و جماعت کے علما کی بات نہیں
 سننے اور اہل سنت کی جماعت سے انکار رکھتے ہیں
 یہاں تک کہ اُسے دغا اور فساد کرنے ہیں اور مولوی محمد
 انوار اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ و اعانہ نے شوارف کیہ میں اس
 دعویٰ فاسخ کا رد فرمایا جوئی کے ساتھ لکھا ہی اور ابوالثواب
 کو حوالہ ثابت کیا ہی اور کہ معطر کے معنی اور مدرس اور مدرسے
 نہ مانے اُس رسالہ کی بہت فہم یت کیا ہی اور سب نے اُسکے
 صحیح ہوئے پر دستخط کیا ہی سو اُن دونوں گمراہ مذکور کو در قونکی
 طرح سے یہ گمراہ فرقے بھی کہ معطر کے علما کی بات قول نہیں
 کرے اور اس گمراہ کے بعد اور صرف دو میں شخص ہیں

مجتہد ہوئی تو انکا یہ حال نہو تا اور جو دوہیں مضمون کے موافق
 اُنکی اُمت پر شہادت کرے اور اُنکی رِحو اُہی اور سہائی من
 اور اُنکے فائدہ پہنچائے من اور اُنکے ضرر کے دفع کرے من کوشش
 کرے سولہ اسکے اُلتے کہا اُنکے دس اور مذہب من بھی علی دالا
 اور عزت آرد بھی براد کنا اور پہنچا سے عوام اکوں سے جو
 اپنے ہر رگون سے قدہر کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
 یا یا ہما اُسپر عمل کرما بھی چہرہ ادا یہاں تک کہ اُس وہ سم کلمہ
 کہہ لفظ بھی بدل دیا اس وجہ سے کہ مد سے کہنا ہی کہ کلمہ طیب
 کے معنی ابتدا من ہوں سمجھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
 کوئی مدو دیگر پیرا خاص والا گرا من من بھی فریب کرنا ہی کہ اُنہ
 کوئی عالم بکارتے و کہے کہ ہم سے اُمت خاص والے پیر کو کہا اور عوام
 لوگ اُسی بر سے ہمدار کو مدو د سمجھیں مگر یہ سمجھا دو یوں
 حال من کفر ہی اور درساں من یوں سمجھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
 نہیں ہی کوئی مدو دیگر رسول اور ابتدا من یوں سمجھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
 نہیں ہی کوئی مدو دیگر من ان دو یوں حال من بھی کفر ہی اُسکی
 سب مانوں کا شر بعدت سے نہ مانا اور ستیطان کی راہ سے
 مل جانا لفظ من معلوم ہو گا ان سب باتوں کی دلیل وہ کہاں سے
 لا دیگا اُسکے فرقے کے سارے لوگ اس فاسد سمیر کے درست


رو کر نسکی حالت نہ اس اگر اُس کا مذہب سچا ہی تو پھر اُس کو
 چھپانا کواستطیع ہی اپنے مذہب کی مانڈ کا کھول کے سب سے
 بناں کرے ستمنا دیکھے کہ ہر عوام اور حواص اُس کا کمال
 کرے۔ مین اور جاری طرف سے اُس پر کبار سما ہی حقیقت مین
 اُس نے تمام سب کما ہی کہ ہم اہل صفت و جماعت لوگوں سے
 اپنی جماعت جا کر سکے واسطے عام لوگوں کو رستہ فاسد
 مین گم مار دیکھ کے ماتھے رستہ کو دھوکھے لی تہم سا کے آپ
 بھی اُن لوگوں مین مل گیا اور اُن کی نفس کی خواہش کے موافق
 مانتیں کرنا شروع کیا تا کہ بے عوام لوگ صحت قانون مین
 آباد ہگے نہ اپنے مذہب کی باب ستمنا دیکھا پچھ کی برسر
 کے بعد صحت کہ قدر عوام اُس کے قانون مین آئے تب اُس کے
 نے کتابی ساما اور اُس گروہ کی دعا ماری اسی سے ظاہر ہی
 کہ اس رستہ کی دلیل دینے کے سب سے ماوودیکہ دے
 لوگ آ اور اُس کے تائیدار دگ تری سررم ہاتھ ہاں
 اور دلیاں اور رسوا ہونے ہاں گروہ لوگ اس دلت اور
 رسوائی کو قبول کر لیتے ہاں اور ایں فرقے سل کو اس رسالہ
 اسماءت کے مضمو لوں سے ماننے سے صاف کمال جاتا ہی کہ
 ان فرقہ بکھور سول اللہ علی اللہ علیہ وسلم کی محبت یہیں ہی اکمر

کبھی گدا کرنا اور اسی سال میں ہم نے دھنوسو داگر کے مکان پر اُس گروہ کے ایک شخص عبد القادر نام سے کہا کہ اگر اس رسمی فاتحہ کی دلیل اور ویسہ یا عقائد یا تصوف کے کچھ کے دونوں میں بھی اُسکو قبول کر لینگے اور ہانچ مو رو بہ بھی تم کو ہمدردی دیگے اور کامدا اور قلم دادات اُسکے سامنے دھرو یا آخر کو بہت گیتگو کے بعد کہا کہ ہم ان مذکور کتابوں سے اُسکی دلیل نہیں دے سکتے اور اب حال میں کئی روز کا عرصہ ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز درجہ تار اور بعض کتاب لیتے اُس گروہ کے دو تین شخص جو اُس گروہ میں مولوی کہا نے ہیں قدم مبارک لکھی مسیحہ میں بیٹھے اور دعا کیا کہ ہم ان کتابوں سے رسمی فاتحہ کے در سب ہو سکی دلیل دیگے آخر کو یہ ہوا کہ اُنھیں کتابوں سے اُسکا رد نکال سب مولوی علامہ شریف صاحب احاطہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب تمکو اپنا چار ہونا پکار دینا ہو گا آخر کو پکا دینا کہ ہم ان کتابوں سے رسمی فاتحہ کے در سب ہو سکی دلیل یہ دے سکتے یا نہیں کو ہم دلیل دیگے پھر یکیشہ موعود کو دے لو گے دیں کیا دیگے خود دلیل ہوئے اور طریقہ یہ بھی کہ وہ آخر داوا مذکور بھی پہلے اہل سنت و جماعت اور حنفی مذہب میں نماز بجا دیا اور رسمی فاتحہ کو منع کرتا تھا اور اُسکے مادر اسی کے منواہر

ہو سکی دلیل تو لاہی نہیں سکتے اور توہ بات تم سب لوگوں پر
 ظاہر ہی سمجھی جا رہا ہے مگر جس کا عرصہ ہونا ہی کہ ہر فقیر حب
 اس شہر میں آتا تھا تو وہی راحمد دار مذکور مار مار ہم سے بحث
 کرنے کا بیغام بھیجتا تھا جب ہر منع ہوئے تھے تب بہت حاکم
 تھا آخر کو جب ہم کشتی کھولنے لگے تب ہمارے پاس رقعہ بھیجا
 کہ تمام شہر میں ہمسے اور آپ سے بحث ہونے کا سہرا تھا
 اب آپ بعیر بحث کے جلے جائے ہیں ایسا سب نہیں
 ہمسے اور آپ سے کل دس عہدہ دھرم گھر میں بحث ہو گا آپ کل
 دس بجے دھرم گھر میں آویگیے اور نام سہر کے لوگ بھی وہاں
 جمع ہونگے تب ہم نے صدر گھات میں کشتی لگا کے مقام کما اور
 دھرم گھر میں بوجہ وعدہ کے حاضر ہوئے اور شہر چائیکام کے
 رئیس اور عالم لوگ بھی وہاں پہنچے اور وہ راسدار
 بھی اپنے مقام سے آ کے جہاں حاکمین تھا دھرم گھر میں آیا
 حب بہت تاخیر ہوئی تب مشی فص الرحمان مرحوم اور داروغہ
 کریم الداعادب اور مشی محمد دبص صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 اُس سردار کے بلانے کو گئے اور بہت طرح سے قہماش
 کیا آخر کو ہر گز نہ آیا حواصاف ظاہر ہی کہ اگر اُس کے پاس اس
 رسمی فاتحہ کی دلیل کچھ بھی ہوتی تو اس دلت کو اپنے آد پر

شیخ اُس کتاب کا نام لکھ دین یہ کیا سب ہی کہتا رہے
 چھوٹے رے مسئلے کتاب میں دیکھیں اور یہ مسئلہ نہیں
 دکھاتا تو حق یہ ہی کہ اگر اس رسپی فاضل کا مسئلہ کتاب سے نہ
 پہلے نویسہ رسم و رسم شیطانی میں سے ہی کیونکہ حوالت
 وہی اسلام کی کتاب میں نہیں ہی وہ شیطانی بات ہی اس
 بات کی دلیل انقانی الحق اور اُس کے نقشہ میں دیکھو اُس
 نقشہ کا نوہ محض اور جس حدیث سے وہ نقشہ نکلا ہی اُسکو ہم
 لکھتے ہیں وہ حدیث یہ ہی مشکوٰۃ مصابیح میں باب الاعتصام
 بالکتاب والسنۃ کی دوہری فصل میں عند اللہ ان سے دے
 روایہ ہی اُسے کہا حَظَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَظًّا لَمْ يَلَمْ يَنْزِلْ اللَّهُ ثُمَّ حَظَّ حَطُّوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ
 وَقَالَ هَذَا سَبِيلُ عَالِي كَلْبٍ مِمَّا سَطَا يَدُهَا الْمَدَّةُ وَفَرَّ وَانْهَذَا
 صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا وَبَعْدَهُ الْيَتَرُ وَادَّاحِمِلُ وَالْمَسَائِي وَالْأَرْمِي
 لکھنا یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سمجھائے کیونکہ
 ایک خط سیدھا تاکہ سیدھی راہ کی مثال دکھادیں بعد اُسکے
 دکھایا یہ خط جو میں نے سیدھا لکھا تھا یہی راہ کی ہی بعد اُسکے
 کئی خط اور بھی اُس سے ملے خط کے دائیں طرف اور بائیں طرف سے
 لکھنا تھا اور فرمایا کہ یہ سب راہیں ہیں ان میں سے ہر راہ ہوگا

اُسکی مہر اب تک سر جاتا نگام میں موجود ہی بھرا اب چند روز
 سے سلطان اُسکے پیچھے لگا اور اُسکے مذہب نے کروت کر لیا
 اور دوسرا شخص یعنی عبد القادر کہ اُسکا باب صاحب علم اور
 حقانی اور سقی تھا وہ اس فائقہ کو منع کرتا تھا اللہ تعالیٰ اُسکو بخشے
 اور یہ اُسکا بیٹا عبد اللہ داد بھی پہلے منع کرنا تھا بھرا اب چند روز
 سے اُس بیٹے مذکور کے مذہب نے بھی کروت کر لیا ان دونوں
 ابا براریاں کیا کہ پاک مذہب کو چھوڑ کے گدا مذہب
 اختیار کیا ان دونوں کے حق میں عرب کی یہ مثال تھیک اُتری
 قَبْرٌ مِّنَ الْمُطَرِّقَاتِ نَحْتِ الْيَتْرِابِ مَبِيدٍ سَہَاگَا اور مادان کے
 ملے کھڑا ہوا اور یہ سب حال تو ہم سے لکھا ہی تو اُسکے سیکرٹون
 آدمی گواہ ہیں اگر وہ فرے ان سب مانوں سے انکار کر میں
 تو ان سب مانوں کو چھوڑ کے اُسے بوجھو کہ اب فاسحہ رسمہ کو
 نہ لگ کیا کہتے ہو اگر مادر سب کہیں نو نادہ سب لکھ کے
 ہتھ مار دے دین کہ آئس کا اسادت جاوے اور اگر
 دست کہیں تو طرح سے علماء دین کے اور سب مانوں کو
 عقیدہ نہ کی کتاب سے نفیل کر کے پیچھے کتاب کا نام لکھ دینے
 ہیں اُس طرح سے دے لوگ بھی اس رسمہ فاسحہ کی ساری
 معلوم اور لوازم کے دست ہو بیکا سب سے لکھ کے

ہر اکب شیطان ہی کہلاتا ہے اُس راہ کی طرف تَو ہر ہیئت
کرو اُسے اور پر آہا یہ آیت کو انتہی اب اس بیان بموجب
اُن راہوں کی یہ شکل ہی  اور اُسی سیدھی راہ کو شریعت

کہتے ہیں اور داہنے بائیں شیطان کی راہ ہی انتہی اُس
حدیث کے بموجب اُس نقشہ کو ہم لکھتے ہیں اُس نقشہ میں
بیچ میں جو سیدھا سیدھا ہی سو شریعت مطہرہ ہی اور اُس
سیدھے خط کے داہنے بائیں جو بیچ کی طرف کو جھکے ہوئے خط ہیں
وہ سب طامی راہیں ہیں جو جس مسئلہ کی سند اور روئے
تفسیر حدیث شرح حدیث اور فقہ اور اصول فقہ اور عقائد
اور تصوف کی کتابوں کے شریعت مطہرہ سے جا ملی ہیں
اُس مسئلہ سے ایک شریعت مطہرہ تک اسے ایک خط کہہ بیچ
دیا ہی اور ستر بعد مطہرہ سے مانے کی یہی شناخت ہی کہ وہ
مسئلہ لکھ کے بیچے کتاب کا نام لکھ دے اور جس مسئلہ
کی سند شریعت مطہرہ سے ہیں ملی ہی یعنی وہ مسئلہ کسی کتاب
میں نہیں ملا اُس پر خط نہیں کھینچا اُس کو جاو کہ وہ شیطان کی
راہ ہی اور جس کو دعوا ہو کہ وہ شیطان کی راہ نہیں ہی وہ
اُس مسئلہ کے بیچے مذکور کتابوں میں سے کسی کتاب کا نام
لکھ کے اُس کو بھی خط کہہ بیچ کے شریعت سے ملا دے راہ

ہر پر ایک شیطان ہی کہ لوگو کو ملانہی اُس راہ کی طرف اور
 سب ہی راہ سے باہر کر دیتا ہی اور پڑھا آن حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس آیت شریف کو پرو دگار عالم فرماتے
 کہ یہ راہ میری ہی سیدھی جہاں کہ میں نے تم لوگو کو دکھلا دی
 ہے سو پیروی کرو تم اس راہ کی آریب تک اور آخر آریب کا یہ
 ہی وَلَا تَسْجُدُوا لِلشَّمَلِ وَمَعْرُوفٍ یُّکْمَلُ عَنْ سَمِئِلِہِ اور پابروی مت کرو
 تم اُن راہوں کی کہ بائیں اور دائیں سے حای ہیں یعنی مختلف دینیں
 اور نہ ہی راہیں تاکہ پریشان نہ رہیں وہ راہیں تم کو اور
 سیدھی راہ سے دور نہ لے جاویں روایت کیا اس حدیث کو امام
 احمد ابن حنبل اور سائے اور دارمی نے اس حدیث کی شرح
 میں محقق دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے حای نو کہ اس حدیث میں
 اور دوسری حدیثوں میں جو اس مضمون کی آئین ہیں حدیث
 کی کتابوں میں ان خطوں کا عدد دیکھئے میں یہیں آتا مگر تفسیر مدارک
 میں اس آیت کی تفسیر میں حدیث روایت کی ہے کہ کچھ پہاڑ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط منوی یعنی سب سے
 کھڑا اور فرمایا یہ راہ شد کی یعنی ہدایت کی ہے اور راہ
 حد کی ہے پیروی کرو اُسکی بعد اُس کے کچھ پہاڑ حای ہیں چھ
 خطیں مانگی یعنی جھکنے والے اور فرمایا یہ راہیں ہیں ہر راہ

اور اُس کے رسول کی قے لوگ وہی ہیں سبجے * تب قے
لوگ بولے ہم اُنہیں سے نہیں ہیں تب امام نے کہا پھر م لوگ
انصار کہ جماعت ملے ہے کہ اُنکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
سورۃ سمرقہ: **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ قُلُوبِهِمْ
يَتَّبِعُونَ** ماعنیٰ اللہ ولادہ وں فیصلہ ورہم شاحہ ماعنیٰ بوا
ویا تروں علی انفسہم واکو کائنہم حصا صہ وں یرو
شخ یفسد قائلک ہم المفلحون * اور جو گاہہ بکتر رہے ہیں
اس گھر میں یعنی مدینہ میں اور ایماں میں اُنہیں آگے سحت
کرتے ہیں اُس سے جو وطن چھوڑ آوے اُنکے ہاں اور زمین
بانہ اپنے دلسین غرض اُس صر سے جو اُنکو بنا اور اول رکھتے ہیں
یعنی ستر جانتے ہیں یعنی مقدم رکھتے ہیں اور سہ کرتے ہیں
دوسرے کو اپنی حاون سے اور اگرچہ ہو اُنکو بھوکھ اور جو
بچا گیا اپنے صی کی لالیم سے تو وہی لوگ ہیں مراد بانے والے *
ب * پہلے آیت سے مہاجرین مراد ہیں اور اس آیت سے
انصار اور حواں گھر میں رہے ہیں ہلے سے یعنی مدینہ میں اور
مہاجرین کی خدمت کرنے ہیں اپنی طاعت بند رکھکر اور اُنکو مالے تو
خدمت نہیں کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں اول رکھتے ہیں اپنی جانو سے
اگرچہ ہو اُنکو بھوکھ یعنی خدمت کرتے ہیں اور دوسروں کے

خط کھینچنے سے کام نہ لیا گیا اب اپنے مذہب کا بڑا چہرہ مسئلہ بطور
نمونہ کے ہم لکھتے ہیں یہ نقشہ کے دائرہ و متن ہر ایک مسئلہ
کا ہندسہ لکھ کے اس مسئلہ کو شریعت سے ملا دیں گے

اور دو حصے مذہب کا مسئلہ جو ہر مذہب کا مسئلہ سے ملا کر چھوڑ دیں گے
تاکہ اسکو دیکھ کے لوگ پہچان جاویں گے کہ یہ شیطان کی بات
ہی اہل صحت و جماعت کے مذہب کا پہلا مسئلہ مدارج النبوة
کے نویس مابین فرماتے ہیں کہ فصل الخطاب بین حضرت امام
محمد مقرر صلی اللہ علیہ وسلم و ابی کریم علیہ السلام کے عرق کے
لوگوں میں سے ایک قوم آئے اور انکو اور عمرہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا مدی کے ساتھ ذکر کرنا اور کچھ انکے حق میں کہا بعد اُس کے حادی
سے حضرت عثمان صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کوئی کرنے لگے تب امام نے
اُن سے کہا کہ تم لوگ مجھکو جرد و کم لوگ مہاجر و انیس سے
ہو کہ جنکے حق میں حد اسے نبی الہی نے سورہ صافات میں فرمایا ہی
لِّلْعَقْرَاءِ اَلِهَمَّ حَرِيصَ الدِّيْنِ اَحْرَحْوَامِ دِيَارِهِمْ وَاَمْرَالِهَمِ يَهْمُ
فَصْلَاةِ اللّٰهِ وَرِصْوَاتِهَا وَيَهْمُ اللّٰهِ وَرِسْوَاتِهَا اَوْ لِيَكُ هَمُّ الصّٰدِقِ
* عیسے عیسیٰ کا مال و اسطے اُس مفلسوں و طم چھوڑنے والوں کے
جو نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے گھر و سے اور مالوں سے دھو دھو
آئے ہیں اللہ کا فضل اور اُن کی رضا مددی اور مدد کر سکا اللہ کی

بسم سامان ہین جو جو لوگ مجاہدین اور انصار ہین سے یا
اپنے اگلے سامان ہین سے ایک سے بھی عداوت رکھنے ہین
وے لوگ سامان ہین ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے
اصحاب کے حق ہین شرح عقائد سفی ہین کہا اور زبان کو
بند رکھیں ہم لوگ اور ذکر مکر من سارے اصحاب کا یا ایک کا
مگر یہی کے ساتھ بھر آگے اس بات کی دلیل کی واسطے ہین مئی
حدیث روایت کیا جو چاہے اس ہین دیکھے اور یمن رسالہ کے
تقریر ہین مضمون کو دیکھے اور اشعۃ اللمعات کی تیسری فصل ہین
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت والی حدیث کی
شرح ہین فرمایا کہ آثار ہین آیا ہی کہ ہر دور دھکار تعالیٰ نے بطور
کیا بدوں کے سارے دلو کی طرف تب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
دگور ویشن زیادہ اور پاک زیادہ پایا تب اس ہین نوت کا
نور رکھا اور صبار کے دل کو صاف زیادہ اور لایق زیادہ پایا
تب آنکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی واسطے
قول کر لیا اور یہ بات الملائکہ ظاہری چاہے کوئی غافل پسند
نہیں لگا کہ جو لوگ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یار اور مرید ہوں
اور عمر ہمارا کی زیر نیت کے سایہ ہین رہے ہوں اور انکی حدیث
کہ ہوں اور ابھر پاک اور صاب نہوئے ہوں اور کمال کے

دینے کو مقدم رکھتے ہیں اپنی حالت پر اگرچہ انکو احتیاج ہو تب
وے لوگ بولے ہم اُسے بھی نہیں ہیں تب امام نے کہا کہ
میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ اُس جماعت سے بھی نہیں ہو
کہ جنکی شان میں اللہ تعالیٰ نے سورہ حشر میں فرمایا * وَاللّٰہُ
حَافِظُ اٰمِنٍ یَّعْلَمُ یَعُوْلُوْنَ رَمٰا اَحْقَرَلْنَا وَاَحْوَا اَمَّا اللّٰہُ یَسْمَعُوْنَ
ہَا لَا یَمٰا وَلَا تَحْعَلْ فِیْ فُلُوْیَہَا لَیْلٍ نَّ اَصُوْرَہَا یَکَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ * اور عنایت کا مال اُنکے واسطے جو آئے اُنکے پیچھے بنے
مہاجرین اور انصار کے پیچھے کہتے ہوئے امی رب بحش انکو
اور ہمارے بھائیو کو جو آگے پہنچے ہم سے امان میں اور رکھ
ہمارے دشمنین میرا ایمان والوں کا امی رب تو ہی ہی نرمی والا
مہرباں * ف * یہ آیت مسلمانوں کے واسطے ہی جو اگاد رکھا
حق مانیں اور اُنھیں کے پیچھے چلیں اور اُن سے پیروں رکھ
امام نے کہا کہ تم لوگ مہرے پاس سے اُتر جاو اللہ تعالیٰ
کیگو تمہارا ہمسایہ بکرے تم لوگوں نے اسلام کی صورت
کو اپنا لباس نہ لیا ہی و لیکن باطن میں تم لوگ اہل اسلام میں
سے نہیں ہو انتہی * حضرت امام کے اس بیان سے ظاہر ہی
کہ مہاجرین اور انصار اور اُنکے بعد کے وے لوگ جو اپنے اگادوں
کیواسطے منفرت مانگیں اور اُن سے دستبردار کہیں ہی تین

تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مناویہ رضی اللہ عنہ سے
 وصل تھے اور خلافت کے سرا دار تھے تو اُن کے وقت میں مناویہ
 رضی اللہ عنہ ابو اسطلے خلافت درست تھی بلکہ اُن کی خلافت
 اوقت بعد علی رضی اللہ عنہ کے تھا اور حضرت علی رضی اللہ
 عنہ سے لڑائی کر نیکی سے باغی تھے کمر باغی کو اللہ
 تعالیٰ نے سورہ صحر ا ت میں مومن فرمایا ہے اور یہ بات بھی
 ثابت ہے کہ حضرت مناویہ فاسق نہ تھے اور اپنے دعویٰ سے
 اُن کا وہ کہنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وقت میں ظاہر نہ تھا
 اور حضرت علی نے مناویہ کے ساتھ صلح کیا صی سب سے
 معاویہ برحق ہے ہر الام درست ہیں کیونکہ اگر دوسرے لعن کے مستحق
 ہوتے تو حضرت علی اُسے صلح نہ کرتے یہ نہ سمجھ دے گیارہیں باب کے
 چھتھیں قول کا حلاصہ ہی ہے بعد علی رضی اللہ عنہ کے مناویہ
 رضی اللہ عنہ امام تھے جن پر اور اللہ تعالیٰ کے دین میں اور
 لوگوں کے سامان میں غا ول تھے اور بڑے اسکے خلاف تھا اس واسطے
 کہ رو اب کیا گیا ہی کہ اُسے شراب پیا اور ملا ہی یعنی دو ہول
 باجہ اور عا یینے گائے کا حکم دیا اور حق واکو نکاح نہ دیا اور
 اللہ تعالیٰ کے دین میں نافرمانی کیا یہہ شہید مذکور کے ساتویں
 قول کا حلاصہ ہی اور شرح عنفا ید مستقی میں لکھا ہے کہ سام

درج کو نہ پہنچے وہ ان مشائخ کے مرید و تلمذ دیکھو کہ انکی خدمت میں کس درج کو پہنچ جاتے ہیں آخر صوفیہ کا نقصان یہاں کتنے سے وہ انسان آنحضرت صلیعم کی طرف عالم ہو نہایں مگر نہ سنا دیں ہو گا وہ ایسی بات کو پسند کرے گا اور آنحضرت کے صوفیہ ہیں جو منافقین لوگ تھے سو سورہ قمر کے اترنے کے بعد متبعین ہو گئے اور محض صوفیہ کے درمیان سے جدا ہو گئے اور نصیحت اور رسوا ہو گئے تھے نعوذ باللہ من سورۃ الاعتقاد انہی اس یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ صحابہ لوگوں میں منافق بھی باقی رہ گئے تھے سو وہ خود منافق ہی ہے و ہر اس شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تب آنحضرت نے فرمایا کہ جب اس آیت کے کام کا والی ہو مجھے خلیفہ ہو تب آیت کے ساتھ برمی کرنا تب اسی حدیث بمو جب حضرت معاویہ کو شک ہوئی کہ وہ خلافت کے لاین ہیں اس واسطے انھوں نے خلافت کا دعوا کیا۔ ایک وجہ سے حق کو پہنچے اور ایک وجہ سے خدا کو پہنچے اس وجہ سے کہ دے خلافت کے لاین تھے کہ جو کہ قریشی تھے اور آنحضرت نے انکی خلافت کی حرمی دیا اور خطا کیا اس وجہ سے کہ یہی خلافت کی لوگوں سے لینا اور خلافت کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کیواسطے پہلے

نہیں پہنچتا ہی کہ اُسکے اُوپر سے امر اور نہی مافطہ ہو جائے اس
 سب سے کہ اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے خطاب و
 "تکلیفات" لیے ارکامِ شریعہ کے۔ ایمان مبنی وارد ہوئے ہیں سو عام
 ہیں اور اعلیٰ سبب سے کہ سارے مجتہدین کا اجماع اسی
 بات پر ہی اور بعضے ابا حیدر کہتے ہیں کہ جب نہ وہ محبت اور عدائی
 مان کے مابین نکال پر نہ گہا اور بغیر اتفاق کے کفر پر ایمان کو
 پسہ کیا سب اُس پر سے امر اور نہی مافطہ ہو جاتا ہی اور اُسکو
 اللہ تعالیٰ آگے مبنی داخل نہ کریگا کبیرہ گناہوں کے کرنیکے سب سے
 اور بعضے نسخہ مبنی۔ بجائے ابا حیدر کے ماحیدر لکھا ہی اور بعضے ابا حیدر نے
 کہا کہ مطاقا ساری "تکلیفات" شریعہ اُس پر سے مافطہ نہیں ہوتی
 ہیں لکن عبادت ظاہری اُس پر سے مافطہ ہو جاتی ہیں اور تعذر
 لیے مراد اُس کی عبادت ہوتی ہی اور یہ مانت کفر اور گمراہی
 ہی اس واسطے کہ سب لوگوں سے مراد سے کامل اللہ تعالیٰ کی محبت
 اور ایمان مبنی ہی لوگ ہیں جو صاحبِ ایمان ہیں۔ بعضے مہارے بعضے
 صاحبِ باوجود کہ اُنکے حق مبنی "تکلیفات" شریعہ بہت زیادہ اور
 بہت برآء کے تھی مہنا آنحضرت پر تہجد فرض تھی لیکن آنحضرت
 کا یہ فرما کہ جب دوست رکھنا ہی اللہ کسی بنا بکون اُسکو
 ضرر نہیں کرتا ہی کوئی گناہ سو اُسکا یہہہ مبنی کہ اُسکو اللہ

مجاہد بن ابی عامر صلی اللہ علیہ وسلم سے معاویہ اور اُنکے گروہ پر لعن کا
 اور ست ہونا مستحب (نہیں) اور جامع نردی مین جو صحاح ستہ میں
 سے بھی مناقب معاویہ میں ابی عمیر جو اصحاب تھے اُسے روایت کیا ہے
 انہوں نے سی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہم اجعلہ یدہ یداً مودتاً یا اھل بیتہ * یا اھل بیتہ کو ہدایت
 کرینو اھل بیتہ یا باپوا اور ہدایت کر لوگو کو اُسی سے اور اُسی
 حدیث کے بعد حدیث کے ساتھ دو مری حدیث روایت کیا ہے کہ جب
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عمر بن سعید کو حمص سے مرسول کیا اور
 معاویہ کو دیکھا تو اس نے کہا کہ لوگوں نے کہا کہ عمر کو مرسول کیا اور
 معاویہ کو جاکم کیا ہے عمر نے کہا کہ دیکھ کر دیکھ کر معاویہ کا بگڑنا
 کے ساتھ اس واسطے کہ مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 یقیناً اللہ سے فرماتے تھے یا اللہ ہدایت کر تو لوگو کو معاویہ
 کے سبب سے امنی ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بعضے رافضی یا
 نصاریٰ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی مناقب کی حدیث کو موضوع کہا
 سورۃ میں یا بغضایہ ہونے کے سبب سے علماء صحاح ستہ میں
 حدیث موضوع کہاں نہر اسبیلہ شرح عقاید نسفی میں
 نہر اسبیلہ کہیں تک ہر جا قابلِ اِعمال ہے تاکہ اسے معام نہ

(1 v)

گناہ سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے نہ اسے بر گناہ کا صبر نہیں
 لگنے سکتا انہی جو تھامے اور نہ ہم عالم کا سدا کریو الا اور
 عدم سے خود میں لائے والا اللہ تعالیٰ ہی اس کے ساتھ کوئی
 چیز نہیں ہی اور صفات اللہ تعالیٰ کی نہ عین ذات ہیں نہ عمر
 ذات ہیں اور وہ خالق نہ جرد والا ہی نہ بعض والا یعنی نہ اس کے
 نگرے ہیں نہ احرا اہل سنت و جماعت کے عقاید کی ساری
 کتابوں میں مثل شرح عقاید سمی اور تمہید و غیرہ میں ایسا ہی
 ہے اہل سنت و جماعت کے نزدیک صفات اللہ کی نہ عین
 ذات ہیں نہ غیر تب دوسرے مخلوق کو عین خدا کہہ نہ سکتے
 و جماعت کے طرح باقی رہے گا اور سارا کار خاہ شریعت اور
 طریقت کا اثبیت پر ہے دوہوے پر موقوف ہی مباحث اور
 مخلوق کے دو خانے پر اور کلمہ طیب میں خود و توحید ہی رسول کے
 پیچھے والے کی توحید رہے ہوئے ہیں اور رسول کی توحید تابہاری
 کے لائق ہوئے ہیں سو اے دو توحید و یکے اقرار اور اعتقاد پر موقوف
 ہی اور ایسا ہی قرآن شریف کے آثار سے ظاہر ہی کہ قرآن
 شریف کو اتارا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلیعہ پر اور ایسا ہی
 ہمارے احکام شرعیہ کے فرض کرنے اور اس فرض کے قبول کرنے اور
 ادا کرنے اور نیکو بننے کے احکام سے ظاہر ہی جس کا یہاں فہمہ کی لاکھ دن

ایک مار گئی ماں کے بہتر ہونا مکروہ ہی اس واسطے کہ یہ مدعت ہی
 صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم سے معمول نہیں ایسا ہی ہی
 حیطین اور اُسی باب میں لکھا ہے کہ قرآن حکم کر سکے وقت جماعت
 کے ساتھ دعا کرنا بھی سہنا ایک مار گئی دعا کرنا مکروہ ہی اس واسطے
 کہ ایسا کرنا معمول نہیں ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہی
 نو آخصر سے معمول ہونا بھی دلیل ہی مکروہ ہو سکی حالانکہ
 دعا کرنا سنت ہی مدعت نہیں ہی * جہتِ ان مسئلہ * وورد
 عالمگیری میں کتاب الکراہیہ کے بیسوس باب میں لکھا ہے اتفاق
 کہا سارے مساجد میں رحمہم اللہ نے کہ حصاب ہرج رنگ
 کا کرنا مردو گے جن میں سنت ہی اور مشکوک وہ شانی مسلمانوں کی
 ہی لکس سادہ رنگ کا حصاب کرنا سو عاریوں میں جو کوئی ایسا
 کرے ماکہ دشمن کو بری ہست معاوم ہو تو اسکو اساکر ما
 ہک اور پسند نہ ہی احسان پر سارے مشائخ رحمہم اللہ نے
 اتفاق کیا اور جسے سپاہ حصاب کیا اس واسطے کہ عورتوں کو
 وہ شخص ہمارا معاوم ہو اور عورتیں اسکو بہار کر سوں نہ مکروہ
 ہی اور اس پر ہت سے مساجد میں اور بعضے مشائخ نے اسکو
 بھی درست کہا ہے سر کراہیت کے اور روایہ کہا گیا ہے
 ابی یوسف رحمہ اللہ سے کہ انھوں نے کہا حصاب کو محکو ہمارا معاوم
 ہونا ہی کہ میں اُسکے واسطے رمت کروں ایسا ہی ہی دحرہ میں
 اور امام سے یونہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ

ہیں وہاں بانی تہ بعد کے ایک کو ان کہو دا اور کہا ہوا
 لایم سہیل یعنی اس او بن کا نواب بعد کی ما کو واسطے ہی اس ہی
 اور بہت سی کتاب مین اس ہی ہی پس اس مہندہ مین
 اسے زیادہ کسی کتاب سے ثابت نہیں اور اس مہندہ مین
 اس قدر شارح کی تعلیم ہائی گئی اور فتاویٰ عالمگیری مین کتاب
 الکراہیہ کے چونچے ما مین لکھا ہی ایک شخص نے میت کی
 طرف سے صدمہ کہا اور بہت کے واسطے دعا کا ورد سنت ہی اور
 اس کا نواب مانگا میت کو ایسا ہی ہی حراتہ العبادی مین اس سے
 بھی اپنے عمل کا نواب میت کو دینے کے واسطے دعا کرنے سے
 زیادہ کچھ مناسب نہیں ہوا ایصال نواب کو واسطے مناسب سے
 زیادہ کوئی بات زیادہ کرنا دعوت ہی اور رسمیں فتنہ کے درست
 کہنے والے اور عہد کر یوالے کہنے مین کہ جو رسمیں مہندوں
 کے مناسبت مین کو لینا اور یا میں میں گانا اور اس جز
 میں ہاں اور بھول رکھنا سو ہم چھوڑ دیں گے مگر اُسکے کو ایک
 کھانے اور کھانے کے پہلے سورہ فاتحہ اور سورہ اٰحزاب
 لہیگی تو اس مین کیا فصاحت ہی تو آ لکھا یہ جواب ہی کہ نواب
 پہچانیکی سورہت جو ہدایہ سے لکھ چکے اُسکے سوا جو کچھ کر لگا سو دعوت
 ہی پھر اس بات کو دیکھنے کہنے کہ کہ کافر آن شر بہت ہر ہنداعت
 ہی تو آ لکھا جواب یہ ہی کہ فتاویٰ عالمگیری کے ما مذکور مین
 لکھا ہی تمام سورہ کافرون کا پڑھنا جماعت کے ساتھ یعنی کسی کا

شریعت سے یہیں مانی اور وہی شخص کلمہ کو مسلمانوں کو جو نماز
 نہیں پڑھتا اُسکو کافر کہتا ہے اور اُسکے دوازے کی ہمارے ہر شیعہ کو
 منع کرنا ہی اسے شخص کا حارجی ہو ماسترح عقاید سفسی بین
 صاف صاف موجود ہے اور اسے عقیدہ والہ کو اُس بین اجتماع
 کے حارج لکھا ہے سو اُسکی یہ بات بھی شریعت سے یہیں
 مانی ہے۔ اہل سنت و جماعت کے مخالفوں کے مقصد سے
 لکھنے ہیں * پہلا مقصد * متبعہ لوگ کہتے ہیں کہ محکمہ بین بھی
 مدافق تھے اور ظالم اور عاصبتھے اور حارجی لوگ بھی اسی
 طرح کافر کرنے ہیں اور بے دون فرقے میں ہیں اور انصار
 اور اگلے مسلمانوں کو جو گھر گئے ہیں یہ کہتے ہیں اور گالی دیتے
 ہیں سو اس مقصد کا کفر ہو نا پہلے مسئلہ سے ثابت ہو چکا اور
 یہ مقصد شریعت سے یہیں مانا: دوسرا مقصد * رسالہ طہرات
 بین ترا طول طویل افترا لکھا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ اکثر مردارین
 قریش کے حقوق اور شوک اور حادثہ و ثروت سنہماؤں کا
 دیکھ کے مسلمان ہوئے تھے اُنکا کفر اور بھان موت کے زمانے
 بین اور حلفائے راستہ میں کی حالات کے زمانے تک و بسا ہی
 رہا آخر کہ کر لیا کہی لڑائی بین کھلا سو اس مقصد کا پہلے
 مسئلہ بین محولی ہوا اور اسے اعتقاد والا مانتے ہی اور یہ
 مقصد شریعت سے یہیں مانا اور کہ لیا کے دساد کا مانی جو ہر نہ تھا
 سو اس مقصد کا لکھنے والا جو راگ اور باج بین عرق ہی سو

حساب کرنا سک ہی لکس جانا اور کسم اور وسم سے اور آزاد کیا
 امام نے حساب کرنا داتا رہی اور ہر کے بال کا اور خضاب کرنا
 لڑائی کی حالت کے سوائے صحیح روایت میں لاسر بہ ہی بغے
 مسنخ ہی اساہی ہی کردری کے و حیر بین انتہی * اور چوکہ
 تصوف بین دل کے حال اور نیست کے دست کرنا بیان
 ہوتا ہی اس واسطے تصوف کی کتاب عین العالم میں لکھا ہی اور
 سالک وادار نہو داتا رہی کے رد کرتے اور سرسج کرنے کا
 رہو ہی کے چھپا بیکی بہت ہر عیسے بہر ہو ہی کو عیب جان کے
 حساب نہرے کو کہ وہ نور ہی مگر جہاد بین جس مدت بہر ہو مطاقاد رستہ ہی
 اور آگے چل کے کہا کہ حدیث میں وارد ہوا ہی کہ یہ دونوں عیسے بہر دور
 سرسج دونوں حساب مسلمانوں میں کے بین عیسے بہر ہوتی
 چھپانے کی بہت سے حساب کرنا کیا صرور بہت کی بہت
 ہر خضاب کرے انتہی * جو جو فقہ کی کتاب میں ہی دوا بین
 اسکو نقل کرنا ہو گا اور جسکو بہت کی درستی سطور ہو گی
 وہ تصوف دیکھ کے بہت کو درسب کر لگا اور علاوہ اسکے
 بہر مسئلہ تصوف کا فقہ کے خلاف بھی ہیں ہی اور اس
 مسئلہ میں کوئی بحث اور تقریر بھی نہیں کرنا مگر ایک شخص
 حارجی مدرسہ کا مسلمانوں کے دل میں شک ڈالنے کے واسطے
 حارجی سوائے کے واسطے سرسج اور رد حساب کو بھی منع
 کرنا ہی سو وہ سارے مشایخ کا محال ہی اور اسکی بات

نماز و آیت نہ بھی اُسوا سٹے ہننے اُسکو خوف سے نہ لکھا وہ
 آیت سورہ اما نہ کیا کی اُسٹے ہی یعنہ لک اللہ ما بعد م من
 د نہک و ما با حونا صاف کرے محکو اللہ جو آگے ہو سے نہرے گماہ
 اور جو پہنچے رہے ابھی بعد اُسکے اپنی رائے سے اس آیت
 کی نفی اسٹے کرے کہا اور بچھائی گماہ ہو سین سے حکے مافط
 ہونے کا اجمال ہی نہ کہ کما عبادت معروضہ کا ہی اس مفسدہ کا
 رد سے سہا بنن جوئی ہی اور اُسکی لکرا ہی یہاں تک
 پہنچی کہ اباحیہ کو عرف تھہرایا اور اہل حدیث کے عمامہ کا رد
 کما اور قرآن شریف کی آیت کو کفر کے حق ہو یکی د لسا بنن
 لکھا یہ معنی ہے بعد سیر بنن اور یہ مفسدہ شتر بعد سے
 نہیں مانا یا بچواں مفسدہ جو ہی سوا سٹے بنن رہی دعا باری کہا ہی کہ
 کفر نہ کیا ہی پھر اُسکو نہ نہا لیا ہی مگر وہ اور بھی مگر تاحات ہی سمح
 ہی گد ہننے سے کہیں گد ورا ہو نا ہی ات سو لکھتا ہی چہ ہسوان
 حطر وہ یہ ہی کہ وہ سا لک حق کی دات اور عبادت بنن فنا ہوا
 اور مت گما اور بت ریت کی آسٹش مالکل مت گئی سٹ اُسکو
 کما حات ہی کہ مٹد صوم و صلوہ کا ہو اور حس جہر کی ضرورت
 نہیں ہی اُسٹے بنن مٹد مول رہے اسکا حوا بہ ہی کہ سدہ
 عین حاتم بعد رفی کے بعد اُدہ کے درجہ پر پھر ہننے کے بعد اور
 حاد عین سدہ ہی بعد نسرل کے بعد بنچ کے درجہ بنن اتر کا بعد
 لیکن بعد اس زفی اور نسرل کے کاسٹ حد اکہ اور حر ٹایت سدہ ہی

یہ یہ کافرمان برداری کو کہ ۱۔ سکام کا حکم اُسی نے دیا تھا
 جس کا کہ دو سو سے سائے مین مبادوم ہوا * ۲۔ مہر افسدہ ۱۰ سالہ
 خطر است مین لکھا ہی کہ حضرت علی کے ساتھ معاویہ کا معاملہ جو تھا سو
 ۱۔ امام کے ساتھ دشمنی کرنا اور حلیہ رماں پر صروح کرنا تھا
 اجتہاد مین خطا تھی ۱۔ سو اسلئے سب نے اُسکو ظالم اور غاصب
 کہا اور آنحضرت کی صحبت کی حرمت کے حق کی رٹا یہ کر کے
 صرف معاویہ کو باغی اور حارحی لکھا اور گالی دینے اور لعنت کرینکو
 خویر کیا اور بعض منعصر نے جو معاویہ کی فصا بل مین جد حدیث
 نقل کیا ہے سو موضوع ہی ایسی * ۱۔ اس مقصد سے کار دو سرے
 سائے مین عوی ہو چکا اور یہ مقصد ۱۔ شہر سے ہمیں ملنا
 * ۲۔ جو مہر افسدہ ۱۰ سالہ خطر است مین لکھا ہی اُس کا خلاصہ یہ ہے
 کہ اہل عمائد کہنے ہیں کہ نہ ۱۔ اسے منام مین ہرگز ۲۔ سن ۶۰
 کہ تکلیفات شرعیہ اُس پر سے ماقط ہو جاوے سو بعض عارفوں نے
 جو اپنے اُوپر سے فرض عبادتوں کے ساقط ہو بکو کہا ہی نو
 یہ کہ سب اُس کا عذاب لکھا ہی کہ ہر سے کے واسلئے کوئی
 حد میں نہیں ہے کہ اُس حد پر ۲۔ نیچے سے ماقط ہونا ۲۔ بچا جاوے
 لیکن اللہ تعالیٰ جو مکلف کے اُوپر سے فرض عبادت کو ماقط
 کرے تو کچھ دور ۲۔ سن اور ۱۔ میں مانت گا لکار اہل حق مین سے
 کسی نے کہا بلکہ ۱۔ سکا ثبوت شریعت سے پاس کیسے مین فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے ۱۔ میں مقام مین جو کہ آیت کے معصوم کی عری لکھا

کے واسطے جو منقول اور تعلیم کے سوا کچھ رحمہمیں اور لوازم
مقرر کیا ہی اور اس کا نام فائز رکھ لیا سو اس کا یہ نام بھی
شریعت سے نہیں ملتا اور وہ سب رسم بھی شریعت سے
نہیں ملتی اور اس کا رد یا بخود میں مسئلہ میں خود ہی *
ماتواں مفسدہ * ایک شخص ایسا ظاہر ہوا ہی کہ عاریکے سوا
سب کے واسطے تصاب کو مطلقاً منع کرنا ہی کبی رنگ کا ہو اور
حوالہ گو مار نہیں ہر ہذا اس کو کار کرنا ہی اور اس کے صار یکی ہر
کو منع کرنا ہی سو اس کے مفسدے کار دھتھن مسئلہ میں موجود
ہی اور اس کی دونوں مات شریعت سے نہیں ملتی خاصہ
درود شریعت کے بعض فائدہ کے ساں میں اس کے لکھے کا وعدہ
گیار ہین مسمون میں کیا تھا اس فائدہ میں جو ہم حد الفناوب
سے چکے میصر مسمون بیان کریں گے اس کو سمجھ کے دیا اور دین
کی حاجت روا ہو سکے واسطے لوگ درود شریعت میں مشغول
ہو گئے اور ایسا مقصد است، اسد علی نفسی حاصل کریں گے اور اس
فائدہ میں جارافادہ ہی * پہلا فائدہ * حد الفناوب کے صہ میں
باس کی پہلی صلا میں لکھا ہی اور درود کے فائدہ میں سے یہ
فائدہ ہی کہ درود بھیننے والے کی ساری مشائیں آسان ہو جاتی
ہیں اور ساری طاقتیں برآتی ہین اور سارے گناہ بخشتے جاتے
ہین اور ساری برائوں کا کفارہ ہو جاتا ہی اور اس کا کرب نیسے
بچتی اور عزم اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہی اور بیماری سے

دور زمین ہوتی اور اہوا سٹے لوگوں نے کہا ہی کہ سدہ سدہ ہی
 اگرچہ اُدجے درجے پر جڑھ حادے اور رب رب ہی اگرچہ بیج
 درجے بن اُتر آوے اور مقصا سے ضربت کا سدہ ہو سکے سوا کچھ جس
 انتہی اس مفسدہ کا رد چوھے ساہ یٹن محو بی ہی یہ مفسدہ
 شریعت سے نہیں ملنا مسلمان کو ہشیار رہو آحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مسیح د حال کے سوا اُحری رماے یٹن برے چھوٹے د حال کے ہو نیکی
 خرد ماہی سوا اب اس مفسدہ پر یا کریو والا ملتا سدہ د حال ہی
 اسے د حال سے دور رہتے اور جے رہنے اور اُنکو پاس نہ آنے
 دینے کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُد پر رآ ظم کرتے
 ہیں کہ اوجودیکہ ملحد یٹن انہی ناہن درویش جان نے ہیں اور
 دعو اسرت کا رکھتے ہیں اور انکی معرفت کا بھی حد ہو اکہ بد سے کا
 صین حد ہو ما اور حد کا عین سدہ ہو ما پہنچا ما اور رب العالمین کے
 جرناسب کما اسے اشد کا فر کوئی فرقے نہیں جب سدہ عقدہ کھایگا
 س گل پھو بیگا اور حویار سے عوام دھو کھا کھا کے ان ملحدون
 سے مرید ہو گئے ہیں وے اب دن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
 کے خوش سے ان ملحد و کوا اپنے پاس پھنکیے نہ دینگے اشاء اللہ
 تعالیٰ اسطر سے جو اُس رسالہ یٹن نام عالم کی مثال ہنہ
 یانوں و عشرہ اعصا کی سی دبا ہی اور آنحضرت کی مثال طلس
 کی سی اور اللہ تعالیٰ کی مثال روح کی سی سو وہ بھی جو ہے
 سلسلہ سے رو ہو گبا * چھٹھان مفسدہ * مہیت کو ثواب دینا

محمد ثون نے اللہ اُن سے بہرہ رحم کر کے نفل کیا ہی کہ محمد بن سعد بن
مطرف کیواسطے سو ایک قبل درود پڑھنے کا کوئی عدد مدین نہ تھا
یعنی صد درود سنا تھا رات کو سونے کے قبل ہمیشہ درود پڑھ
لے یہ ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حواہ بن
کیا دیکھنا ہی کہ اُس کے گھر میں شریف لاکے اُس کے گھر کو اپنے
جمال ماکمال کے لیے رو سے رو سن کہا ہی اور وہاں ہنس کے اپنے
اُس شہ کو خود رو بہت پڑھنا ہی لاکہ میں اُس سپر نو سے دون
وہ کہا ہی کہ بن نے شرم کہا کہ اپنے شہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے شہ کے سامنے کروں اور اپنے رخسارہ کو پھرا اور
آنحضرت کے شہ کے سامنے کیا نب آنحضرت نے سر سے
رخسارہ پر نو سے دماح بن جاگا نو نام گھر میں مشک کی خوشبو
پھیلی ہوئی پایا اور آتھ رو ربک میر سے رخسارہ سے مشک کی
بو آتی تھی اور سبج احمد بن ابی بکر ردا د صوفی محدث ابی
کتاب بن اُس سے کے سامنے جو شیعہ محدث الدین فردر آبادی سے
رکھنا ہی روا ہے کہ کہا ہی کہ افسی نے کہا ہی کہ ایک روز شہلی
ابو بکر مجاہد کے پاس آیا ابو بکر مجاہد العظم کے واسطے کھڑا ہو گیا
اور اُس سے معاف کیا اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں
نو سے دیا تب میں نے کہا کہ اسیری تو سبلی کی ایسی نظم
کرتا ہی حالاکہ نو بھی اور جسے بعد اد کے لوگ ہمیں دے بھی
کہتے ہیں کہ وہ دیوار ہی تب ابو بکر مجاہد نے کہا کہ میں نے یہ کیا

شفایا نہی اور خوف اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہی اور جو
 کس گناہ میں مستہم ہوتا ہی تو اُس کا اُس گناہ سے مری اور پاک
 ہو نامت پر کھل جاتی اور دستِ سمون پر نسیج پاتا ہی اور حق تعالیٰ
 راضی ہوتا ہی اور اُس کی محبت دل میں بہا ہوتی ہی اور فرشتے
 اُس کے حق میں دعا کرنے میں اور اُس کا عمل اور مال پاک ہو جاتا
 ہی اور ہمتا ہی اور اُس کی ذات پاک ہو جاتی ہی اور دل
 صاف ہو جاتا ہی اور فرائض عالیٰ سے دل کی پہکری اور سارے
 کاموں میں رکت حاصل ہوتی ہی یہاں تک کہ اسباب میں اور
 اولاد میں اور اولاد کی اولاد میں جو نئے طبقہ تک پہنچے جا رہے
 ہیں اور قیامت کے ہولوں سے بجات پاتا ہی اور حکمران
 یعنی سختی موت کی آساں ہوتی ہی اور دنیا کے مہلک اور تنگی سے
 خلاص پاتا ہی اور بھولی پیر یاد آ جاتی ہی اور ضرر سے محفوظ اور
 راحت دور ہو جاتی ہی اور اسام بخل اور ظلم سے اور رعم الہی
 کی دعا سے اپنے اُس کی پاک کے خاک میں مانے کی دعا سے سلامت
 رہتا ہی اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہی کہ جو شخص کہ اُس
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود پڑھے یہی وہ بچل ہی
 اور گویا کہ اُس نے اُن پر حفاظت اور ظلم کیا اور اُن پر دعا کی جاتی ہی
 اُس کی ناک کے خاک آلودہ ہو چکی وہی ہذا اللہ باس بہت سے
 قاید سے ہیں جو چاہے جس سے القاب میں دیکھے اور اُسی
 جیسے ہیں باب کی دوسری فصل میں لکھا ہی کہ سخاوی اور دوحہ سے

میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے لو کہہ کہ تو کون ہی اُس نے
 کہا کہ میں ایک شخص ہوں کہ توجہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم
 پر بہت درود بھیجتا تھا میں اُسے یہ کہہ گیا گناہوں اور محکوم حکم
 ہو ابی کہ ہر سختی اور پیچیدگی اور گھبراہٹ میں تیری مدد کروں
 انتہی اور اسی فصاں میں حصر علیہ السلام سے روایت کیا
 ہی کہ اُسوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے کہا کہ فرمایا جو
 شخص کہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نو اُس کا
 دل پاک کہا جائے بھلائی سے اس کا پاک کیا جائے کہ ابانی
 سے ابی اور اسی فصل میں اس حکایت کو نہاں کیا کہ
 لوگوں نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ طواف اور معامروہ کی سعی میں
 اور سارے مقام اور ارکان کے حج میں سہ گناہات صلی اللہ
 علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے سوا دوسری کسی دعائیں مشغول ہو
 مانغا لوگوں نے کہا کہ تو دعا مانورہ کون جیتا ہوتا ہے حدیث میں
 جو ہر ایک مقام میں پڑھنے کی طاعت و حاجت دعائیں نہایت کہ ابی اُس
 دعاؤں کو لو کیوں ہمیں پڑھنا ہے اُسے کہا کہ میں نے عہد کیا
 ہی کہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے ساتھ دوسری دعا کو
 شریک نہ کروں گا اور اس عہد کو نیکاً پورا کیا کہ ابی کہ سرے
 ماپ نے وفات پایا تب میں نے اُس کے منہ کو دیکھا کہ گدھے کی
 شکل پر ہو گیا ہی اس حال کو دیکھ کے محکوم راعم ہوا پھر میں
 سو گیا اور پیچھے صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اُس کے دامن کو پکڑا

مگر بابہ سمبر صائم کو دیکھ کر میں نے حوا اب میں دکھا کہ مثابی بابہ سمبر
 صابی اللہ طارہ و صائم کے پاس آیا آنحضرت اُسکے آئے سے کہہ رہے
 ہو گئے اور اُسکو گود میں لیا اور اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں
 بوجھ دیا تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ایسی تعظیم آپ مثابی
 کی کرنے میں فرمایا جان و وہ بعد نماز کے یہاں آئے پڑھتا ہی *
 لَقَدْ حَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ذَرٰیزَ عَلَیْهِ مَا عَلِمْتُمْ خَوِیضٌ عَلَیْكُمْ
 بِاَلْمُرۡسَلِیۡنَ رُوۡفٌ بِالرَّحْمٰنِ * آیا ہی تم پاس رسول بھارے
 میں کا بھاری ہونی ہی اُسپر جو تم تکلیف پاؤ تماشا رکھتا ہی
 تمھاری ایمان والوں پر شفقت رکھتا مہرمان اور اُسکے بعد
 مجھ پر درود بھیجتا ہی اور وہی مسیح احمد اپنی کتاب میں کہہ رہے ہیں
 مثابی قریب سے نقل کرنا ہی کہ مثابی نے کہا کہ سر سے
 ہر دسیوں میں سے ایک شخص مرا تھا اُسکو میں نے حوا اب میں
 دکھا تب میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا اُسے کہا
 کہ کیا پوچھتا ہی کہ بڑی بڑی عجایب ہو لیں مجھ پر گد رہن اور
 منکر و مکبر کے سوال کی وقت مجھ پر ہایت ننگ وقت ہر امن نے
 اپنے دل میں کہا کہ شاید میں دین اہل ام پر نہیں مرا ہوں آوار
 آئی کہ یہ عذاب اپنی زبان کو دبا میں نہر سے بیکار رکھے گے
 سب سے ہی عذاب کے مستحق ہوں نے سر سے شراب کا
 قصہ کیا سب ایک مرد تراحو تصور پاکیرہ خوشو والا سر سے
 اور اُنکے درمیان میں آتے ہو گیا اور ایمان کی دلیلیں مجھ کو یاد دلادیا

امامت کرنا ہی سب مین نے کہا کہ یہہ رتہ نوٹے کس سبب سے
 ہا ما کہا کہ مین نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہزار حدیث ہوئی لکھا ہی اور
 محدث مین مین نے کہا کہیں اَلْمَدِينَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی یہہ
 حدیث ونا کے نے روایت کیا ما سنا ہی صلہ اللہ علیہ وعلیٰ
 اور ہی صلہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مِّنْ صَلَاتِي عَلَىَّ صَلَاةً صَلَّى
 اللہ علیہ وسلم عشرًا یعنی سو ستھیں کہ مجھ پر ایک درود بھیجتا ہی نو
 اُس پر اللہ تعالیٰ دس درود بھیجتا ہی اور یہہ نقل کیا ہی کہ صالح
 لوگوں مین سے ایک مرد صالح کے دمہ پر مین مراد سار قرض
 ہو گیا تھا صاف دین نے قاصی کے پاس مالش کمانف قاصی نے
 اُس مرد صالح کو ایک مہر سے کی مہانت دیا وہ مرد صالح قاصی کے
 پاس سے آبا اور محراب مین اصرع اور انکساری اور عاہری اور
 گریہ و راری کے ساتھ حضرت ہرود دگار کے حضور مین ہی محتار
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے مین مشغول ہو کے تمام یہہ
 کی سننا سوس رات کو کیا دیکھنا ہی کہ کوئی کہے والا کہنا ہی کہ
 اللہ تعالیٰ میرا قرض ادا کرنا ہی مولیٰ من عسیٰ ویر کے پاس حا اور
 اُسے کہہ کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین ہزار دینار
 مہر سے قرض ادا کر بنا کو مجھ کو دے مرد صالح کہنا ہی کہ مین
 جواب سے ہزار ہوا نو اپنے اندر خوشی کا اثر ہا مالکس اپنے
 دل مین کہا کہ اگر در رکھے کہ اس جواب کی سہا ہی کی کما شامی
 ہی نو مین گیا کہو لگا اُس دن مین ویر کے پاس گیا ہا پھر درود

لنا اور اپنے باپ کی شفاعت کنا اور اس حال کا سبب
 پوچھا ماما کہ وہ سود حور تھا اور خوشنصیب کہ سود حور ہوتا ہی اُسکی
 جراثیم اور آخرت میں اسی ہوتی ہی و لیکن باپ میرا ہر رات
 کو سونکے وقت سو بار مجھ پر درود پڑھتا تھا اس سبب سے میں
 نے اُسکی شفاعت کیا اور شفاعت قبول ہو گئی پھر میں ہمدرد
 ہوا اور اپنے باپ کے منہ کو دکھا کہ میں جو وہ میں رات کے
 چاند کے ہو گیا ہی اور اُسکے دس کے وقت بھی باپ سے یہ
 عیب سے آوارہ دینے والے سے سنا کہ کہتا ہی کہ سب
 عذاب اور محنت دینے سے اسے حل و ملا کا میرے باپ کو اُسکا صلہ
 اور سلام پہنچا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نفل کرے
 میں کہ عالم حدیث کے طالب علموں میں سے کہہ سکو لوگوں نے جواب
 میں دیکھا کہ وہ کہتا ہی اللہ رب العزت حل حال لے مجھے وحش
 دیا اور مارے مجلس کے لوگوں کو جس دبا جو اُس مجلس میں
 حدیث سنا کرنے سے پہلے ذکر درود کے اُس حضور پر کہ
 اس عالم شریف کے ہر شخص کے لئے اور میں سے ہی عیب سے
 پر ہے میں مار مار صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہوا ہی اور شیخ حلال
 اللہ میں سیوطی رحمہ اللہ علیہ کتاب جمع الصحاح کے ساتھ میں
 لکھتے ہیں کہ اس عسا کہ اپنی ناراضی میں حص بن عبد اللہ سے روایت
 کر لے ہیں کہ میں نے ابو دراعہ کو بعد موت کے جواب میں دیکھا
 کہ دس کے آسمان یعنی پہلے آسمان میں مرستوں کے ساتھ ہمارے

فیلع بکرنا اور نیکو حواجث پر سے مجھ کو حکم کرنا پھر اُس میں ہزار
 دینار کو بین قاصی کے پاس لیگنا تا کہ قاصی کے سامنے بین صاحب دین کو
 دون صاحب دین کو دکھا کہ خطاوم اور دیوانہ بنا ہوا قاصی کے پاس
 آیا ہی بین نے دیناروں کو گن دیا اور شمار قصہ اُسے یہاں کیا قاصی
 نے کہا کہ یہ سب سر رگی ایک ور کو کیوں ملی بین نے میرا قرص ادا
 کما تب صاحب دین سے کہا کہ یہ سب سر رگی سم لوگون کو کس واسطے
 ہو گی بین سہرا دار بادہ ہوں کہ مجھ کو اُس قرص سے سری کریں بین
 نے اسیادین صاف کیا اسد اور اُس کے رسول کے واسطے قاصی
 نے کہا کہ خدا اور رسول خدا علی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بین
 نے جو نکالا ہی سو اُس کو پھر نہ لو گا وہ مرد صالح کہتا ہی کہ بین وہ
 سب مال لیکر اپنے گھر آیا اور حق تعالیٰ کی نعمت کا بہت شکریہ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ اور اَسْأَلُكَ اَمْرًا
 کام ہی اور اُس کے رسول پر صلوٰۃ اور رحمت * دوسرا ارادہ
 اور ماہ مذکور کی تیسری فصل بین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا دس مرتبے روزوں سے زیادہ مجھ پر درود بھیجو
 روستاں رات بین اور روستاں روز بین مراد ہی شب جمعہ
 سے اور روز جمعہ سے اور بھٹے ماننے کہا ہی کہ شب جمعہ کے
 خصوصیات سے ہی کہ آنحضرت سابقہ ذات شریف اپنے کے اُس
 شخص کے صلوٰۃ اور سلام کا جواب دینے ہیں جو اُن پر اس
 شب بین صلوٰۃ اور سلام بھیجتا ہی منفا خرا لا سلام بین حدیث
 (۱۹)

رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ جو پہلی رات کو حکم فرما با تھا وہی حکم محکو فرمانے میں برآی جو شکاری کے ساتھ میں خواب سے اُٹھا و لیکن مقتضای طبع سراسر کے اس روز بھی علی بن وہبسی و ریر کے پاس گیا۔ ساری رات کو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ مجھے میرے و ریر کے پاس ہر حالے کا سب بوجھتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس خواب کی سچائی کی نشانی چاہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر محکو شاماشی دیا اور فرمایا کہ اگر و ریر نشانی طلب کرے تو اُسے کہنا کہ ہر دور بعد نماز فجر کے آفتاب کے طلوع ہونے تک قبل اسکے کہ تو کسی سے مات کرے یا حج ہزار بار تحفہ درود کا نو مبر سے حضور میں بھیجا کرتا ہی اور اس سے دوسرے رات کو کوئی شخص جس حاتھی سے اللہ تعالیٰ اور شکر اما کا تین کے پھر خواب دیکھ کے ص میں و ریر کے پاس گیا اور قصہ خواب کا اُسے بیان کیا اور جو نشانی آپ نے ارشاد کیا تھا وہ ظاہر کیا و زیر خورشید ہو اور کہا ہر صا رسول رسول اللہ تعالیٰ نے برآی دوستی کی بات ہی کہ اللہ کے قاعدہ کا قاصد جو سچا ہی سو میرے پاس آیا بعد اسکے تین ہزار دینار میرے پاس لایا اور کہا کہ اسے نو اپنا قرض ادا کر اور نہیں ہزار دینار اور بھی لاکے دے اور کہا کہ اسے اپنے عبال کا نفقہ کر اور بن ہر ار دینار اور بھی لاکے دے اور کہا کہ اسے تجارت کر اور مجھ کو قسم دیا کہ تو مجھے دوستی کا علامہ

اور درود پڑھ کر اس کے بعد اس کے لئے ایک سو اسی لوگ اور صدیق لوگ
اور شہید لوگ اور صالح لوگ اور سب رحمہ کر سوا ان
سے زیادہ رحمہ کر سوا لے اور معاف کر سوا میں سے بہترین المسبب
سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اشخص کہ درود پڑھے مجھے حمد کے لئے ایک سو اسی بار عشاء جادو اس کے
گناہ آسمی برس کے اور اسی ماب کی حد میں کہہ کہ جمعرات
یعنی جمعرات کے درود پڑھے اس کی ہر ایک گناہ ایک حد سے
آئی ہی معاف الا سلام میں لایا ہی کہ حد میں ایک سو اسی بار عشاء جادو
مجھے کیا کریگا میری جمعرات یعنی جمعرات کے دن میں ایک سو اسی بار
کہہ سناح ہوگا یہ اسرا فادہ اسی ماب کی پابندی میں اور اس کے
لکھا ہی کہ اس میں شک نہیں کہ ہمارے مقام جہین اور اس کے
کی گاہ بہین ہی صلی اللہ علیہ وسلم درود پڑھے اس کے ہر ایک گناہ
ہی و لکن علمائے ہند مقام کو جہان جہان اس درود کی فصیلت
کے مستحب ہو سکی بہت ناکہ اور فصیلت آئی ہی ہمارے کہہ
اور وہ سب خود دیکھتے ہیں آیا سو یہ کئی مقام ہی جو سان ہونا ہی
ظہارت کے پیچھے یہاں تک کہ ہمس کے بعد اور ہمارے ہند
بعد اور شام ہی لوگوں کے ہر ایک قوت کے بعد بھی اور ہمارے
کے بعد اور اذان اور اقامت کے بعد اور راستہ کو سو آجھے
کے وقت سجدہ کی ہمارے کہہ واسطے اور بعد و صوا اور د کے لئے جب
اسہ نعمانی کا حیدر کرے درود بھیجے ہمارے الحمد للہ رب العالمین

روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ بج پر شب جمعہ بین سو بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اُسکی سواحت
ملاوے ستر حاجت دیا کی حاجتوں میں سے اور نیس حاجت
آخرت کی حاجتوں میں سے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص
کہ جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود پڑھے صبح تک کہ اپنے پیغمبر
کی جگہ پر شب میں پڑھے وہ سال بکرے و درود
یہ ہی اللہم صلی علی محمد و آلہ الف الف مرۃ یا اللہ رحمت
بھیج تو محمد پر اور اُنکے آل پر ہزار ہزار بار یعنی دس لاکھ بار سجاوی
نے نقل کیا کہ حدیث مرفوع میں آیا ہی جو شخص کہ صاب جمعہ میں ہر

رویات بار یہ درود پڑھے اُسکے واسطے مری شفاعت
واجب ہو گا و اللہم صلی علی محمد و آلہ الف الف مرۃ یا اللہ
لک رضاء و لحقہ اداء و ائذی الوسئلہ و لعمام المکرمہ الذی وعدہ
واخرہ عما ہو اہلہ و اخرہ عما افصل ما حاربت نبی صلی اللہ علیہ
و صلی علی جمیع اصحابہ میں النبیین و الصلین یقین و السہل اے
و الصالحین یا ارحم الراحمین یا اللہ درود بھیج محمد پر اور
آل محمد پر اس درود کہ ہر تیری دوستی کے لائق اور اُنکے من
لدا ہو بیکے لائق اور سے ہو اُنکو دس ما اور مقام محمود جس کا ہو
سچ اُنکو وعدہ فرمایا ہی اور ہر اُسے اُنکو ہماری طرف سے
بھرا کے دے سزاوار ہیں اور ہر اُسے ہماری طرف سے اُس سے
افصل جزا کہ ہر ادا تو نے کسی نی کو اُسکی امانت کی طرف سے

حَقَام بھی اور ہنسی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار یعنی نشان دیکھنے
 کے وقت جس طرح سے کوئی لباس یا سوی مبارک بھی اور
 جن جن مقام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے اور تشریف فرما ہوئے
 ہیں مانند قنات اور مدینہ سورہ اور وادی مدینہ اور حبل آمد اور
 مامد اسکے اور کچھ دفع اور فائدہ پہلے وقت اور ^{۳۵} ^{۳۶} اور
 خریدنے کے وقت اور وصیت لکھنے کے وقت اور سفر کے
 ارادہ کرنا کے وقت اور سواری پر سوار ہونے کے وقت اور
 منزل پر اُترنے کے وقت اور بار بار حاکم کے وقت اور بار بار بین
 داخل ہو پہلے وقت اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جس
 بار بار بین کہ خرید و فروخت میں لوگوں کا مشغول رہا اور انکی
 عفتیات زیادہ دیکھتے تھے اُس بار بار بین آئے تھے اور ^{۳۷} اور
 صلوات کہتے تھے اور دعوت میں حاضر ہو پہلے وقت اور دعوت سے
 پھر پہلے وقت اور گھر میں داخل ہو پہلے وقت اور حاجت درپیش
 ہو سکے وقت اور احتیاج کے خوف کیونکہ وقت یعنی حد درجے
 کہ انکو احتیاج ہو گئی کیونکہ احتیاج بھی تری مصیبت ہی کہ کبھی
 سخت مراح اور لاہر و آدمی ہوتا ہی احتیاج ہونے سے
 برہم مراح ہو جائی اور لوگوں کی خوشامد کرنا ہی اور لوہی اور
 مقام کے ہوا گئے کے وقت اور جمع اور سبب غنی کے وقت اور
 طاعون یعنی دما کی وقت اور دوا کرنے کے خوف کی وقت اور
 کان لولے کی وقت یہ عبارت ملا کے ذکر اللہ من ذکر ہی بخیر

[illegible]

نام ذکر کیا جاوے اور حمان اسم شریف اُس صلعم کا کھا جاوے
 اور حدیث میں آیا ہی جو شخص کہ درود لکھنا ہی محبر کتاب میں
 ہر روز اُسکے واسطے فرستے اسے غفار کہا کرے ہیں حد تک
 کہ ہر امام اُس کتاب میں ہونا ہی اور اس حدیث کو بہت سے
 حامی حدیث نے روایت کیا ہی ولیکن سند اسکی ضعیف ہی اور
 اس جو روئے اسکو موضوع کہا والدہ اعلم بہہ خاکسار کہنا ہی کہ
 اس جوی کا موضوع کہا کم ہدیہ ہی فعل کرنے ہیں کہ انکا شخص
 تھا کہ سب نفل کا عہد کے سند گایات صلعم پر درود میں لکھتا تھا
 اُسکا ہنہ سر کے گرگنا اور دوسرا شخص تھا کہ فقط صلی اللہ علیہ
 لکھتا تھا اور اُسکے ساتھ وسلم کا لفظ نہیں لانا تھا حوالہ میں حضرت
 مسد امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسپر عنایت کیا اور ارشاد
 فرمایا کہ لو اپنی ہیں چالیس نیکیوں سے کسو واسطے محروم کرتا ہی
 یعنی لفظ وسلم میں چار حرف ہیں اور ہر حرف کے بدلے میں دس
 نیکیاں ہیں تو اس حساب سے ثواب اس لفظ کا چالیس نیکیاں
 ہوئی ہیں اور اسکی قسم سے ہی جو بعضے مراد اور اشارات پر
 کفایت کرنے ہیں چنانچہ بعضے لکھے والے علامت صلعم کی ص اور م
 یا صلعم رکھتے ہیں اور مرعابہ السلام کا عین اور یہم کرتے ہیں
 و علیہ القیاس فعل کرتے ہیں کہ ایک مرد کو جواب میں دیکھا
 اُس سے پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تجھے کیا سزا دے کر اور تھو کو کس حدت
 نے بحثا کہا کہ رسول اللہ کا نام لکھے کے پاس میں صلعم لکھتا تھا

اُس شخص کو اللہ یاد کرے جس نے محکوم کو بادل کا پھانسی کے ساتھ
 اور پانوں میں جھن جھن جھن کے وقت اور پھانسی کے وقت
 اور کسی بھولی چیر کو یاد کر بیگے وقت اور بھول جائیکے خوف
 کی وقت اور موای کہانیکے وقت اس واسطے کہ اس میں حد ہٹ
 آئی ہی اور اس سے پالی بنے گو وقت اور گدنا ہو لے کیو وقت
 اور گدا ہو پرنے کے بعد نا کہ اس کا کہنا رہ ہو حادے
 اور دعا کے اول و آخر میں اور سماں بھائی اور یار اور
 مصاحب کی ملاقات کو اور اپنی گروہ کے لوگوں کے جمع
 ہو سکے یعنی حادے کے وقت سمرق ہو نیکے قبل اور مجلس سے اُتھتے
 کے وقت عیب سے بچنے کو واسطے اور ہر اجتماع یعنی
 جہاد سے اور پہلے میں حوالہ کی واسطے اور ستعاہ اسلام
 کی واسطے ہو اور قرآن شریف کے ختم کر سکے وقت اور
 قرآن شریف حفظ ہو جائیکی دعا میں اور ہر کلام کے شروع کرتے
 وقت کو کلام کہ منع حسن ہی اور اس میں درس دینے اور علم کے
 جاری کرنے اور وعظ کہنے کے اور حدیث کی قراءت کے اول
 اور آخر میں اور کسی بحر کے پسند کر بیگے وقت اور بعض عہدہ
 مالک نے تحب کے مقام میں درود کے ذکر کو مکروہ کہا ہی جسا کہ
 نسہج اور نہلیل حرام کام کیو وقت اور غارت کا مال و احباب
 دکھا بیگے وقت ہمارے مذہب میں بھی منع ہی اور درود کے
 مستحب ہو نیکہ ہی نا کید کا وہ مقام ہی جہاں رسول اللہ صلیم کا

حامد و سائم کی تسبیح اور منہاجرا سلام میں نفل کرتا ہی کہ خوش شخص
 کہ جمعہ کے روز ہزار بار درود بھیجے اس عبارت کے ساتھ اَللّٰهُمَّ
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ یا اللہ درود بھیج محمد پر ایسے محمد
 کہ نبی امی ہیں تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حوا
 میں دیکھے یا جگہ اپنی بہشت میں دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو اسکو
 مکرر بیس بار کرے پانچ حمد تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جز
 دیکھ لگا جو اسکو خوش کر لگی اور خوش شخص کہ جمعہ کی شب کو
 دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ گیارہ
 بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور بعد سلام
 کے سو بار درود پڑھے اس عبارت کے ساتھ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ یا اللہ درود بھیج محمد پر ایسے محمد
 کہ نبی امی ہیں اور اُن کے آل پر اور سلام بھیج تو وہ شخص حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حوا میں دیکھے اگر اسکا
 نصیب ہوگا تو تین جمعہ سے زکریا کا انشاء اللہ تعالیٰ اور بیشک
 آرمابا ہی اسکو بھی پورا ہے والحمد للہ اس بات کا اشارہ نصیب
 اپنی طرف کرتے ہیں اور یہ بھی روایات ہیں کہ خوش شخص کہ شب
 جمعہ کو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے
 دُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچیس بار پڑھے اور بعد سلام کے ہزار بار درود

اس سبب سے محکو بخشا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواستہ میں دکھا
 پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تجھے کیا منامہ کیا کہا کہ مجھ پر رحمت کما اور
 میری سہرت کیا اور محکو بہشت میں آٹھ کے لیے گئے جیسا کہ عروس
 یعنی دو لکھ لگاتے ہیں اور مجھ پر مولیٰ اور یا قوت شاد کیا جیسا کہ
 دو لکھ شاد کرتے ہیں سب کہتے ہیں کہ یہ ایک ہے میں صلی اللہ
 علیٰ محمد و آلہ و سلم و علیٰ اہل بیتہ و علیٰ اہل بیتہ و علیٰ اہل بیتہ
 النبی و آلہ و سلم و علیٰ اہل بیتہ و علیٰ اہل بیتہ و علیٰ اہل بیتہ
 کہ میں آٹھ کو ذکر کرنا اور ستارہ اس جز کے کافل ہوں
 ذکر آٹھ کے کافل کو گ * چھ آٹھ * اسی نام کی چھ ہیں
 فصل میں لکھا ہے کہ پچیس ہزار کو جواب میں دیکھنے کی بزرگی کے
 پانچ سو اباب میں سے ایک سب سے بھی کہ مائرت یعنی ہمیشہ
 دن رات ظہارت کے ساتھ اس عمارت کے ساتھ درود پڑھتا رہے
 اللہ صلی علیٰ محمد و آلہ و سلم کہ مائرت و ترستی للہ یا اللہ رحمت
 ہمیں نو محمد پر اور آل محمد پر تباہ کہ دوست رکھتا ہی نو اور
 کر نامی نو ایک واسطے رحمت بھیجنا اور اس درود کی مائرت
 سے بھی یہ سعادت حاصل ہوئی ہی اللہ صلی علیٰ روح محمد
 فی الارواح اللہ صلی علیٰ جسدہ فی الاحیاء اللہ صلی علیٰ
 قدرہ فی القنور یا اللہ رحمت بھیج نو روحون میں سے محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کی روح پر یا اللہ رحمت بھیج تو جسموں میں سے محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کے جسم پر اللہ رحمت بھیج تو قبروں میں سے محمد صلی اللہ

اگرچہ اس طریق میں عہد درود کا سمجھنا دکر کھانا و لکھن اگر
 اس سماد کا طالب اس دعا کو درود پڑھنے کے بعد
 پڑھے تو شک نہیں ہی کہ ام اور المل ہو گئی یعنی اس
 دعا کی زیادہ تاثیر ہو گئی اور اس سمادت کے حاصل کرنے
 کے واسطے اور بھی طریق بیان کیا ہی اور سب کا حلا وہ یہ ہی
 کہ ظاہر اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاد
 کرنے میں اسعراق ہو اور عرق رہے اور درود کا زیادہ
 پڑھنا اور ہمیشہ منور رہنا اور اللہ ہی نو دین دینے والا نام
 ہو افسوس کہ القلوب کا یہ خاکسار کہنا ہی کہ اس
 خاصہ کی یہ شرح ہی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کی
 ذکر اور یاد نوہرا رہے ہیگی مگر اُس کی محبت کے جوش سے
 اُس کے رسول کی اساع کرنے کے واسطے اُس کی صفات کا
 مطہر کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کے جہاں کہ
 لفظ القلوب ما لبث بخ ہونا ہی و یہی دل میں اُن کا خیال ہی
 جہاں رہے اور محبت کے جوش کے سب سے رہاں پر ہی
 اُن کا ذکر جاری رہے شاک کہنا رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہ فرمایا اُن کی شکل ایسی ہی لباس ایسا دلی ہذا القباس
 نصرت ابو مآدم علی مینا و علیہ السلام تے جو اپنے پیچے شیت کو

برآہے اس عبارت کے ساتھ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ درود
 بھیجے اللہ ہی امی پر لو دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اور
 سعد بن عطا سے مروی ہے کہ جو شخص کربا ک بھونکے پر سوے
 اور سونے کو وقت یہ دعا پڑھے اور اپنے داہنے ہاتھ کو بٹائے تاکہ
 کے رکھے کہ سورہہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
 میں دیکھے وہ دعا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَلَالٍ وَحَلَالِ الْکَرِیْمِ
 اَنْ تُرِیْمَیْ فِیْ مَمَاصِیْ وَحَدِّیْمِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ رُوْیَۃٌ
 بِعَرَبِیَّہَا عُمَیْیَہُ وَبِشُرْحِہَا صَدْرِیْ وَبِحُجْمِہَا سَمَلِیْ وَبِعَرَجِہَا کُرْسِیْ
 وَبِحُجْمِہَا نِیْمِیْ وَبِسَمَلِہِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلَیِّیَّہِ ثُمَّ
 لَا تَعْرِفُ نِیْمِیْ وَبِسَمَلِہِ اَلْاَیَّ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ * یا اللہ میں تجھے
 مانگتا ہوں نبی ذات بزرگ کی بزرگی کے واسطے سے یہ
 کہ دکھاوے تو مجھ کو خواب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کا چہرہ مبارک ایسا دکھا ما کہ تھنڈی کر دے تو اُس سے
 میری آنکھ کو اور کھول دے تو اُس سے سید کو اور جمع
 کر دے تو اُس سے میری ہر انگلی کو اور کھول دے تو اُس سے
 میری عم کو اور اکٹھا کر دے تو مجھ کو اور اُن کو قیام کے
 دن درجات بلند میں بھر دے تاکہ سے تو مجھ کو اور اُن کو کبھی
 امی سارے جسم کر لے والوں سے زیادہ جسم کرنے والے

و وصیت کیا تھا کہ جب نو یاد کرے اللہ تعالیٰ کو نو اُس کے
ساتھ ہی یاد کر محمد صلی اللہ علیہ و سلم کہ سو اُس
مضمون سے بھی یہی بات سمجھی جانی ہی اور اُنکی صورت
بمثالی کی طرف ہمیشہ متوجہ رہے اِس حاکم ہر
اِس مراقبہ کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے آساں کر دیا ہی
والہم علی دلک و صلی اللہ علی خرقہ محمد
و علی آلہ و اصحابہ وارواحہ و دریاہ
و اہبائہم و نواہ اجمعین آمین یا رب